



سلسلہ نور کا

سلسلہ تنویر تصوف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلہ نمبر ۱۱

زیر نگرانی

ذہن العالین حضرت خواجہ ابوسعید محمد ندیم غوری سرمدی قدس سرہ

سُرور کا

ہر ماہ بعد شائع ہوتا ہے

مدیر مسئول و سرور مجری: سید انیس علی سروردی

کیے از مطبوعات: سروردیہ فاؤنڈیشن ۱۵- افکار سٹریٹ، شاکر روڈ، نیو مین آباد لاہور، پاکستان
قیمت فی شمارہ: 75 روپیہ، 8 ڈالر سالانہ: 300 روپیہ، 20 ڈالر

سروردیہ تصوف کے مسائل و مضامین کے علاوہ فلسفہ اور کتابیات
پر مقالات شائع کیے جاتے ہیں، علاوہ انہیں

❖ انہی عنوانات سے متعلق غیر متعارف رسائل کے مکمل متون

❖ شخصی کتاب خانوں کی فہرستیں یا کسی ایک کتاب کا تحقیقی مطالعہ

❖ مقالات چاپ شدہ یا خوشخط نسخہ کے ایک طرف لکھے ہوئے ہوں

❖ علمی کتابوں پر تبصرے کیلئے مدیر سروردی کو دو نسخے ارسال کئے جائیں

شامل شاعت مطبوعات مصنفین کی آراء ہیں، ادارہ کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں

سہرورد

سلسلہ تنویر تصوف

فہرست

☆ گفتگو - مدیر مسئول ۳

☆ حمد رب کریم - احمد جاوید ۴

☆ رسالہ قطب (فارسی متن) ۹
(در مقام مہدالجلیل پندہ کی سہروردی)
مواظفہ منیل الدین ابو بکر سہروردی

☆ جاوہ جویائے حق ۱۳۹

(مجلس حضرت مولیٰ محمد علی شاہ قادری سہروردی)
مرتبہ: سید اویس علی سہروردی

☆ بابا جنگو شاہ قلندر سہروردی
کا عرفانی مقام ۱۵۸
سید نور محمد قادری

☆ بایزید راویہ م
سید اویس علی سہروردی ۱۵۶

مجلس مشاورت

حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ڈاکٹر سید عارف نوشاہی
نجیب مائل ہروی (ایران)
محمد اقبال مجددی
ڈاکٹر سید حسن عباس (بھارت)
مولانا غلام حسن سہروردی (پاکستان)

مجلس ادارت

مدیر: سید اویس علی سہروردی
نائب مدیر: محمد عالم مختار حق
مدیر انتظامی: سید عابد رسول
ناظم اشاعت: عدنان بن مراد

قیمت: 60 روپے

6 ڈالر

سالانہ چندہ: 300 روپے

سہ ماہی (نمبر گیارہ)

سرور دیہہ فلائنگ فیلڈ '۳۵ راکل پارک' لاہور ۵۳۰۰۰

- ☆ - مردانہ : شعبان ۱۴۲۹ھ 'جنوری ۱۹۹۶ء
- ☆ - حرف تہن : احمد علی 'کراٹک درگ
- ☆ - صلہ بندی : راشد قریشی سہ ماہی
- ☆ - ترتیب : فرمان مانی
- ☆ - جز بندی : حسین یاسنی
- ☆ - سعی و اجہام : سید محمد فیض

☆ - محل نشر : اورینٹل پبلیکیشنز

۳۵ - راکل پارک 'لاہور ۵۳۰۰۰ فون: ۶۳۶۳۰۰۰

که گفت که ما بوی زاسرار نداریم
داریم و لے سینہ عطار نداریم

بردم نفی تازہ ز نیم و نخر و شیم
ما شہرہ رفتن بسر دار نداریم

جنید قبا ئیم نہ علاح نوا ئیم
رنجے کہ چین را گند اظہار نداریم

در کاسہ مانیت و لے یک درم عشق

در سینہ بجز داغ غم یار نداریم

احمد حاکم

رسالہ قطب

رسالہ قطب کے مصنف حضرت جمل الدین ابوبکر سروردی ہیں انہوں نے یہ رسالہ اپنے بھائی اور شیخ حضرت عبدالجلیل چوہڑ شاہ بنگی سروردی کے حالات میں لکھا ہے اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دریائے راوی آپ کے دور میں لاہور رابطے اسٹیشن والی جگہ سے بہتا تھا۔

چند دوسری معلومات کچھ یوں ہیں۔

مصنف کا پورا نام: جمل الدین ابوبکر ولد شیخ ابو الفتح حارثی الباشمی القریشی
المنکاری ہے (ص ۲)

نسب حضرت عبدالجلیل: شیخ عبدالجلیل بن شیخ ابو الفتح بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ شہاب الدین بن شیخ نور الدین بن شیخ حاکم بن سلطان بہاء الدین بن سلطان قطب الدین بن سلطان رشید الدین بن سلطان ابو علی بن شیخ موسیٰ بن شیخ ابو طاہر بن ابو الحسن علی بن شیخ محمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ عمر بن شیخ عبدالوہاب بن ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب (ص ۳)

☆ آپ اپنے والد کے مرید و خلیفہ تھے اور ابتدائی تعلیم بھی آپ سے ہی حاصل کی۔ (ص ۴)

☆ خراسان و عراق حصول علم کے لئے گئے۔ (ص ۵)

☆ بحکم سید عالم رحمۃ اللہ علیہ آپ نے لاہور کے قصبہ کوٹ کوڑ میں سکونت اختیار کی۔ (ص ۶-۵)

☆ حضرت شاہ رکن عالم سروردی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا (اویسی) (ص ۵)

☆ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ (اویسی) (ص ۶)

☆ شیخ کاکو چشتی کے عہد میں آپ لاہور آئے۔ (ص ۱۰)

☆ بسلول لودھی کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ (ص ۳)

☆ کوہ کاغزن بھی گئے۔

☆ قطب العالم اپنے لئے روزی خود میا کرتے آنا خود ہی پیٹے (۳۸)

☆ سردار بھوا بھٹی راجپوت مرید ہوا اور اپنی بیٹی آپ کے بیٹے بہاء الدین سے بیاہ دی۔ (ص ۴۲)

☆ کوہ ساگلا میں آپ مسکنت رہے۔ (ص ۴۱)

☆ صاحب تذکرہ قطب کی شادی سلطان بابک کی بیٹی سے ہوئی۔ (ص ۴۰)

رسالہ قطب کی اشاعتیں:

رسالہ کی پہلی اشاعت حضرت غلام دھگیر نامی سروروی رحمت اللہ علیہ کی کوششوں سے ۱۹۵۲ء میں ہوئی۔ موجودہ اشاعت اسی کا عکس ہے۔ ہم اس عکس کو حاصل کرنے کے سلسلے میں مشہور محقق و استاد جناب محمد اقبال مجددی مدظلہ کے بہت مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کا عکس فراہم کیا۔

اصل کتاب میں خانقاہ جلیلیہ اور جامع مسجد کی تصاویر کے علاوہ کچھ دوسری تصاویر بھی ہیں وہ اس اشاعت میں شامل کرنے سے ہم قاصر ہیں کیونکہ ان کے پاز۔ٹیو بنانے کے لئے کتاب کی جلد بندی کھولنا پڑتی اور یہ حرکت ایسی نالیاب کتاب کے ساتھ کسی طور موزوں نہ تھی۔

حضرت غلام دھگیر نامی حکیم مئی ۱۸۸۳ء ر ۳۰۰ھ کو موضع رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ میں بر محلہ شاہ کے گھریلا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۰۳ء میں اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ (لاہور) سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۰۵ء میں سرکاری ملازم ہو گئے لیکن حصول تعلیم میں برابر کوشش رہی۔ آپ ایک عرصہ تک سنٹرل ٹریک کلج میں فرائضی و غیرہ رہے اور وہیں سے ۱۹۳۸ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ قبلہ نامی ☆ لودھیوں کے زمانہ میں افغان امراء کی عمارات خانقاہ سے متصل تھیں۔ (ص ۳۲)

☆ دولت خاں لودھی کی بولی یہاں سے نیم فرسنگ تھی (ص ۳۶)

☆ دریائے راوی کی گزرگاہ خانقاہ سے متصل تھی۔ (۹۲)

☆ حضرت شیخ موسیٰ ابنگر آپ کے خلیفہ تھے۔ (ص ۲۳)

☆ شیر شاہ سوری آپ کی دعا سے تخت نشین ہوا۔ (ص ۳۳)

- ☆ غازی خاں لودھی افغان سردار آپ سے ملا (۳۳ - ۳۲)
- ☆ سلطان سکندر لودھی آپ سے ملا۔ (ص ۱۱)
- ☆ خلیفہ جلال گوچر ولد ہانڈو گوچر مسلمان ہوا۔ اور اس کی تمام برادری بھی مسلمان ہوئی۔ (ص ۸)
- ☆ مصنف ابو بکر شیخ عبد الجلیل المعروف بہ شیخ چوہڑ شاہ کی بیعت ہوئے (ص ۳)
- ☆ شیخ احمد سندھی نائب و مرید ہوئے (ص ۱۳ - ۱۳)
- ☆ دوسرے خلفاء شیخ لدہا کبوتر، شیخ مولا بخارو، شیخ جلال گوچر۔ (ص ۱۳)
- ☆ شیخ یونس کسیرفہ آپ دیپال پور کے تھے۔ خواب میں سید عالم ﷺ نے آپ کو قلعہ العالم کے سپرد کیا۔ لاہور میں آئے بیعت ہوئے۔ خلافت پائی۔ قصبہ شہاب الدین منج مضائق لاہور کو روانہ کیا۔ وہیں وفات پائی اور مزار ہے۔ (ص ۱۷ - ۱۶)
- ☆ شیخ منہ سیاه پوش: طواف کعبہ کے بعد بغداد آئے۔ شیخ الشیرخ رحمت اللہ علیہ کے مزار پر معیت ہوئے۔ انہوں شیخ چوہڑ کی طرف روانہ کیا۔ لاہور آئے بیعت ہوئے۔ فرقہ پایا۔ مزار راوی کے کنارے ہے۔ (ص ۱۷)
- ☆ خلیفہ شیخ موسیٰ اہنگر نے ابتدا میں شہر اللہ بن شیخ یوسف سجادہ نشین بہاء الدین زکریا سے فیض پایا پھر ملتان سے لاہور آئے (ص ۲۵) حضرت نے دو بیگہ زمین خانقاہ کے قریب دی۔ وہیں مدفون ہیں۔ (ص ۲۶ - ۲۵)
- ☆ ہندو راہب اور خاندان سلمری مسلمان ہوئے (ص ۱۷۲)
- ☆ جامع مسجد ہوائی (ص ۳۷) ☆ علما وقت کو کعبہ بے حجاب دکھایا۔ (ص ۳۸)

صاحب کو حضرت عبدالجلیل قلب عالم چو عرش شہ بدگی کے دالمو سلطان بملول لودھی کی لولاد سے ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ کے ماموں پیر محمد اشرف عالم شہ رحمت اللہ علیہ اپنے بعد آپ کو خانقاہ و اوقاف کا متولی مقرر کرنے کی وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے درگاہ جلیلہ کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور اس کے علاوہ اپنے بزرگوں کی قلمی تالیفات مثلاً "تذکرہ قلیہ" "تذکرہ حمیدیہ" "اذاکار قلندری" "قصائد قلندری" دیوان قلندر شہ اور نامہ مراد وغیرہ شائع کروا کے مفت تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ تاریخ جلیلہ جس میں اپنے بزرگوں کے حالات لکھے دو مرتبہ شائع کروائی۔ آپ نے تقریباً سو کے قریب کتابیں اور رسائل تصنیف کیئے۔

مخدوم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسی امرتسری دام برکاتہ نے راقم السطور سے فرمایا کہ رسالہ قلیہ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا اور اسی سال ان سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ کتب جب شائع ہو گئی تو آپ وہاں سے آٹھ دس نسخے لے آئے اور انہیں دوستوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ مدت بعد جب بقیہ کتابیں اٹھوائے پریس پہنچے تو معلوم ہوا کہ باقی تمام کتابیں کسی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ وہی آٹھ دس کتابیں کچھ لوگوں کے پاس ہیں۔

حضرت قبلہ حکیم صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ مامی صاحب کا کتب خانہ بہت عمدہ تھا مگر آپ کی اولاد کی بے توجہی کی وجہ سے ضائع ہو گیا۔ کتب خانہ کی چھت مگر کسی نے نیچے سے کتابیں نہ نکالیں جبکہ بارشوں نے رہی سہی کسر بھی نکل دی اور کتابیں مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہو گئیں افسوس کہ ایک قیمتی کتاب خانہ ضائع ہو گیا۔

رسالہ قلیہ کے اردو ترجمے کے لئے برادر م مولانا غلام حسن سروردی سے رجوع کیا ہے امید ہے سروردی کسی اہل اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا۔ میں رسالہ قلیہ کی عکسی اشاعت کے سلسلے میں جناب محمد اقبال مہرودی مدظلہ کا ایک بار پھر مشکور ہوں۔

سید اویس علی سروردی



تذکرہ قطب

یعنے

اذکارِ قطبِ العالم حضرت عبدالجلیل چوہدرہ کی لاہوری عظیم الشان

(مترقی سنہ ۹۱۰ھ)

دامادِ سلطان بہلول لودھی

تصنیف حضرت جمال الدین ابوبکر اکبر آبادی

شائع کتب خانہ نامی متولی

۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء

دیباچہ تذکرہ قطبیہ

محمد شجاع الدین
پروفیسر دیال سنگھ کلج لاہور

ہر مفسرِ ہندوستان میں مسلمانوں کے دورِ عروج کی تاریخ کے مختلف ماخذوں میں اولیائے کرام کی سوانح عمریاں اور ان کے ملفوظات کے مجموعے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کتابوں سے اس دور کی مذہبی اور تمدنی زندگی کے متعلق ہمیں بیش بہا مطومات حاصل ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات ان کی مدد سے ایسے تاریخی عقدے حل ہوتے ہیں۔ جنکی وضاحت میں دوسرے ماخذ ناکام رہتے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ اس نوع کی اکثر کتب یا تو سجادہ نشینوں کے ہاں ن کی لاپرواہی اور جہالت کے سبب کنجِ خمول میں پڑی دیمک کی نذر ہو رہی ہیں اور علمائے تاریخ کی دسترس سے باہر ہیں اور یا خود ابوابِ تحقیق

انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔
 کچھ عرصہ ہوا مجھے مخدوم غلام دستگیر صاحب نامی (اولاد دوتولی) وقت
 درگاہ حضرت قطب عالم شیخ عبد الجلیل المتوفی ۱۱۱۵ھ کے کتب خانہ
 میں تذکرہ قطبیہ کا ایک مخطوط دیکھنے کا اتفاق ہوا اور اس سے مجھے
 سو میوں کے دور کے تمدن اور تاریخ کے متعلق بہت سی دلچسپ معلومات
 حاصل ہوئیں۔

نامی صاحب کے علمی مذاق سے ایک زمانہ آشنا ہے اور ان کی ادبی
 سرگرمیاں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ انہوں نے بہت سی کتابیں شائع
 کی ہیں۔ جن میں سے اکثر ان کے اپنے نامدار اسلاف کی تالیفات و
 تصنیفات ہیں۔ ان کے خاندان سے ہماری کئی پشتوں سے محبت
 اور مخلصانہ روابط و مراسم چلے آتے ہیں۔ لیکن اس خاندانی روایت
 کے علاوہ ان کے علمی ذوق کے پیش نظر بھی مجھے ان سے بے کربہ مسرت
 ہوتی ہے۔

میں نے نامی صاحب سے کہا۔ کہ تذکرہ قطبیہ کو بھی وہ اپنی
 بعض دیگر خاندانی کتب کی طرح حلقہ طبع سے آراستہ و پیراستہ کر کے
 منظر عام پر لائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کتاب میں چونکہ حضرت
 قطب عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کرامات ہی کا ذکر ہے۔ اس لیے شاید
 موجودہ زمانے کے لوگ اسے پسند نہ کریں اور کتاب بجاے مقبول ہونے
 کے اعتراضات کا ہدف بنے۔

میں نے اپنی رائے پر اصرار کیا۔ کہ اگرچہ اس میں محض کرامات ہی کا تذکرہ ہے۔ لیکن ان کے ضمن میں بہت سی تاریخی معلومات بھی اس سے اخذ ہوتی ہیں۔ لہذا اس کتاب کا طبع ہونا از بس ضروری ہے۔ میرے اس اشتیاق اور پیہم گذارشات پر مخدوم صاحب نے اوقاف کی آمدنی سے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے

لشہد الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست

آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

اوقاف کی آمدنی کا اس سے بہتر مصرف اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ بزرگانِ خاندان کے رشتہاتِ قلم کی اشاعت پر صرف ہو۔ اس کا یہ خیر کے لئے اللہ تعالیٰ نامی صاحب کو اور ان کے مرحوم و مغفور ماموں حضرت محمد اشرف عالم شاہ علیہ الرحمہ کو (جنہوں نے بزرگانِ خاندانِ جلیلیہ کا نام زندہ رکھنے کے لئے دولاکھ کی جائداد لاہور میں وقف کی) جزائے خیر ہے۔

معجزات و کرامات

میں انبیائے عظام کے معجزوں اور اولیائے کرام کی کرامتوں کو برحق سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ محض معجزات و کرامات ہی کسی شخص کی نبوت و ولایت کی دلیل نہیں ہیں۔ خرق عادت اور مستدرج ایک کافر و مشرک سے بھی ممکن ہے۔ اس لئے کسی شخص کے واسطے

! بحق ہونے کا انحصار اس امر پر ہے کہ اتباع احکام شریعت میں اسکا کیا مقام ہے اور استحکام دین متین کے لئے اس نے کیا کام کیا ہے۔
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اگر: او ز سیدی تمام بوہیسی ست (اقبال)
حضرت عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ ایک مقتدر بزرگ تھے۔ ہم ان کا احترام ان کی حق پرستی کے سبب کرتے ہیں۔ ان کی عمر تبلیغ اسلام اور اصلاح مسلمین میں گزری۔ پنجاب کے متعدد دراجپوت قبیلے انکی مساعی سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

لہذا ان کو ایک واجب الاحترام ولی اللہ قرار دینے کے لئے محض ان کی کرامات ہی کا تذکرہ ضروری نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو ایسی روحانی طاقت ضرور عطا کرتا ہے کہ ان کے بعض افعال ہماری کوتاہ بین نگاہوں کو خرق عادت معلوم ہوتے ہیں۔

مؤلف کتاب۔

تذکرہ قطب کے مؤلف شیخ جمال الدین ابو بکر بن ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو قطب عالم شیخ عبد الجلیل رحمہ کے مرید۔ خلیفہ اور چھوٹے بھائی تھے۔ شیخ طریقت نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بعض خلیفوں کو مختلف شہروں کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ شیخ ابو بکر رحمہ کو حصار فیروزہ بھیجا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آپ کچھ عرصہ کے لیے لاہور واپس

آگئے تھے۔ چنانچہ کتاب زیر بحث تذکرہ قطبیہ (صفحہ ۹۳) سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر کے عہد میں (۱۵۲۶ء تا ۱۵۲۸ء) خاتقاہ جلیلہ میں آپ طالبانِ حق کو علومِ ظاہری و باطنی سے بہرہ ور کرنے میں مشغول تھے۔ اور اسی زمانہ میں سید علی غازی رحمہ آپ سے فیض یاب ہوئے اور اس کے بعد میں آپ آگرہ چلے گئے اور وہیں غالباً شیر شاہ سوری کے زمانے میں فوت ہوئے اور آگرہ کی ایک نواحی بستی جو گی پور میں دفن ہوئے۔ نامی صاحب نے آگرہ جاکر دریافت کیا۔ تو جو موقع انہیں دکھایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کئی برس پہلے انگریزی دور ہی میں آپ کے مقبرہ پر ایک ہندو قابض ہو گیا تھا۔ جس نے تعویذ قبر کو اکھاڑ کر الگ پھینک دیا۔ اور ملحقہ مسجد اور مقبرہ کی عمارت کو سکوتی مکان میں تبدیل کر لیا تھا۔ آپ دوسری دفعہ آگرہ گئے۔ تو پتہ چلا کہ وہ ہندو تہاء و برباد ہو چکا ہے۔ مگر مولوی سعید احمد صاحب مارہروی مولفِ ہولستانِ اخبار نے لکھا ہے کہ آپ کا مزار فتح پور سیکری کی پختہ سڑک سے جنوب کو ماہین میل ۳ و ۴ واقع ہے (مفصل بیان ضمیمہ تاریخ جلیلہ ص ۶ میں منقول ہے)

۱۰۳۲
 علامہ محمد غوثی نے اپنی کتاب اذکار ابرار (تالیف ۱۱۱۳ھ عہدِ جاگیر) میں شیخ ابوبکر رحمہ... کا ذکر کیا ہے۔ اصل فارسی کتاب تو غیر مطبوعہ ہے۔ لیکن اس کا اردو ترجمہ مفید عام پریس آگرہ میں چھپ چکا ہے۔ جس کا صفحہ ۲۲۶ شیخ موسوف کے ذکر سے مالا مال ہے۔ علاوہ ازیں

اس کی نقل نامی صاحب تارخ جلیلہ کے صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ میں درج کر چکے ہیں
شیخ جمال الدین ابوبکر رحم نے حسب بیان ملا غوثی اور مولوی سعید احمد
صاحب و صایاے امام محمد اور اصول بزوی کی ایک نکتہ آرا اور حل مشکلات
شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب بزوی مطبوعہ مضر ۱۳۰۰ھ کے مرقع پر لکھا
ہے۔ ”عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری شایع کتاب کشف الاسرار اصول
فخر الاسلام ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بزوی۔ یہ عربی کتاب کتب خانہ مرکزی
حزب الاحناف لاہور میں موجود ہے۔“

حضرت قطب عالم شیخ جمال الدین ابوبکر رحم اور اس خاندانہ عالیہ کے
دیگر بزرگوں کے حالات نامی صاحب کی ضخیم تالیف تارخ جلیلہ (مطبوعہ
لاہور ۱۹۳۷ء) میں ملیں گے۔

لودھی امرا کی عمارات۔

تذکرہ قطبیہ سے بہت سی تاریخی معلومات اخذ ہوتی ہیں۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ لودھیوں کے زمانہ میں خاندان جلیلہ کے متصل فغان
امرا کی عمارات تھیں۔ غازی خاں لودھی کا تالاب اس کے قریب تھا۔
(تذکرہ قطبیہ ص ۳۷) دولت خاں لودھی کی بادی یہاں سے نیم فرسنگ
کے فاصلے پر تھی (صفحہ ۱۳۶) ان میں سے دولت خاں کی بادی اور
اس کے متصل ایک پرانی عید گاہ کا ذکر داراشکوہ نے بھی کیا ہے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ عید گاہ بھی لودھیوں کے دور میں زیر استعمال تھی۔ اور

شاہ جہان کے زمانے میں محلہ مغل پورہ کے قریب بازار تیرپولیہ میں جہانگیر کی بنوائی ہوئی عید گاہ کی موجودگی میں ایرانی عید گاہ کہلاتی تھی۔
تذکرۂ قطبیہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان امرا کی عمارات کو بابر کے حملہ لاہور کے دوران میں نقصان پہنچا اور بعد ازاں اس نواح میں اس نے عام لوگوں کو بسا دیا۔

راوی کی ایک قدیم گزرگاہ

تذکرۂ قطبیہ سے دریائے راوی کے ایک قدیم راستے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پنجاب کے دریا راستہ بدلتے رہتے ہیں اور دور مغلیہ میں دریائے راوی وہاں نہ بہتا تھا۔ جہاں آج کل بہتا ہے۔ بلکہ اس کی گزرگاہ قلعہ شاہی اور شاہی مسجد کے متصل تھی۔ شیراق دانے دروازے کا نام اس وقت خضری دروازہ تھا۔ اور اس کے قریب در کو عبور کرنے کا عوامی گھاٹ تھا۔ اور نکس کے زمانہ میں دریائے یہ راستہ ترک کرنا اور کنارہ دریا کی متصلہ عمارتوں کو نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اس لئے شہنشاہ نے بند عالمگیرؒ تعمیر کرایا۔ یہ بند قلعہ

۱۔ تحقیقاتِ حشری صفحہ ۶۳۹ و ۶۴۰۔

۲۔ خلاصۃ التواریخ سبحان رائے بٹالوی ص ۶۵۔ عبرت نامہ مفتی علی الدین

رونوگراف پنجاب یونیورسٹی لائبریری ورق ب ۳۴۔

شاہی سے لے کر شالامار باغ تک شہر کے شمال میں واقع تھا۔ ہند کی تعمیر کے بعد دریائے آہستہ آہستہ اپنی وہ گزرگاہ چھوڑنی شروع کی اور اپنے موجودہ راستہ متصلہ شاہدرہ کو اختیار کر لیا۔

برجیت سنگھ کے زمانہ میں لاہور کے متصل دریائیں حصوں میں تقسیم ہو کر تین مختلف راستوں سے گزرتا ہوا آگے بڑھ کر پھر ایک ہو جاتا تھا۔ چنانچہ مشہور فرنگی سیاح شہر ولیم مور کرافٹ نے اسے شہر سے شاہدرہ جاتے ہوئے مین جگہ عبور کیا۔ واضح ہے کہ دریائے راوی لاہور کے دو سمت یعنی شمال اور مغرب میں بہتا ہے۔ دور مغلیہ میں یہ شاہی مسجد کے قریب بل کھا کر شہر کی مغربی جانب گھوم جاتا تھا۔

تذکرہ قطبیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم رح کی زندگی میں دریائے راوی کی گزرگاہ ان کی خانقاہ کے متصل تھی۔ حضرت مولانا یزید خلیف قاضی رفیع الدین سکند مانتقدہ کے مزار کے ذکر میں (صفحہ ۹۲) پر مرقوم ہے کہ یہ مزار خطہ کوٹ کروڑ (یعنی علاقہ خانقاہ جلیلہ) اور مزار شاہ کاکو (یعنی مسجد شہید گنج لٹا بازار) کے درمیان "دریائے راوی کے کنارے" واقع ہے۔ حالانکہ آج اس نواح میں دریا کی گزرگاہ کا پتہ پوچھنے والے پر دیوانگی کا احتمال

کیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی زندگی میں دریائے یہ راستہ ترک کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ کے حجرہ اور موضع پنج ڈھیر سے دریائے دور ہٹ جانے کو صاحب تذکرہ نے آپ کی کرامت پر محمول کیا ہے (ص ۶۱)

یہ راستہ چھوڑ کر دریائے شاہی قطعہ کے متصل بہنا شروع کیا ہوگا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دور مغلیہ میں درگاہ جلیلہ کے منقلد راستے پر ایک نالہ بہنا سلا۔ جو غالباً بند عالمگیری کی تعمیر کے بعد معدوم ہو گیا ہوگا۔

گزشتہ اور موجودہ صدی کے تمام مورخین لاہور اس بے خبر معلوم ہوتے ہیں۔

پنج ڈھیر۔ لاہور کے مشہور گورستان مہانی کا پرانا نام ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب عالم کے زمانے میں یہاں آبادی تھی۔ پنج قدیمی ٹیلوں پر آباد ہونے کی وجہ سے یہ موضع پنج ڈھیر کہلاتا تھا۔ نیز دیکھو تحقیقات حشری ص ۱۶۳ و ما بعد۔ علامہ یعنی مفتی علی الدین مفتی تاج الدین نور احمد حشری۔ تھارنٹن صاحب۔ مفتی غلام سرور۔ رائے بہادر کنیا لال۔ سید محمد لطیف۔ مفتی محمد الدین فوق اور ڈاکٹر محمد باقر وغیرہ۔

اکبر نے اپنے ایک ترک درباری بایزید خاں بیات کو ۹۹۹ھ میں
 تین بیگہ زمین حویلی کی تعمیر کے لئے در محلہ شیخ کا کو متصل بمقبرہ پیر فتوح
 شیخ موسیٰ آہن گر "مرحمت کی اور آٹھ نو ہزار روپیہ تعمیر عمارات کے
 لئے عطا کیا۔ بایزید نے یہاں حویلی باغ اور حمام وغیرہ عمارتیں بنوائیں۔
 وہ لکھتا ہے۔ "داں محل نالہ بود کہ توفیق یافتہ بسر حشمتہ پل بستہ"
 خواجہ محمد قاسم مشہدی متوفی کا تصنیف کردہ ذیل کا قطعہ تاریخ
 "در سنگ کندہ" در دیوار جانب قبلہ پل لگا یا گیا۔

در زبان شمنشہ عادل	خسرو تاج بخش اکبر شاہ
آفتاب کے کہ بر فلک ہر شب	ماہ از بہر آوزند خرگاہ -
خدمت بایزید سلطان ساخت	ایں پل از خود نیاز یطیف الہ
شد زبانی پل رضا چو حفیظ	سال تاریخش از حفیظ بخواہ
پل بعد ازاں پل بایزید کہلاتا تھا۔ اس کے متعلق ۹۹۸ھ مجھے آخری نسخہ	

۱۰ اکبر کے ایک پر بایزید نے ایک کتاب تالیف کی۔ جو تذکرہ ہمالیوں
 و اکبر کے عنوان سے بنگال وارنل ایشیاٹک سوسائٹی نے ۱۹۳۱ء میں
 بمقام کلکتہ شائع کی۔ دیکھئے اسکے صفحات ۳۷۵ و ۳۷۶
 ۱۱ شیخ موسیٰ آہن گر حضرت قطب عالم کے مرید اور خلیفہ تھے۔
 دیکھو تذکرہ قطبیہ (ص ۲۳) ان کا خوبصورت مقبرہ خانقاہ جلید کے
 متصل ہے۔

حوالہ ۱۷۷۳ء کا ملا ہے (اس کے لئے راقم الحروف کا مقالہ "بادشاہت
عمر سہلے بزرگانِ لاہور" ضمیمہ اوری انٹل کالج میگزین بابت فروری
۱۹۴۷ء میں دیکھئے)

موضع ہانڈو گوجر

مضافات لاہور میں شالامار باغ سے کچھ فاصلے پر موضع ہانڈو گوجر
نام گوجروں کا ایک گاؤں ہے۔ یہاں کے گوجر صدیوں سے لاہور کے
شیر فروشوں کو دودھ مہیا کرتے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہانڈو گوجر
جس کے نام پر یہ قدیم تاریخی گاؤں آباد ہے غیر مسلم تھا۔ اس کا ذکر جلال
گوجر ہر وایت تذکرۂ قطبیہ (ص ۵۷) حضرت قطب عالم کے اثر سے
مسلمان ہوا۔ اور اس نے روحانی کمال حاصل کیا۔
شیخ جلال کے اثر سے ان کی تمام برادری حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔
ان کا مزار اب تک موضع ہانڈو گوجر کے متصل واقع ہے۔
دور مغلیہ میں موضع ہانڈو گوجر کے متصل ایک شاہی شکار گاہ تھی۔
الغرض اس کتاب سے اور بھی بہت سی معلومات حاصل ہوئیں۔
جنہیں بخوفِ طوالت اب بیان نہیں کیا جاسکتا۔

زمانہ تالیف کتاب۔

کتاب تذکرہ قطبیہ میں آخری حوالہ (ص ۳۶۳) شیرشاہ کے تخت سلطنت پر حضرت قطب عالم کی دعا سے منکمن ہونے کے متعلق ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سربراہ آئے سلطنت ہونے کے بعد وہ آپ کے مزار پر آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیرشاہ سوری کے زمانہ حکومت میں (۱۵۴۵ء تا ۱۵۴۵ء) میں لکھی گئی۔ بخوف طوالت ان الفاظ پر میں اپنا یہ تبصرہ ختم کرتا ہوں۔

جمعات ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

مطابق ۳۱ ستمبر ۱۹۵۲ء

محمد شجاع الدین

استاذ علم تاریخ

دیال سنگھ کالج لاہور۔

نوٹ از نامی۔

میں پروفیسر صاحب کے دیباچہ پر اور گہرا اضافہ کر دین میری تاریخ جلیلہ پوری معلومات کی حامل ہے اور اس کتاب (تذکرہ قطبیہ) میں بھی فارسی دان اصحاب کے بے کافی ذخیرہ موجود ہے۔ ہاں اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت عبدالجلیل قطب عالم عظمہ اللہ تعالیٰ

سنہ ۱۳۷۵ء کے قریب مومبارک سے لاہور تشریف لائے اور تیس سال
 بعد وفات پا کر اپنی مشہور خانقاہ میں دفن ہوئے۔ جس کی غور و
 پروا ختم ۱۳۱۹ء سے میرے ذمے ہے۔ میں نے جو خاص مزار اور
 اس کے گرد و پیش کی عمارت اور مسجد وغیرہ کی تعمیر اور آبادی کی کوشش
 کی ہے۔ اہم بزرگوں کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے۔ وہ میری شراج
 کردہ کتب (تاریخ جلیلہ۔ تبرک عرس۔ گلہ ستہ حمد و ثنا۔ تبرک کلام
 گلزارِ حاکمی۔ نامہ مراد۔ دیوان قلندر شاہ اور تذکرہ قطبیہ وغیرہ) کے
 مطالعہ سے واضح ہوگا۔ شانے خود بخود گفتن نہ زبید مرد عاقل را۔
 خانقاہ قطب العالم رد تقریباً پونے پانچ سو برس سے قائم ہے۔
 اس کے گرد جو مقامات تھے۔ وہ بدلتے رہے۔ اب اس کے شمال
 کی ایک طرف ریٹوے پولیس لائنز ہیں۔ اور کھلا میدان ملوکہ محکمہ تعمیرات عامہ
 مغرب کی طرف عقب مسجد جلیلہ وقف زمین کا ایک قطعہ جس پر کچے
 مکانات کرایہ پر ہیں۔ اور وہی کھلا میدان۔ جنوب اور مشرق کی طرف
 حضرت اشرف کی وقف کردہ زمین جس کے کچے اور پکے مکانوں میں
 کرایہ دار رہتے ہیں۔ پختہ مکانوں کی نہ زمینی کا اور کچے مکانوں کا کرایہ
 قیام و بجالی خانقاہ جلیلہ و بقائے نام بزرگان خاندان پر خرچ کیا جاتا
 ہے۔ وقف اراضی تقسیم ملک سے پہلے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے
 کرایہ پر لی تھی۔ مگر قبضہ نہیں لیا۔ اب کرایہ بھی بڑھ گیا ہے اور اس ٹریسٹ
 بھی۔ اس لئے شرائط تبدیل کرنی پڑیں گی۔ نامی $\frac{9}{52}$ $\frac{12}{41}$ ۲۱ھ

حضرت قطب العالم رحمہ کے بڑے بیٹے حضرت ابوالفتح کی اولاد لاہور رتہ پیراں - کوٹلی پیراں - قلعہ مسیتا اور تھٹہ وڈ (جس میں آٹھ مربے اراضی بٹولیت نامی وقف ہے) تحصیل شاہدرہ میں اور چھوٹے فرزند بہاؤ الدین - کی قریت یاوالہ - پیرکوٹ - بھگوتی - گنجی پیراں - پنڈی میراں - بنی پور پیراں - تحصیل ننگانہ میں اور چک نمبر ۵ تحصیل جیپا وطنی ضلع منٹگمری میں مالک اور آباد ہے۔ علاوہ ان دیہات کے اولاد قطب العالم رحمہ موضع جلال پور تحصیل شکرگڑھ - موضع ریتیاں و ملکپور و باغ وینیسر تحصیل شاہدرہ اور موضع ادمل اور سورہ تحصیل ننگانہ - ضلع شیخوپورہ کی بھی مالک ہے اور عام طور پر ان مواعینات کی نمبر داریاں جی اولاد حضرت سے ہی متعلق ہیں۔ سب اہل سنت و اجماعت ہیں۔ افسوس ہے کہ حضرت قطب العالم رحمہ کے بھائیوں کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

حضرت قطب العالم رحمہ - حضرت سلطان حمید الدین حاکم رحمہ کے خلیفہ اکبر شیخ نور الدین رحمہ کے پوتے (شیخ عبد العزیز بن شیخ شہاب الدین رحمہ) کے پوتے ہیں۔ والدین گوار کا نام شیخ ابوالفتح ہے سلطان حاکم رحمہ کے دوسرے فرزند شیخ تاج الدین کی اولاد محصبہ مو مبارک وغیرہ ریاست بہاول پور اور موضع پنڈی شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ضلع لاہل پور میں بڑی صاحب حیثیت ہے اور ضلع بہنگ کے کئی دیہات میں شیخ نور الدین رحمہ کی اولاد بطور مالک آباد ہے۔ اولاد سلطان حاکم رحمہ کے مریدوں کا حلقہ پنجاب اور سندھ میں بڑا وسیع ہے۔

تذکرہ قطب

یعنی

اذکارِ قطبِ عالم حضرت عید الجلیل جو ہر شاہد کی لا محوری عظمہ اللہ تعالیٰ

(متوفی ۱۵۰۲ھ)

سال تالیف حدود سنہ ۱۵۰۲ھ تا ۱۵۰۵ھ

تصنیف حضرت جمال الدین ابوبکر محمدی

شائع کردہ: نامی متولی

۱۹۵۲ء

وتم بالخير

رتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویساچہ

حمد و سپاس آں قادرے را کہ کارخانہ موجودات یک امر کن فیکون
 ساخت و بنیاد بر آب نہاد و آخر الامر بر باد خواہد دلایہ بیت
 جہاں بر آب نہاد است زندگی بر باد
 غلام ہست انم کہ دل بریں نہ نہاد
 و درود محمود بر خاتم النبیین والمرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین الطیبین و سلم
 تسلیم اکثر اکثر کثیرا۔

ابا بعد می گوید داعی کافہ اہل اسلام جمال الدین ابو بکر بن شیخ
 ابو الفتح حارثی الہاشمی القرشی الشکاری کہ چون ایں فقیرا خلافت ظاہری و باطنی
 بہ خدمت برادر خود حضرت سلطان العاشقین قطب العالمین شیخ عبد الجلیل
 معروف شیخ جوہر حارثی القرشی الشکاری آل رسول اللہ الہاشمی بودہ شے
 در خدمت آں بیکانہ روزگار بسر سے بردم و دقائق حقائق از وفہم کردم و
 از کرامات و تصرفات او شہد بروئے قلم آوردم تا نقاب کشائے قلوب
 طالبان ہاشم و نیز چنانچہ شیخ الاولیاء شیخ فرید الملک والدین و الشریع
 می نویسد کہ زہے طابع آں مرید کہ خواص اخلاص آثار سپر خود بر قلم بہ ثبت نماید۔

ہاں کہ اس شلخ معتبر (معتبر مشائخ یا شیخ معتبر) خلقے عجیب و
 روشے غریب داشت و بیچ سلعے دریل و نہار بے دوست قیام نے
 نمود۔ ہر جا کہ بود با او بود۔ فرد

و بعد دیوار چو آئینہ شدہ از کثرت شوق
 ہر کجائیے نگرم بدے ترای بیتم

شجرۂ نسب

و نسب آل خلاصہ اولیاء ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب
 بن ہاشم بن عبد المناف بہ ہر وہ پشت می رسید بریں طریق۔
 بندگی قطب العالم شیخ عبد الجلیل رحمہ مشہور شیخ چو بڑ بن شیخ ابوالفتح
 بن شیخ عبد العزیز رحمہ بن شیخ شہاب الدین رحمہ بن شیخ نور الدین رحمہ
 بن سلطان الناکین تاج الاولیاء حمید الملت والشرع والدین شیخ حاکم
 ابوالفیث رحمہ بن سلطان ہبائ الدین رحمہ بن سلطان قطب الدین رحمہ بن سلطان
 رشید الدین رحمہ بن سلطان ابوالغلی رحمہ بن شیخ موسیٰ رحمہ بن شیخ ابوطاہر رحمہ
 بن سلطان ابوحدید بن محبوب حضرت باری شیخ ابوالحسن علی قریشی الہہاشمی
 النکاری بن شیخ محمد رحمہ ہنکاری بن شیخ یوسف ہنکاری بن شیخ محمد

ملہ آچے نسب متعلق صاحب فیات البیان (ابن خلکان) کی تحقیق میں تاریخ جلیلہ
 کے صفحہ ۳ میں لکھ چکے ہیں اس کا اعادہ تحصیل حاصل ہے +

بن شیخ عمر بن شیخ عبد الوہاب رحمہ بن امیر المؤمنین ابو سعید بن ہارث
بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حصول خرقہ خلافت

پیدہ مسد کہ حضرت شیخ الاسلام ہندگی قطب العالم عبد الجلیل مشہور
شیخ جو ہر عظمہ اللہ تعالیٰ درابتدا و حال بہ تحصیل علم و ریاضت نفس
پیش پیر خود سلطان عالمین الحقیقین شیخ ابو الفتح رحمہ شفیق بودند و
از ایشان ترغیل را چیدند و آنچه دیدنی بود دیدند۔ بعد از حضرت ہندگی
شیخ ابو الفتح بہ وقت حلت خرقہ خلافت کہ اوشاں را از قلب القطب
سلطان اتارکین سید الملک والذین مخدوم شیخ حاکم ابو الغیث و اوشاں
را از قطب العالم رکن الملک والشرع والذین شیخ ابو الفتح فیض اللہ ہو
بایشاں عنایت فرمودند۔

حصول فیوض منشاخ خراسان و عراقین

حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ خرقہ صحابہ کی پوشید و بجلت
چرخہ و قصبہ نو سکونت رفتند و سارکس را ہدایت و رہنمائی نمودند
آخراہر ہندستان سے ولایت شوق بر ولایت ایشاں غالب گشت بجانب شہر

خراسان و عراقین توجہ نمودند۔ بلکہ زیارت انبیاء و اولیاء نمودند و بدولت
گوناگون از خدمت مشائخ مشرف شدہ باز آمدہ در قصبہ موساکن
شدند۔

ارشاد نبویؐ برائے ممکن دین لاهو

و آمدن حضرت ایشاں از قصبہ موسیٰ بجانب شہر لہا نور بدین مطلب بود کہ
شے پشغل مشغول بودند کہ سلطان التارکین حمید الدین و الملتہ و الشرع و
الدین مخدوم شیخ حاکم رح ایشاں را در باطن فرمودند کہ مژدہ باد مرتزاکہ
حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مارا فرمودند کہ حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم بمن فرمودند کہ چون چوپڑا فرزندے دینی (؟) خواندہ
پس بجوادر اکہ مد ملک پنجاب شہرے است لہا نور درون او خطہ
ایست بنام کوٹ کرور رفتہ درو شکن شود۔ زیر اکہ بسیار کساں را اندو
منفعت و ہدایت دینی و دنیوی خواہد رسید و فیض و کرامات خواہد
بخشد۔ چوں روز شد بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ باز در مراقبہ
شدند تا چہ حکم شود۔ و سر از مراقبہ برداشتہ بایں فقیر فرمودند کہ اسے
ابا بکر۔ فرد۔

مصطفیٰ را دیدہ ام آید چو ماہ

صبر سے افگندہ گیسوئے سیاہ

و فرمودند کہ برو مد ملک پنجاب فی الشہر لہا نور بہ خطہ کوٹ کرور

ساکن باش چون ایک حکم ہا از غلامہ مروجہ دات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادر گشت ساز قصبہ موبہ اطراف شہر
ہا انور نقل منزل نمودند۔ رہائی

چشمہ کہ جمال مصطفیٰ را بیند - شک نیست کہ عالم صفرا بیند
این بہت کمال راہ بر مرد یقین - در ہر چہ نظر کند خدا را بیند

بحضرت ملتان رسیدند

جون بحضرت ملتان رسیدند بروضہ منورہ حضرت غوث الاعظم
بہاد الملتہ والشرع والدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی و بروضہ منورہ
حضرت قطب العالم مکن الملتہ والشرع والدین شیخ الواسع فیض اللہ رسید
و شرف بشارت چیدہ و ثنیہ ارادت سودہ و طواف نمودہ اجماع جہان فیض ربودہ
بعد از فراغ حصول این دولت و سعادت روان شدند۔

دعوت از طرف حضرت شیخ فرید و عطا خلافت

ہنوز نصف راہ از شہر نہ کہرتا بحد دو ہا انور برآمدہ بودند کہ آواز غیب بگوش
ایشان رسید کہ آئے چو ہر دم بجانب من بیا و زمانے مدین مقام بیا سائے - بلکہ
آئے یہ اسد حضرت علی کے نانانہ تھے جن کے بیٹے حسنین کی نسل نہیں چلی بلکہ
اسد بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی تھے ہاشم کی نسل صرف ان کے
بیٹے کہ مطلب سے چلی جیہ کتاب اعداد و ذبہ کتب شامیہ - ملاحظہ ہر تاریخ جلد ۶۳

روز سے چند دیں جا مشاغل تھامے۔ بعد از فراغ این معنی بہ لہذا نور توجہ فرمائیے از
استماع این مژدہ دولت انگیز و لطائف آمیز ایشان اجیرت روئے داد (نمود)
اما بطرف آواز رہ نمودند و بادیہ پیوند پس از مسافتی راہ گم شدہ و در آن جہان
گشتہ تا مل نمود۔ در ہاں کش کش تا قتل و قتل بود کہ مردے خورشید سہما
از غیب پیدا شدہ دست ایشان را گرفت و گفت۔ اے آشتائے دریئے
عزت رائے معلم دین و عالم ہائے فرزندِ حاکم آن آداز من بودہ است و مرا
شیخ فرید الدین شکر گنج رح می نامند۔ باید کہ چند روز ہمراہ من باشی و بہ شغل
مشغول شوی۔ چوں ازین حالت بہ پروازی اختیار باقی است۔
و خدمت آن مرد میدان مروت یعنی شیخ الاولیاء شیخ فرید الدین شکر گنج
می رفتند در عین این آشتاں آفتاب نقائے از نظر غائب گشت۔ حضرت
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بروضہ منورہ شیخ فرید الدین ربیبہ تاج محل
روز اعتکاف خلوت گزیدند۔ بعد از خلوت مذکور شیخ فرید الدین خلافت ظاہری
باطنی بر ایشان عطا فرمودند و خرقہ خلافت بخشیدند و رخصت کردند کہ ہر کجا
حاکم آن مہتر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ لواحد ار یافتہ است و یہاں جا
سکونت گیرند و بہ طاعت و عبادت اشتغال دار کہ قرب حق بیش از پیش
خواہد بود۔

بشہر لاہور منزل گزیدند

آخر الامر رخصت آن قطب العالم بہ شہر لہا نور کہ خطہ ولایت بہ است رسیدند

و بہ کوٹ کر در نقل منزل گزیدند۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مشرف باسلام شدن پسر ماندو گوجر

نقل است کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ برائے میر دریا
عبور سے فرمودہ بودند کہ ناگاہ دو غ قروٹے پسر را رسید۔ حضرت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ بہائے جزات ازو پرسیدند۔ آن چہ اوقت اور اداوند۔ بعدہ
فرمودند کہ آوند جزات را بشکن۔ چون او شکست افغی مردہ ازو برآمد۔ آن موتہ
متخیر ماند۔ بعدہ آن زن این تمام ماجرا رفته درہ خود بیان نمود چوں این تکلمات
بسمیع را مونسند کہ از پسران ماندو گوجر رسید۔ اورا محبتے در دل پیدا
گشت کہ دیدہ ہائے خود را بہ نور آن آفتاب شمع منور رواند۔ قدیم از سر نمودہ
بخدمت آن اوجہ عہد آید۔ و در آن محل اوشاں در حالت بیکر بودند۔ از غایت مستی
چوں نظر درو کردند اللہ تعالیٰ ہمہاں حین نقاب ہائے ظلمت از قلبہ او ساقط گردانید
بعدہ اسلام برود عرض کردند و درویں آوردند و نامش شیخ جاہال ماند۔ الحمد
للہ علی ذلک۔

۱۔ پیر فرح بخش او کار قلندری میں رہم طرازی میں کہ کوٹ کہ در سلاطنت
چغتائیہ کے عہد میں لاہور کی کثرت آبادی کی وجہ سے شہر لاہور سے ملحق ہو گیا اور اب محلہ
جاجی سر اس کے نام سے موسوم ہے اور نیشنل کالج میگزین بابت ۱۹۲۳ء میں
لاہور کے محلوں کے نام لکھے ہیں ان میں لکھا ہے کہ کوٹ کہ در محلہ جاجی۔ (۱۔ ۲۱)
کے جانب مشرق تھا جو موچی دروازے سے بیکر موقع آبادی قلعہ گوہ سنگھ (تعمیر کردہ

راہ پیش گزاشتین شیخ کا گوبرائے قطب العالم

در عمدہ سلطان بیلول لودی اناروالہ تعالیٰ برہانہ گروہ بدہندواں برکوه
 جمورو گردانے شدہ بودند حضرت سلطان خواست کہ ظلمت کافراں دور کند۔ و
 آں کوستان را از اسلام پیروز گرداند۔ چنانچہ فوجا بجانب آں ناہمواراں فرستاد
 کہ از بدیدہ لرزه در اندام شان افتاد۔ و در آں کوہ یک راہب مشغول بودیل و
 ہمار برسم خود قیام می نمود۔ چون لشکریان اسلام غلبہ کردند آں طاٹف پناہ برآہب
 آورد۔ راہب از صومعہ قدم بیرون برو۔ بخند مست شاہ آمدہ عرض نمودہ ہر سخنے
 بدیل بنمود کہ تمامی معتقدان خود را کہ در باطن آراستہ باشند و از خود می خود برخاستہ
 باشند بطلبید کہ ہر یک با من از بخت علم و علو درجات و برتری مقامات
 مکابرہ نمایند۔ اگر ایشان غالب آیند ما را بین خود بیارید و اسلام بفرائید و اگر من
 بر ایشان غالب آیم و از سر وادی سبقت نایم۔ انہاس ما بحضرت این است کہ
 ہمہ بگزارند و باز دیگر آں گروہ را نیازارند۔ چوں آں کلمات راہب سمع سلطان
 رسید۔ یک ہر یک وزیرے را طلبید و چارہ جواب آں پرسید۔ جمع وزیران متفق
 شدہ۔ عرض نمودند کہ اے بادشاہ روئے زمین دین عمدہ زمانہ شیخ کا کو
 است۔ بے اوشاں خاطر راہب ہیچ کس نخواہد کرد۔ آخر الامر ملک یک وزیرے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۔ ۱۷۹۰ تک پھیلا ہوا تھا اور شیخ سوسے آہنگر
 کا مقبرہ اس کے درمیان واقع تھا۔ حاشیہ اگلے صفحہ پر۔

را بخدمت شیخ کا کو علیہ الرحمۃ فرستاد۔ چون آں وزیر نزد شیخ رسید زمین خدمت
 ہو سید و بہ ادب نشست و نامی ماجرا عرض نمود۔ حضرت شیخ کاگو فرمودند۔
 کہ من ضعیفم طاقت مقال ندارم پیش بندگی قطب العالم شیخ جو پیر عظمہ اللہ تعالیٰ
 بروید و ازیں ماجرا خبر ہو سید۔ زیرا کہ ولایت ملک پنجاب بہ او تعلق دارد کہ قطب
 زمین است و از فرقہ عارفان است ایں اشکال حل خواهد کرد بلکہ جان خود را در
 سبیل محمدی فدا خواهد کرد۔

وزیر بحضور قطب العالم

وزیر از خدمت شیخ کاگو رخصت شدہ بخدمت حضرت بندگی قطب عالم
 عظیمہ اللہ تعالیٰ آپ پیش از آنکہ وزیر عرض نماید ایشاں فرمودند کہ فردا بعزم تقدیم
 فیصل داول ہاں دقیقہ سوئے انجن شاہ قدم پیوہ و ایں اشکال حل نموده
 نوٹ صفحہ ۱۔ ۲ شیخ کاگو شیخ نوذدین بن شیخ علاؤ الدین المشور علاؤ الحق
 بنگال (متولی مشن) کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ شیخ پیر محمد چشتی لاہوری سے
 بھی فیض حاصل کیا اور لاہور میں علم مشنیت بلند فرمایا۔ مشن میں داخل ہوتے ہوئے حضرت
 عبد الجلیل رح کی خانقاہ سے شمال کی طرف تقریباً ۱۶ میل کی مسافت پر دفن ہوئے۔ سکھوں کے
 ہاتھوں ان کے مزار اور ملحقہ مسجد کی بربادی کا حال میں تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۱۱۳ میں
 لکھ چکا ہوں۔ آپ کے مکرہ بالا مرشد اور ان کے والد کے مزل حسب بیان شہزادہ محمد اختر مرزا
 بخت شاہ جو میرے ہاں ۳۰ مہر ۱۹۴۲ء کو تشریف لے گئے (بن شہزادہ احمد اختر بن
 شہ ۱۰ دارابخت بن ابو ظفر بہادر شاہ) ادینہ مسجد ایشاں صوبہ بنگال کے قریب تین میل

وراہب را از سلک بیگانگان کٹودہ دین خود را فرو دہ خواہ شد۔ وزیر از حضرت
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رخصت شدہ بخدمت شاہ آمد و از نکات مذکور
اطلاع داد۔

داخل حلقہ اسلام شدن راہب و سہریاں

علی الصباح شاہ بہ تاملی انجمن بیاراست و ہر یک معتقدان عصر را خواست۔
چون حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ انجمن دروں آمد۔ دو دوازده ماہ راہب
بیرون آمد۔ بعدہ شیخ از ہر دلیل سخن راند۔ چنانچہ راہب را ہیچ تکل نہمانہ آخر الامر
راہب گفت۔ بسخن ظاہر و مخفی ہر دم بلکہ جو نمی خورم۔ آنچہ از علم باطن داری بیار۔
حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ و راہب در مذاکرہ بنشدند۔ راہب گفت
یا شیخ بیا تا نشانے ارض و مافیہا کردہ می شود۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
قبول کرد۔ چون ایں مطلب بحصول انجامید حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ راہب را فرمودہ بیا تا نشانے مشاہدہ فی السماء و عالم لاہوت دیدہ شود۔
راہب ایں سخن اجابت نمود۔ چون بدروازہ جنت المادوی رسید کہ پیش از ایں عالم
لامکان است و تجلیات جمال دیان است۔ در دہن را محل نیست فہم من فہم راہب
لے اس راہب کا نام ہیر فرح بخش گئے از کار ظندی میں اچی پال و ہیر فرح بخش
نے سنا میں ہری ناقد و یا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس وقت جہتوں میں راجد سہن پال
کی حکومت تھی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴۔ تاریخ جلیب جس میں قوم سہریہ کا شجرہ
دیباچہ

باز نہ گفت پیش ازین مناسبت کہ دیدہ بینایاں بندہ بلکہ اگر حیرائیل ؑ آید
بسوزد۔ مجال دیارائے من نیست کہ قدم پیش نہم۔ حضرت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ فرمود کہ اگر کلمہ شہادت بزبان رانی۔ ترابا میں۔ مقام معزز و مشرف
گردد انم۔ راہب در حال کلمہ شہادت بزبان فصیح خواند و خود را در سلب سلام کشید
الحمد لله علی ذلک۔

چوں سر از مراقبہ بر آوردند۔ راہب بہ معتقدان خود گفت کہ یاران من بدولت
اسلام مشرف شدہ ام۔ اگر کسی بمن استقامت دارد۔ از ظلمت کفر بنور اسلام منور
شود۔ بعضی مسلمان شدند و جمعہ پھور یا نندہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
نام آں راہب شیخ برآں منادند و بہ شغل مشغول کردند و روضہ مقدسہ منورہ او
در قصبہ کالوہاہن معروف است۔ بعدہ حضرت ایشاں انجمن شاہ بجانب خانقاہ
رواں شدند۔ هنوز نصف راہ قطع نہ کردہ بودند کہ گروہ مشرکان عرف سلہاں درآں
بسیل آمدند و بجانب حضرت قطب العالم رجہ پشیم حقارت دیدند و گفتند کہ ہمیں
فقیہ راہب مارا بہ فسوئے مسلمان کروہ است۔ ہمدان محل نظر حضرت ایشاں
کافران افتاد۔ ہماں جین جد گروہ میگاہنگاں کلمہ گویاں پیش آمدند و از سلب
یگانگاہ شدند۔

خانہ آبادی بہ بادشاہ زاوی

بعد ایں تذکرہ سلطان السلاطین سلطان بہلول لودی انار اللہ برہانہ برائے
لہ افسوس یہ قصبہ پنجاب کی تقسیم میں تحصیل گوردہ سپہر کے پاکستان سے کٹ
جانے کی وجہ سے ہندوستانی حکومت میں منتقل ہو گیا۔

ایشان دُختر خود بڑی داد۔ ازاں سلطان لاہوی ایشاں رافزہ فولد شد۔ نام او شیخ
ابو الفتح ہنادند و او چنان مردے شد کہ اکثر مردے دریا مانند باد بگشتے۔

تائب و مرید شدن شیخ احمد سندی

بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ از سیر کوہستان کاگمہ می آمدن کا گاہ بدین
جلو راہ را ہم رسیدند و در خانہ افغانے سکونت گرفتند۔ در اں دیہ مذکور یک شیخ
احمد نام سندھی قرارے بستہ بود شیر شیدہ خود ہر کس برائے فقیران خانقاہ او برود۔
و ہر کس می بردند و ہر کہ اہامی و زیدے با و زبان می رسیدے و از دستوران
او بجائے شیر خون ظاہر شدے و در اں شب اں صاحب خانہ تمامی شیرہ فقرا یان
حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسانید و یکے از خادمان شیخ احمد رفتہ
پیش او ظاہر کرد کہ فلاں افغان خلاف عادت نمودہ تمامی شیر خانہ خود را کہ برائے
خادمان خانقاہ شما می رسید او بفقرے مسافرے رسانید۔ پس خلاف بیان و زیدہ
شیخ احمد خشم شدہ فرمود کہ برواں فقیر را طلبیدہ بیار۔ چوں خادم او پیش حضرت
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ ساکن ماند بعد از دیرے او دیگرے فرستاد۔
چوں او ہم پیش ایشاں رسید احوالش چنان گردید۔ آخر الامر شیخ احمد تائب کشیدہ
خود را رسانید۔ چوں حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را دید۔ گفت
تیرے زعم کہ جانت برآید۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمود کہ
اں تیرا برا یا منت زدیم کہ ترا بے ایمان میراند۔

بعد ایں ذکر شیخ احمد رفتہ در حجرہ خود مشغول گشت۔ ساعتی نگزشتہ

کہ صورت خواجہ کو بنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاہر گشت و اورا
گفت کہ ایمانے تو سلب می شود۔ برو فرزندم چو ہر کار صفا مند ساز تا بے ایمان
نمیری۔ ہمدراں چین شیخ اتہ پیش حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
آمدہ برپا افتاد کہ یا شیخ گناہم بنامرز۔ ایشان اور ازاں فعل مذموم تائب کردہ
از سلب مریداں کردند۔

بیعت مولف تذکرہ قطبیہ

و نیز سبب شرف شدن این داعی کافہ اہل اسلام بیعت آن
سلطان الاولیاء قطب العالم آہیں بعد کہ روزی در خدمت آن یگانہ روزگار
شیخ کہ ما کہنو و شیخ مولہ بخار و شیخ جلال گوہر و غیرہ اکابر اہل حاضر بودند کہ این
داعی کافہ اہل اسلام را دولت پابوس میسر گشت۔ لجنے سخن در کشف و کرامات
فتادہ سندائے افتادہ بود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ انگشت
مبارک در اں کردند۔ آہن مانند موم گشت۔ بعدہ فرمود کہ چیزے در عقل نہ گنجد
تن زکرامت می گویند و لهذا این سہل است۔ اما در دل این داعی گزشت کہ در قوہ
اہل نجوم در سال ساعتے چنان ہم می آید کہ در و چند پل آہن مانند موم می شود۔
و اما این چوب خشکے کہ بدست دارم اگر از نظر تصرف ایشان و جے دراز شود۔ بخت
ایشان بیعت آیم۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ قسم نموده فرمودند
آن تا۔ کے کہ از قدرت او مرده زندہ می شود و درست کہ این چوب خشک
ہم از قدرت او مرده۔ ہمیں لفظ آں چوب چند وجہ دراز گشت۔ بعدہ

ایں داعی ارادت آورد۔ مارادست بیعت نموده بخلاف ظاہری دہاٹنی
مشرف کردند۔

نادر بی بمرید خود

شیخ المشائخ شیخ مولہ بخار خدمت آن بیکانہ روزگار مرید گشت و در
یل و ہزار خدمت آن بیکو کار بسر می برد۔ آخر الامر بعد از چند مدت اورا
بخرقہ خلافت سرافراز نموده بجانب دیہ بنام بزرگ تیرہ کہ در جوار شہر
ہاتنور است وداع نمودند۔ و حضرت شیخ مولہ پیشتر از بیعت بیک مونسہ
تعلیق داشت۔ چون ایشان بدیہ تیرہ رسیدند۔ آن مونسہ ہر سیم قدیم خود
پیش شیخ مذکور آمد۔ ایشان را ہوا غالب گشت۔ دست خواہش باو دراز
کردند۔ ہمدراں حین تب لرزہ بر شیخ ورود نمود۔ در بے قراری آزار ایشان
را نوم رہو۔ در خواب حضرت ہنگی قطب العالم عظمۃ اللہ تعالیٰ اعصا
بر دست شیخ مولہ زدند۔ چون شیخ بیدار گشت۔ اورا دردے از ہموں جا
برخواست و اماں از حد درگزشت۔ بہر چیز مداوا کردند علاج پذیر نبود۔ شیخ

لے مونسہ تیرہ بزرگ و خرد تحصیل اجناس ضلع امرتسر میں واقع تھے اور
وہاں کے باشندے اولاد قطب العالم رحمہ کے حلقہ ارادت میں چلے آتے تھے
مگر افسوس کہ ۱۹۴۷ء میں ضلع امرتسر پاکستان میں شامل نہ ہوا اور مریدوں کے تمام
موانع جو اس ضلع میں تھے چین گئے اور اسلامی آبادی قتل و ربے خانیاں ہو گئی۔

مولہ رحمۃ اللہ علیہ حیران شدہ رجوع بحضرت ہندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ
 آورد حضرت شیخ رح اور اور باطن فرمود کہ دست بیعت بفقیہان خدا شدن
 و سخرۃ خلافت مشرف گشتن و باز بفعل مذمومات خود را ملوث کردن۔ کاری
 خردمندان نیست۔ حضرت شیخ مولہ رح ہماں زمان ازاں دیرہ نقل منسل
 نمودہ بخد مت حضرت ہندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ آمدہ ہاڑ تا دیب
 (تا ثاب ؟) گشت۔

فیض یابی شیخ یونس کسیرہ

شیخ المشائخ علماء زمانہ (علامہ زمانہ ؟) شیخ یونس کسیرہ (کسیرہ ؟)
 رحمۃ اللہ رجوع بحضرت خواجہ کونین احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ
 کہ میش ہر عزیزیکہ نصیب من باشد حکم آل مستر عالم علیہ السلام باو بیعت
 نمودہ نمود و در خواب دست اورا حضرت خواجہ عالم احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم گرفتہ فرمودند کہ فرزندم چو ہڈ را بطلبید کہ ایں راتر میت منساید۔
 چون شیخ رح حاضر گشت باو سپردند۔ بعد ہ شیخ یونس بیدار گشت محمد فرزندان
 از قصبہ دیہال پور بجانب شہر لہا نور نقل منزل نمودہ برائے مشرف شدن
 بخد مت ہندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ آمدہ بر دروازہ خانقاہ پایستاد
 و پیش ہندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ ایں داعی و شیخ مولاد و دیگر عزیزاں
 نیز حاضر بودند۔ ہمدراں محل ہندگی ایشان فرمودند کہ یکے از ہر دو کہ بر در
 خانقاہ شیخ یونس ایستادہ است طلبیدہ بیارد۔ زیرا آنکہ اورا حضرت

خواجہ عالم علیہ السلام بایں فقیر سپردہ است۔ شیخ مولہ رحمۃ اللہ علیہ بزمیت
 و شیخ یونس را تہ اہ خود گرفتہ بخدمت ایشان آوردند۔ بندگی قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ اور ادست بیعت نمود، بحرۃ طلائف مشرف کردہ ہدیہ
 شہاب الدین قمی (منہج) کہ در جوار شہر لہانہ است رخصت فرمودہ۔
 شیخ یونس رفتہ در اں دیہہ سکونت گرفت واکہ چکاہ گاہ ہے ہندگی
 قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در اں دیہہ پیش شیخ یونس تشریف لائی۔ وہی روز
 و مزار ایشان نیز در اں جا مشہور است۔

باشاۃ شیخ شہاب الدین شیخ مٹھہ سیاہ پوش از بغداد آمدہ مستفیض شد

یکے از اود۔ ان عہد شیخ متہ (مٹھہ) سیاہ پوش بعد از طواف کعبہ
 بشہر بغداد آمدہ در روزہ منورہ مقدمہ حضرت شیخ الشیوخ العالم شہاب
 الملئ و الشرع والدین مشغول گشت۔ حضرت شیخ الشیوخ اودا فرمودند
 در باطن کہ برو در شہر ہانوز پیش شیخ چو ہر بقیہ نصیب خود گیر۔ چوں اوز

سہ موضع منہج ہی تحصیل اجالہ ملع امر تسریں واقع تھا۔ یہاں کے مالک زبردست بیہوش
 اود ہمارے مرید چلے آتے تھے جو تقسیم پنجاب پر ضلع ستخپورہ میں آکر آباد ہو گئے
 اور پانچ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد اپنے آبائی وطن کو چھوڑا۔

شد۔ شیخ مٹھ سیاه پوش بجانب شہر لہا لوز راہی مشد۔ چوں بحضرت بندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید دست بیعت شد۔ اور ایشان یک اربابین
فرمودند۔ بعد از سیوم روز در نیم شب بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ
مٹھ را از خلوت طلبیدند۔ چوں شیخ پہلے بخدمت ایشان آمد۔ حضرت بندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ فرزندم مٹھ چہ دیدی۔ او عرض کرد کہ
یا شیخ در یہیں حجرہ مشاہدہ کردم۔ بر ہمیں سندے عزیزے را نشستہ دیدم و
در خدمت آن شمارا باب معائنہ کردم و شنیدم کہ روئے بشما کردہ آن بزرگ
فرمود کہ فرزندم چو ہر از یہں خرقہ باب خرقہ برائے مٹھ یہ کہ کار این تمام شد۔
حضرت بندگی قطب العالم فرمود کہ اے مٹھ آن عزیز حضرت خواجہ کوہن احمد
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بود کہ ترا خرقہ عطا فرمود۔ بگیہ این خرقہ
کار تو تمام شد و مزار شیخ مٹھ سیاه پوش در جوار شہر لہا لوز راست بکنارہ دریا
راوی مشہور است۔

بتا کیدر کن الدین مکتانی ارادت سید ابو الخیر

سید ابو الخیر نیت دست بیعت شدن بطرف شہر طتان پیش سجادہ
غوث العالمین بہاؤ الملک والدین شیخ کبیر ابو محمد نوکریار رحمۃ اللہ تعالیٰ
رہی گشت۔ چوں یک منزل نقل کرد۔ اورا در خواب قطب العالم الکوہن
رکن الملک والشرع والدین شیخ ابو الفتح فیض اللہ فرمود کہ باز گرد نصیب
تو پیش فرزندم شیخ چو ہر است۔ ایں عرض نمود کہ یا پیر دستگیر ارادہ من

بیش سجادہ غوث العالم است۔ حضرت شیخ رکن الدین گزنوی در میان دو پہلوئے
 اوزد۔ بہوں سید ابوالخیر بیدار گشت اور میان دو پہلوئے اوزد و برضا است
 آخر الامروزہ بحضرت بندگی شیخ جو طر عظمہ اللہ تعالیٰ نمودہ۔ بجانب شہر لہانور
 راہی شد۔ چوں بخانقاہ ایشان در حجرہ مشغول بودند شیخ مولہ بہ را طلبیدہ
 فرمود کہ برو سید ابوالخیر رحم میر دل ہستادہ است اورا طلبیدہ بیمار کہ
 سفارشش رکن الملتہ والشرع والدین شیخ ابوالفتح فیض اللہ آوردہ است۔
 چوں شیخ مولہ بیرون رفت۔ دید کہ سید ابوالخیر استادہ۔ اندا طلبیدہ
 پیش ایشان آورد۔ وعرض نمود کہ یا شیخ اس حضرت کہ بر زبان مبارک را بندندہ
 کہ سید ابوالخیر سفارشش شیخ رکن الدین ابوالفتح فیض اللہ آوردہ است ایں
 فقیر را روشن نمی شود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ تبسم نمودہ
 فرمود کہ تمامی ماجرا سید ابوالخیر خود بیان خواہد کرد و نشان کہ در دو پہلوئے
 ایں عزیز است۔ من می نامم۔ آخر الامر سید ابوالخیر تمامی ماجرا بیان نمود و
 و بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ دست بیعت شد مرید
 گشت و در موضع پنج ذمیر چند راہ کہ قریب شہر لہانور است سکونت گرفت۔

استغاثہ شیخ خیر الدین کھچی فرستادہ شیخ جلال الدین پانی

شیخ خیر الدین عرف کھچی رحمۃ اللہ تعالیٰ د شعلہ محبت از دل بر غلت
 تمامی خاں فرمان را در راہ دوست تبار نمود و خود را بہ آرائش تفرید بیمار است
 یعنی از خودی خود بر خاست۔ آخر الامر بخدمت قدوة الواصلی حضرت شیخ

جلال الدین پانی پتی بہ نیت دست بیعت شدن رفت۔ حضرت شیخ جلال
فرمود کہ نصیب تو پیش من نیست۔ برو راہ خود بگیر۔ شیخ خیر الدین عرض
نمود کہ یا شیخ الاسلام طیبیہ کہ اثر زحمت از نبض می یابد مقرر است کہ دارو
اکی زحمت ہم دالتہ باشد۔ چون حضرت ایشان فرمودند کہ نصیب تو پیش
من نیست۔ پس بفرا تید کہ نصیب خود از کدام عزیز بگیرم۔ ایشان در مراقبہ
شدند۔ چون سراز مراقبہ برداشتند فرمودند کہ برو پیش شیخ المشائخ شیخ
چوہر سجاولہ نشین سلطان التارکین حمید الملتہ والشرع والدین شیخ حاکم
عارفی الماشئی القریشی الہنکاری زیر کہ نصیب تو پیش اوست۔ چون ایں
میمون خیر سمع شیخ خیر الدین رسید۔ بجانب شہر لما تو نقل منزل نمودند چون
بما نقاہ ایشان رسید ہنوز بخدمت ایشان نرسیدہ بود کہ حضرت بندگی قطب العالم
عظہ اللہ تعالیٰ بہ شیخ جلال را کہ از ظاہان ایشان بود فرمودند کہ برو شیخ
خیر الدین بیرون دروازہ اتادہ است طلبیدہ بیار۔ زیر کہ بسیار مدت است
منتظر او ہوں۔ کہ نصیب خود بگیرد۔ و بعدہ شیخ جلال (گوچر)
بیرون رشتہ شیخ خیر الدین را طلبیدہ و ہمراہ گرفتہ بسخہ مدت حضرت
بندگی قطب العالم عظہ اللہ تعالیٰ مشرف و معزز ساخت و مزار او

۱۔ شیخ خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ شیخ جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ
کے مزار پر حاضر ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ وہ ۶۵ھ میں وفات پا
چکے تھے۔

دروہ پندھی میر شہداد در جوار شہر لہا لوز است۔

استفاقت شاہ ابوالخیر خدمت قطب العالم

یکما از مریدان شیخ ہمتہ مدار (مصلحہ مدار) رحمۃ اللہ علیہ شاہ ابوالخیر بن مسعود
عمر حسینی شاہ باز وقت بود فلما اکثر در عالم سکرے بود۔ یکے از مریدان شیخ مستعد مدار
عرض نمود کہ یا شیخ حیف است کہ ما تہ سید السادات شاہ ابوالخیر عزیز سے اکثر
در عالم سکر مستغرق می باشد۔ اگر ہجو مردے در عالم صحوے بودے۔ بسیار
کسان را از وہرہ می رسیدے۔ حضرت ہدگی شیخ مصلحہ مدار فرمودند کہ ایں را
پیش فرزندم شیخ چوہدر عظمہ اللہ تعالیٰ ببرید کہ از صحبت او در عالم صحو خواہد آمد
و بقیہ نصیب خود نیز از وہی گیسرد۔ آخر الامر شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ
را چند عزیزان بحکم شیخ ہمتہ بخد مت ہدگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آوردند۔

۱۔ برادرم پیر حیدر علی شاہ رئیس قصبہ پندھی شیخ موسیٰ نے اپنے
مضمون میں جو تاریخ جلیلہ کے انگریزی حصہ سے پہلے درج ہے واضح کیا ہے
کہ یہ موضع پندھی شیخ موسیٰ کے قریب واقع تھا۔ اور شیخ خیر الدین رح
کی بیٹی فاطمہ خاتون حضرت شیخ موسیٰ سے بیاہی گئی تھی۔ اپنی
سے ان کے چار بیٹے ہوئے۔ اور یہ کہ شیخ خیر الدین کچی اور شیخ
گھمن کچی کی اولاد کے سینکڑوں گاہوں ہیں۔ جو اولاد شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ
کے حلقہ ارادت میں ہیں۔ (نامی)

۲۔ ملا خطہ جو حاشہ ۲۲

حضرت ایشان گوشش شیخ ابوالخیر گرفتند یہاں محل شاہ ابوالخیر بعالم صحو آمدند۔
و خدمت ایشان از بقیہ نصیب خود میرہ و گشتند۔ بعد از مدتی حضرت ہندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اور الطرف رسول کوٹ کہ واقع امت و بار ساند
کھو کھر سکونت فرمود۔ شیخ ابوالخیر رجہ رفتہ در آں جا ساکن شد و بعد از صحبت
جدگی قلاب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ احوال شاہ ابوالخیر در آں چناں بود کہ گاہے
در عالم سُکرمی رفتندے دگلہ ہے در عالم صحو می آمدندے و مزار شاہ ابوالخیر در
میر و رسول کوٹ معلوم است۔

بیعت کردن شیخ گھمن پچی کہ معترض ہر عابد

روزی شیخ خیر الدین عرف پچی رحمۃ اللہ علیہ کہ از مریدان حضرت ہندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بود۔ در حجرہ خود سرود می شنید۔ ناگاہ در آنجا گذر
شیخ گھمن عرف پچی رحمۃ اللہ تعالیٰ افتاد و او مرد بسیار پرہیزگار و متشرع بود۔
چوں ازین فعل کہ مذموم شریعت است۔ دید از شرم بر خود سحید و ہر شیخ خیر الدین
بسیار زجر و احتساب نمود و گفت کہ ہر گاہ غنا و ثور خدا و رسول حرام کردہ باشد
شما چرا آں بدعت را بر خود لازم داشتہ اید۔ شاید مرشد تو ترا چنین تلقین کردہ است
کہ مذمومات شریعت را پیش گیری۔ و حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
را بے ادبی یاد کرد۔ بعد ازین تذکرہ شیخ گھمن در خانہ خود رفتہ بہ شغل مشغول
نشد اما بہ چہ عبادت می کرد۔ ملاوت و لذت نمی یافت و از شہود محبوب
ماند۔ بعد از چند روز ایں احوال خود پیش عزیز سے عرض نمود۔ آں بزرگ بعد از

تائب شیخ گھمن گفت کہ برو پیش خیر الدین دگناہ خود بیامزاں کہ ترا میں مضرت
 از ہوں چار سیدہ است۔ بعدہ شیخ گھمن پیش خیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ
 آمد و معذرت بسیار کرد و گفت از اں روزے کہ بشما بے ادبی کرد ام۔ شیخ
 حلاوتے حد خود نمی بینم۔ شیخ خیر الدین فرمود کہ زان نکالت ناہموارہ تو
 شاید حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را غیرت رسیدہ باشد زیرا کہ
 براحوال نیک و بد کہ بر طالب ورود می نماید۔ مرشد کامل ناظر و مدعی باشد۔
 فکر نہ از من پیچ غیرتے در وجود نیامدہ است۔ بعدہ شیخ گھمن را شیخ خیر الدین
 بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آورد۔ چوں نظر مبارک ایشان بر شیخ
 گھمن افتاد۔ تبستم کردہ فرمودند کہ طریق فقیر صلیح۔ پس ۔۔۔ ایگانی جنگ نبایدہ
 بعدہ شیخ گھمن بخدمت ایشان بدست بیعت مشرف و معزز گشت و او نیز
 متصل مزار شیخ خیر الدین آسودہ است۔

نوٹ صفحہ ۲۱ :- لے خزینۃ الاصفیاء میں اس نام (شیخ محمد) کے ایک برگ کا ذکر
 صفحہ ۴۴ میں ہے کہ انکو خواجہ حسین الدین اجمیری سے بیعت و حالی حاصل تھی۔
 ۳۳۱ میں فوت ہو کر کاکرون میں دفن ہوئے۔ ۲۲ لے وصول کوٹ کے گھنڈر
 کے قریب ایک قصبہ شاہ کوٹ (متصل سائنگہ) آباد ہے۔ مفصل حالات معذکہ
 شاہ ابوالخیر تاج دین جلیلیہ کے صفحہ ۲۴ تا ۲۷ میں درج ہے۔ ۲۳ لے تھیں جالہ
 میں اسی نام پر موسوم ایک موضع (گھمن خور) تاج دین جلیلیہ کے صفحہ ۲۸ پر
 درج ملاحظہ فرمادین قطب العالم ہے۔ ۲۴ یہ مزار اسی قبرستان میں ہے

سقوط نقابہائے ظلمت از قلب سید علم الدینؒ

روزے بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در راہ می رفتند ناگاہ گل
پلید بر جہان مبارک ایشان افتاد۔ سید علم الدینؒ یکے از مریدان ایشان بود ہمراہ
داشتند۔ اور وہ جامہ راشوئیدہ آورد۔ در ان مجلس حضرت بندگی قطب العالمؒ را وقت
خوش بود۔ ہر زبان مبارک را بلند کہ تو سجاست ظاہری را کہ سجاست من چسپیدہ
بودہ در کردی۔ من از حق خواستہ نقابہائے ظلمت ترا از قلب تو ساقط گردانیدم
اللہ تعالیٰ اور ایکے از واعلان کرد۔ چنانچہ مزار او در قبہ جنبہ یالہ کلساں کہ در
جوار شہر لہذاست (است)

حل اشکال شیخ موسیٰ آہنگر و عطاء سے زمین ہلو

حضرت شیخ موسیٰ آہنگر در مبداء حال مشرف بخدمت شیخ الاولیاء شیخ

بقیہ نوٹ ص ۲۳ :- جو پٹی شیخ موسیٰ (صانع لائبلر) سے جنوب مغرب کی
طرف تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

۱۔ یہ قصبہ ہمارے موضع رتہ پیراں سے دو میل جانب مشرق
ہے۔ اس کے باہر پڑانا مزار ہے۔ جہاں میدہ بھی ہوتا ہے۔ مگر کسی کو
صاحب مزار کا صحیح نام معلوم نہیں۔

شہر المدینہ شیخ یوسف سجادہ نشین حضرت غوث العالم بہاء الملک والشرع والقرین
 شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی رحمہ بود۔ چون ایشان رخت رحلت
 برسند ہمدن محل شیخ موسیٰ آہنگر عرض نمود کہ یا شیخ چند قرائق حقائق
 بخد مت آن عالیجناب حل نہ کردہ شدہ است۔ در باب این کہینہ چہ حکم حضرت
 شیخ شہر المدینہ علیہ الرحمۃ والغفران فرمود کہ ایں بقیہ اشکال بخد مت اودم
 بندگی قطب العالم شیخ چوہدر عظمہ اللہ تعالیٰ خواہد نمود۔ بحکم حضرت شیخ
 شہر المدینہ علیہ الرحمۃ والغفران شیخ موسیٰ آہنگر در طمان بجانب لما نور نقل منزل نمود
 چون در خالقہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید۔ ایشان
 در حجرہ بودند و شیخ موسیٰ آہنگر ہنوز در خدمت ایشان نہ رسیدہ بود کہ بہ خادمے
 فرمودند کہ شیخ موسیٰ را طلبیدہ بسیار کہ من منتظر او بودم کہ بقیہ نصیب خود بگیرد
 آن خادم چوں بیرون رفت تجسس نمود کہ بیچ موسیٰ نام فقیرے کجا آمدہ است
 شیخ موسیٰ آوازے داد کہ من حاضر م۔ آن شخص موسیٰ را بخد مت بندگی قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ آورد۔ آخر الامر شیخ موسیٰ را بخد مت ایشان چند مدت
 قیام نمود۔ از بقیہ نصیب خود بہرہ رلود۔ بعد از فراغ صحبت بندگی قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ اوراد و بیگہ زمین در جوار خود عنایت فرمود۔ شیخ موسیٰ در ہما سجا

لہ اسی عنایت فرمودہ۔ زمین میں شیخ موسیٰ کا عظیم الشان و صدقہ جو خالقہ
 جلیلہ کی جنوبی طرف ہے مصنف (ابا بکر) نے شیخ موسیٰ کے دفن کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ آپ کی سکو
 اگر کے دور میں آپ کی وفات کے بعد ۹۶۲ھ میں فوت ہوئے تھے۔ (تاریخ جلیلہ ص ۲۴۱)

سکونت نمود-

اسرار فقیر بدل تواں فہمید

شیخ المشائخ شیخ اتی راؤ و شیخ الاولیاء شیخ چوہہ جمیٹ بخدمت حضرت
 شیخ المعارفین بندگی شیخ ابراہیم لار رحمۃ اللہ تعالیٰ تحصیل علم ظاہری ہی کر دیند
 روز سر شیخ مظفر و شیخ چوہہ بخدمت شیخ ابراہیم لار عرضداشت نمود کہ یا شیخ
 چوں از خدمت شیخ بدولت علم ظاہری مشرف گشتہ ام بہتر است کہ بدولت
 علم باطنی نیز مشرف گردیم۔ یعنی در خدمت شیخ بیعت آریم۔ حضرت شیخ ابراہیم
 بعد از تامل بسیار بر زبان راندند کہ فرزندم مظفر و چوہہ نصیب شما پیش بندگی
 شیخ چوہہ سجادہ سلطان التارکین حمید الدین حاکم است۔ یکہ از ان میاں عرضداشت
 کہ یا شیخ روزے آنحضرت فرمودہ بودند کہ حیفاً است کہ بندگی قطب العالم
 شیخ چوہہ سجادہ سلطان التارکین روح باشد و در خدمت خود قطب زمان باشد و
 سرود کہ مذکور شد شریعت است روا دارد و بشنود۔ بندگی شیخ ابراہیم فرمود کہ ہر ار
 فقیر بدل تواں فہمیدہ در زبان نمی گنجد۔ آہا برائے تسلی خود چوں در خدمت شیخ
 دست بیعت آید از ایشان این فقیر ہمیں سوال خواہند پرسید پآخرا امر چوں شیخ
 مظفر اتی راؤ و شیخ چوہہ جمیٹ بخدمت حضرت بندگی قطب العالم رسیدند۔
 حضرت شیخ تبسم نمودہ فرمودند کہ عزیزان! متشنز بودیم بیاہید و از نصیب خود
 بہرہ ریاہید و پیش از پرسیدن او شاں جواب آں سوال در ہمیں ربا غی ادا نمودند
 تا بہت کدہ و منارہ دیر الی نشود۔ اتی الی قلندری بسا ماں نشود

تاجت و نار رائہ فہم کیساں یک بندہ حق بحق مسلمان شود
 و مزار شیخ اتی را در کنار دریا و یاہ کہ دیو ایر شہر ہا نواز است بسیار مشہور
 است و شیخ چو بہ متصل ہما نور آسودہ اند۔

نزول بلا بر روزگارِ مشرکاں با نذر سانی شیخ جلال گو جگر

شیخ جلال گو جگر در خدمت آل یکتائے روزگار لیل و نهار بسر می برد۔ روزی
 شیخ جلال از خدمت بندگی قطب العالم عظمۃ اللہ تعالیٰ رخصت شدہ بجانب
 دیہ ماندو گو جگر کہ بنام پدر او بود گذر فرمود۔ آنجا شخصے زانکہ پیرے فوت شدہ
 بود۔ چنانچہ رسم ہندو اں است با دف نہائے اوشاں نوحہ می کردند۔ چون شیخ
 جلال ایں بدعت ناپسندیدہ را مشاہدہ نمود۔ بیک فقیرے کہ ہمراہ داشت اورا
 فرمود کہ ایں دف را پارہ کن۔ چون آل فقیر حسب الحکم آل دف را پارہ کرد و ازیں
 واقعہ مخافاں واقف گشتند۔ شیخ جلال را ایذا رسانیدند۔ چون شیخ جلال
 بہ خدمت بندگی قطب العالم عظمۃ اللہ تعالیٰ (رسید) ایشان بدیدہ باشے باطنی
 دید یافتند و فرمودند کہ فرزندم جلال! از خدائے تعالیٰ خواستہ برو زگار آں
 مشرکاں بلاستے نازل کنانیدہ شد۔ ہمدراں محل بقدرست و خدائے عز و جل
 ہر ستورے کہ در اں مہمہ و ہر جانورے کہ نشستہ و ایستادہ بود۔ بجائے خود
 شل شدہ ماند و نمی توانست برخاستہ یا قدم زرد۔ لاجرم لاجا جمع ہندو اں ہر
 شیخ جلال آمدند و تمامی ماجرا بیان نمودہ۔ بہ الحساح و نزاری ہمیش آمدند و عرض
 لے افسوس ایں ہر دو بزرگوں کے مزارات کا پتہ نہیں لگ سکا۔

نمودند کہ لو بہ قرب خداے تعالیٰ رسیدہ و از نادانستگی از ما فعل این ناپسندیدہ
در حق تو بطور آمدہ است۔ برائے (۴) عند اللہ از گناہان ما در گزر۔ شیخ
جلال فرمود (شیخ جلال فرمود) کہ این غیرت در باب شما از حضرت پیر و سنگیر ہندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نسا در گشتہ است۔ خداے تعالیٰ گواہ کہ از من
ایچ غیرتے بوقوع نیامدہ است۔ اما ما دایمے کہ این گناہ شما حضرت ہندگی
قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در گذرد (از) ایچکس علاج شما نمی تواند بود۔
آخر الامر آن جامعہ عرض نمود کہ از برائے خداے تعالیٰ بوسیلہ خود مارا ہمیش
ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بردہ گناہ مایاں را بہ عضو مبدل گرداں و
ازین عذاب خلاص کنناں۔ بعدہ شیخ جلال پیش ہاں خلاصہ اولیاء رفتہ اتماں
نمود کہ یا شیخ گناہ ازین نامہواران معاف نمایند۔ ایشان برائے خاطر شیخ جلال
از گناہان بے دیتاں در گذشتند و بر زبان مبارک را ندند کہ ہر و تعلیم خود
بہ آن مشرکان بدہ۔ ہر ستورے کہ خواہد رسید و نجات خواہد یافت۔ آن
مشرکان، چنناں کردہ۔ ہمہ جالوزاں نجات یافتند۔ بعدہ چوں وقت شیر
و شیدن برسید۔ بجائے شیر خون را یافتند۔ من بعد باز آن جذب خون را بہ نظر
مطہرہ آوردند چوں نظر مبارک ایشان بر آن خون افتاد۔ چمک خون شیر مصفا

گشت * یک ساعت زہریت اللہ بلا ہور

حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ یکے عاجزہ داشتند۔ آن تلج
المستندات را حوالہ اودر خود شیخ الاولیاء شیخ حامد نمودہ نقل منزل کعبہ شریف

کردند۔ آخر الامر مدینے و اسخا سکونت گرفتند و چند حج نمودند و در شهر مکہ
 دریں حدیثات نبوی می فرمودند۔ آخر الامر عیال و نسبی آمد۔ در آن روز اکثر
 مردمان و دختران و زنان شهر لمانہ جامائے رنگارنگ۔ کرده بخدمت آن
 تاج المستورات آمدند و اورا بیچ جامہ رنگیں بنود۔ تمام سرپا و سر و پا م سفید
 داشت یکے از آن دختران گفت یا بی بی شما بیچ جامہ رنگیں و لقرہ پوشید
 اید۔ آن راجہ زمانہ چشم پر آب کرده فرمودند۔ کہ ما و ہم رحلت نموده است
 و پدرم در سفر است۔ مادرین روز جامہ رنگیں از کہ طلبیم۔ بر محلے کہ ایں سخن
 از زبان بی بی صادر گشت ہماں محظہ ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را
 در دل رقتے پدید گشت۔ در مسجد سے کہ قریب بیت اللہ است درس

۱۲۱۱ھ شیخ حامد بن ابوالفتح کے متعلق جو حضرت قطب العالم کے چچا تھے۔ شیخ
 شہر لمانہ لنگاہ تذکرہ حمیدیہ میں رقمطراز ہیں: "و نیز از فرزند سلطان النارکین
 محمد دم شیخ حاکم شیخ المشائخ شیخ حامد سرمست عاشق دہر بود۔ می آرند کہ بادشاہ
 زمانہ سلطان حسین لنگاہ قلعہ ملک ماچھی کھو کھر سکی بد اقبال کردہ بود و ملک ماچھی
 دست نمی آمد۔ آخر الامر سلطان حسین بخدمت شیخ حامد عرض نمود کہ یا شیخ ملک ماچھی
 از مرید (ان) خاندان حضرت است۔ اگر بفرمودہ شما بمن آمدہ ملاقی شود بہتر است
 شیخ حامد ملک ماچھی را گفتہ فرستادند کہ اگر بر عہد من بہ سلطان حسین لنگاہ آمدہ
 ملاقی شوی بہتر است و قبول نہ کرد۔ حضرت شیخ حامد سرمست بر زبان مبارک را نند
 کہ اگر تو نمی آئی قلعہ تو خواہد آمد۔ ہمدراں محل از قدرت عزوجل آن قلعہ بنیاد و فکر
 سلطان حسین لنگاہ جملہ کرد و ملک ماچھی شہید گشت۔"

مے گفت۔ ازیں جبابہ غاسقہ فرمود۔ کہ یا جامع المتفرقین
 و از قطب شاگردان نائب گشت۔ آغاز یا جامع درین مسجد
 مریداں دشاگردان ایشان شنیدند و ادائے المتفرقین
 در شہر ہمایوں بمقتضیٰ مذکور شد۔ آں داعی و غیرہ عزیزان بحضرت
 اوجہ عصر بندگی قطب العالم شیخ حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ شستہ
 بودند کہ بگوشش خود شنیدند و دیدہ ہائے خود را آں قلعے مبارک
 منور گردانید۔ ہمہ راں سین شستہ دست مبارک خود را
 دراز کردند۔ جید جامہ ہائے رنگا رنگ از غیب پیدا شد۔ یک
 سرو پارنگین ازاں جملہ گرفتند و روایں داعی کرد و فرمودند کہ برو
 پیادہ زادی خود را بہ پوشاک کہ دل او تازه شود۔ بعدہ جہائے کہ
 جمہ ہائے داشتند۔ بہاں جازنہ مسفواں گشتند۔

عمل بہ تسخیر شوہر

فرمودہ در روضہ بی بیان پاکدامن لاہور

حضرت بندگی قطب العالم عظمۃ اللہ تعالیٰ در جمہور کہ تسلسل و تہنہ منوبہ

نوٹ متعلق محفل ۲۰۰۔ لے صاحبزادی کینا حضرت قطب العالم کے زید شہزادیت
 مکہ سے لاہور آئے کے واقعہ کو سیر مراد شاہ نے پیر لچک نے زمین ظلم بیستہ۔ ملا علی ہو
 نامہ مراد مطبوعہ +

دوران سیادت مآب حضرت بی بی حاج علیہ السلام در چوار شهر بہار نور مشغول
بودند۔ دختر دولت خان بودی کہ وزیر سلطان سکندر انار ابد تعالیٰ برادر
آمد و دست بستہ اسنادہ ماند و بدل نیت کرد کہ شوہر ہم دوست نمیدارد۔
یک نگاہ توجہ چنان فرمایند کہ مطیع من شود۔ ایشان تبسم نموده یک شکریزہ
را برداشتہ و این کلمات پنجابی بر زبان راندند۔

دوہڑہ :- ”کنکر تونی شکر جے سائیں بھاو تاکنت گھر آئے“

و فرمودند کہ ایک کنکر در گلوٹے خود نگاہ دار مستحضر تو خواہد شد و باز بر زبان
راندند۔ ہر کہ این کلمات را دریں باب نوشتہ خواہد و اذنا بقیامت موثر۔
خواہد آمد۔ بمجرد بستن شوہر او فرماں بردار او گشت۔

سہ تذکرہ سید یہ مذکور میں بی بی حاج علیہ السلام کے متعلق مذکور ہے کہ آپ حضرت
قطب العالم رحمہ کے جدِ اعلیٰ سلطان حاکم در سلطان بہاؤ الدین کی والدہ بنت
حضرت سید احمد توختہ ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ ”جد و سہ (یعنی جدِ سلطان حاکم)
سلطان السلاطین سلطان قطب الدین و امی کبچ مکران بود۔ و در بہار علی حضرت
سید السادات صاحب العرفان و تحقیق سلطان سید احمد توختہ قدس سرہ العزیز تشریف
ارزانی در مکران فرمودند از جدہ تریذ و دختر خود باسم بی بی حاج برائے شہزادہ سلطان بہاؤ الدین
نسبت فرمودند“ آگے حضرت توختہ در کاشمیرہ نسبت دیل ہے کہ آپ امام زمن اعاہدین کے
فرزند امام علی اصغر کی اولاد سے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ توختہ در ترکہ استادہ را گوشتہ۔ یہ خطاب
آپ کو اپنے مرشد سے ان کی خدمت میں شب بھر کھڑا رہنے سے ملا تھا۔

بے تقدیر اللہ تعالیٰ ہیچ خیر و شر نہی رسد

۔ وزے ایں داعی کافہ اہل اسلام۔ دولت پاپوس حاصل شدہ بود و نیز
چند اکابران بخدمت او بودند۔ ہمدراں اثنایک حکیمے آمد و بیان کردند گرفت کہ اگر
کے فلاں عارضہ داشتہ باشد و فلاں چیز کہ مخالف است بخورد۔ البتہ ہلاک
شود۔ و اگر شخصے فلاں رحمت داشتہ باشد و عکس آں فلاں چیز بکار برد بے شک
بمیرد۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم بر زبان مبارک راند کہ بے تقدیر
اللہ تعالیٰ ہیچ خیر و شر نہی رسد و شخصے را بنام ناکد دیو عرف جواہر کنا رۃ
دریا لہا و الی سگ دیوانہ گزیدہ بود چنانچہ در حیات او ہیچ نماندہ بود۔ ہمدراں
اٹنا اورا بخدمت حضرت ایشاں آوردند۔ ہماں زماں حکیم عرصہ افت کہ یا
شیخ اگر جامہ نبلہ یہ آب ترک کردہ بریں بیند از نہ میں جا ایں شخصے جان را بحق
تسلیم کند تا حضرت ایشاں بر زبان مبارک راند کہ بگیریں چادر نیلہ را بہ آب
تر کردہ بیند از نہ میں مشاہد ہائے حق کہ بے تقدیر او ہیچ مضرت بایں نخواہد
رسید۔ زود آں حکیم آں جامہ را ترک کردہ برو بیند اخت۔ ہماں محل اللہ تعالیٰ
اور اشغلے مطلق داد۔ آں یکم حیران شدہ ازہ سلک مریدان ایشاں گشت +

پیشگوئی ویرانی عمارت افغاناں

شخصے بخدمت بندگی قطب اعظم اللہ تعالیٰ بیان نمود کہ غازی خان
بودی متعلقات حضرت نیک: ال عظیم (ربنا) فرمودہ است بندگی ایشاں تبسم

نمودہ فرمودہ کہ ازیں خبرندارو کہ ایں تال فسادِ خانہ عالم و حرکتِ مخلوقات
 خوابِ گشت۔ آخر الامر ایں سخن را کسے بسبح غازی خاں رسانید کہ روزے
 حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ از زبان مبارک چنان
 فرمودند۔ غازی خاں مضطرب گشتہ بخدمت ایشان آمدہ عرض نمود یا شیخ
 عجب است کہ در باب ایں تال ایں جنیں سخن از زبان مبارک صادر شدہ
 است۔ زیرا کہ روضہ منورہ خود را ہم قریب ہمیں جا قرار دادہ اند۔
 ایشان فرمودند۔ مانہ چنان معلوم می شود کہ بغیر از مزار من اکثر قبرستان
 کہ در جو ارمین خواہد بود زیر آبادانی خواہد آمد۔ آخر الامر چند مدت نہ گذشتہ
 بود کہ از قدرت رب العزت تمامی ملک و سلطنت پ سلطان بابر رسید
 او اکثر عمارت ہائے سلطان و سلاطین سکندر انار اید بر ماندہ را
 دیران ساخت و تال غازی خاں را تلف نمودہ مدین جا آبادانی عوام اناس
 فرمود۔ عرض کہ بیچ نشان عمارت ہائے افغاناں را نگذاشت۔

حاضرئ شہر شاہ سوری بخانقاہ جلیہ

روزے سلطان سکندر انار اید بر ماندہ در خدمت او دولت
 نودی و دیگر اکابران پیش بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نامہ نشست
 بعد از دیسے حسن افغان عرف سور کہ از نوکران سلطان بود۔ پس خود
 را برائے مرید کردن آورد۔ چون نظر ایشان بر و افتاد۔ بخلاف عادت
 او را بالائے مسند سلطان نشاندند۔ حاضران مجلس متعجب ماندند و در

قلب سلطان غیرت ورود نمود۔ دولت خاں کہ انخص وزیر سلطان
 بود۔ بفرست در یافت که خاطر بادشاه لال و زیدہ است دولت خا
 بنجد مت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ عرض نمود کہ با خلاصہ اولیا
 اللہ تعالیٰ در عوام و خواص فرقی نہادہ است۔ پس مردان خدا را
 نیز درین فرق کردن لازم است۔ چہ یعنی کہ برمسند سلطان کر ظل اللہ
 تعالیٰ است ہر کس را نشانن از آداب بادشاہ و دراست و نیز
 خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ گرامی دارید خلیفہ عصر
 کہ او جانشین من است۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 بر زبان مبارک راندہ ہر فعلی کہ از فقیراں صادر می شود بے معنی نباشد
 زیرا کہ چون دولت سلطنت نہ شایاں خواہد رفت و بدگیراں خواہد
 رسید۔ ہمیں کودک کہ می بینی کہ اں خصماں را ہزیمت دادہ والہی ملک
 خواہد شد و نامش مشہور بشیر شاہ خواہد گشت و رسم افغاناں روشن
 خواہد ساخت و بیشتر نام شیر شاہ فرید بود۔ و ایں بیت بر زبان مبارک نرزد
 فرد قادیقت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی
 ہرگز اے را بہ بخشی سلطنت سلطان کنی

آخر الامر بعد از مدتی سلطان السلاطین سکندر انار اللہ برمانہ از دار القضا
 بدایت قرار حلت نمود۔ سلطان ابراہیم کہ از کلاں ترین پسران سکندر بود باو شاہی
 باو مقرر شد۔ بعد از چار دہم سال پس از دولت خاں لودی حرام مسکی نمودہ
 باہر بادشاہ راہر سلطان ابراہیم آوردہ و در شہر پانی پت ہر دو بادشاہاں مقابلہ

آوردند۔ قضا را سلطان ابراہیم شریف شہادت چشید و تمامی مملکت ہر سلطان
بابر مقرر گشت۔ چون اور خست از دنیا برداشت۔ سلطان ہمایوں والی
ملک گشت۔ ہمدراں محل شیر شاہ جمعے عظیم منودہ۔ با سلطان ہمایوں و مصاف
مقابلہ شد۔ اورا ہزیمت داد۔ والی کشور گشت و قرار داد کہ تا زمانے کہ آستان
بوسی حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ انکرم و زمین کہ برائے لشکر
آنحضرت معین است فرمان ادا اضافہ کردہ برو مہرنہ غائم۔ ہرگز در کایدینا
مشغول نشوم۔ ہمنان کرد۔ چون برو غنہ مقدسہ ایشان رسید ہمدراں زادہ
ایشان و فرزندم شیخ جلال بن شیخ فرید حاضر بود۔ فرمان لشکر خانقاہ
و دیگر فرمان بنام شیخ جلال بطریق انعام نوشتہ داد۔ بعدہ بچہز ہائے دیگر
مشغول شد۔

غیرتِ اسلامی شیخ جمال مریدِ قطب العالم

یکے از مریدان ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ جمال برائے سودا

۱۵۸۵ء تا ۱۶۰۱ء
۱۵۸۵ء سے ۱۶۰۱ء تک ہر
حکومت کے اور شیر شاہ ہمایوں کو (جو بابر کی وفات کے بعد ۱۵۸۵ء میں سریر آرا ہوا تھا)
۱۵۸۵ء میں شکست دیکر بادشاہ بنا۔ لہذا اسکا درگاہ قطب العالم پر حاضر ہوا ان کی
وفات کے ۳۷ برس بعد ثابت ہوتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد مولف تذکرہ
قطبہ اگرہ میں فوت ہو گئے ہونگے۔ کیونکہ شیر شاہ کی حکومت کے واقعات اسہول بیان نہیں
کئے (نامی)

گرفتار پیش بقال رفت و او بدیگرے مشغول بود۔ چوں از وفارغ گشت
و نوبت شیخ جمال رسید باز آں بقال بدیگرے مشغول گشت۔ شیخ بر زبان
را ند کہ اسے بندہ خدا نوبت بمن رسیده است۔ بدیگرے چرا سودای دی
از مان یلبید آں ہندوئے بحضرت جل و علی چیزے ناگفتنی صادق شد
شیخ چوں بشنید تاب نکشید۔ مشتے ہراں زدو بہاں ضرب بقال رخت
خود بچشم سپرد۔ و ہندو اں شیخ را گرفتہ پیش حلقے بردند۔ چوں ایں خبر
بہ حضرت بندگی قطب العوالم عظمہ نقاے رسید۔ از حجرہ مفدسہ رد باں
جماعت آوردند۔ چوں بایں محکمہ رسیدند وزجرے کہ بر شیخ جمال می رفت
دیدند۔ تمامی مردماں حضرت ایشان را بصورت جمال یافتند و جمال را بصورت
او۔ جمال گزاشتند و دوسے بایشان گماشتند۔ آخر الامر کشیدہ بندگی
ایشان را پیش حاکم بردند۔ و در اں دہر حکومت شادی خاں کا کر را مقدر
بود۔ او ہم اخلاص و ارادت بایشان داشت۔ و لے نیز بندگی قطب العوالم
عظمہ المد را شناخت و بصورت جمال فقیر یافت۔ پر سید مانند تو کہ از
مریای خاص حضرت بندگی قطب العوالم عظمہ نقاے ہاشمی و آدمی را رنجانی
بلکہ جہ جائے رنجانیدن است کہ بقتل رسانی۔ حضرت ایشان فرمودند کہ
من کشتہ ام۔ فاما آدمی را کشتہ ام۔ ہندو اں آں میت را ہمراہ خود کشتہ
آوردند۔ چوں جامہ از بالاسے او دور کردند۔ دیدند کہ سگب مردہ بر چہار پائی
اقتادہ۔ شادی خاں و جماعہ نظارہ کنان متحیر گشتند۔ بعدہ شادی خاں
آں جماعہ بقالاں را بستہ و زجر کردہ پیش بندگی قطب العوالم عظمہ المد

تعالیٰ فرستادہ خود نیز ہمراہ شد برائے معذرت کہ بفقیر ایشان آزار کشاکش
 رسیدہ بود۔ چوں بخانقاہ و مطہرہ ایشان رسید دید کہ بندگی قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ در حجرہ اند۔ و ایں کہ ہمراہ می آمد۔ بصورت جمال (بہ چشم
 ایشان بود۔ چوں نزدیک آمد غائب شدہ بحضرت بندگی قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ پیوست و محو گشت۔ و آن جمال فقیر در خانقاہ بکار سے
 مشغول است۔ شادی خاں مستحیر و منفعل گشت۔ دست بستہ استادہ ماند
 ایشان تبسم نموده شادی خاں را رخصت کردند و فرمودند کہ جامع ہندواں
 را خلاص نیز کنید۔

بے حجاب مشاہدہ بیت اللہ وقت بنیاد نہادون مسجد جامع

در لاہور

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در دن حصار قدیم شہر
 لہا نور مسجد جامع (بنا) فرمودند۔ چوں بنیادش طیار شد۔ ہمدراں محفل
 نختہ سخن در عابدان و زاہدان یافتہ و سیکے (از) علماء بخدمت ایشان
 عرض نمود کہ یا شیخ شریف عابد سے بعالم درویشان آنحضرت چنان حسب
 ہمت ہم ہست کہ گاہے بے وضو مشاہدہ نہ کردہ باشد و بے طہارت
 نام ذوالجلال بر زبان نہ راندہ باشد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ
 اللہ تعالیٰ فرمودند کہ کارخانہ باری تعالیٰ معمور است و باز عرض کرد

شیخ مامردم کہ دیدہ باطن نذریم۔ مایاں را این چنین عزیز سے روشن نمی شود
 و ایشان تبسم مودہ فرمودند کہ بروید دولت خاں بودی را طلبیدہ بیارید چوں
 اورا آفودند بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بر زبان مبارک راند کہ این
 شخصے گاہے بے بہارت میج کاسے بوقوع نیامده است۔ بعدہ فرمودند
 کہ دولت خاں در بناء مسجد آلا تو خشت بند۔ چوں اورفت چہ مشاہدہ
 نماید کہ برائے تحقیق بیت اللہ تعالیٰ خلافت در میان قوم افتاده است۔
 چوں از مباحثہ و دلائل خوفا در گزشت۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
 تعالیٰ تشریف بیروں فرمودند۔ پرسیدند کہ این شور چیست۔ شخصے
 عرض کرد کہ علماء زمانہ برائے تحقیق کعبہ شریفہ بحث در میان بنادہ اند۔
 ایشان فرمودند کہ اے عزیزان شما تمامی جامعہ رو بہ حضرت بیت اللہ آرید
 کہ اللہ تعالیٰ نقاب از چشم شما بردارد۔ چوں تمامی جماعہ رو بہ کعبہ
 آوردند بے حجاب مشاہدہ بیت اللہ کردند۔

خود غلہ سائیدن قوت خود متیاساختن

حضرت ہمگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بکسب قوت خود متیاساختن
 می ساختند و طعام از خانہ ہر یک کم می خوردند۔ بلکہ اگر غلہ ہم بر میدے
 خود می سائیدند۔ بدگر محنت نمی فرمودند۔ روزے حضرت بندگی قطب
 العالم عظمہ اللہ تعالیٰ و زوجہ ایشان سلطان زادی ہر دو غلہ سائیدند
 ناگاہ برخلاف عادت سلطان و اوزین سلطان سکند پویش عمہ خود آمد۔

چوں اور امح حضرت ایشان بایں اتفاق متفق دید۔ و در دل توس غیرت
گروانیده در فتنه ماجرا و پیش بابک شاه که برادر سلطان السلاطین سلطان
مسکندر بود، گفت۔ از آنجا که فر سلطنت بود۔ اورا نیز شعله غیرت از
دل بر قاست و بگفت پیا شیخ را بطرز یکشم و از قسم ایں تنگنا ناموس
خود را پاک کنم۔ چنانچه گفته اند۔ مصرع

دو دل یک شود بشکند کوه را

بعده بریں اتفاق کردند که بخانه شیخ رفته اورا در سر بقتل رسانیده بیائیم
آخر الامر بسا مان شده خود را بخانقاه حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ الد
تعلی رسانیدند۔ چوں شیخ را در حجرہ نہ دیدند۔ پنہاں پنہاں ہر دو طرف
دویدند۔ بعدہ لاچار بہتر از چلہ حیلہ خود را در خانہ حضرت قطب العالم
عظمہ الد تعالی رسانیدند و از ہر طرف تھمین و زیدند۔ آخر الامر دیک
صفہ دیدند کہ ہر عفو ایشان جدا جدا افتادہ است۔ و از ہر یک عضو ذکر
مھوی آید۔ حیران و پریشان مشدہ باز گشتند۔ چوں بخانہ دیگر رسید
رسیدند۔ چہ مشاہدہ نمایند کہ ایشان نمازی گذارند۔ و بریں جا تعجب و
تعجب داؤد شاہ و بابک شاہ را روسے داد۔ ترسیدند و برگردیدند چوں
بالوین دیگر رسیدند دیدند۔ حضرت ایشان و سلطان زاوی ہر دو غلہ
گندمی سائیدند۔ داؤد شاہ را و بابک شاہ را محال دم زدن مانند
دست بستہ استادہ مانند۔ چوں نظر مبارک حضرت ایشان برداؤد شاہ
و بابک شاہ افتاد تبسم نمودند و فرمودند۔ کشتیلے غرق عشق را کے

چہ کند وایں بیت بر زبان مبارک رانند - بیت -
 کشتگان خنجر تسلیم را !
 ہر زماں از غیب جانے دیگر است

کتختانی صاحب تذکرہ قطبیت بدختر سلطان بابک شاہ

ہذا چوں ایں فقیر داعی کا ف اہل اسلام برائے حقیقی حضرت بندگی قطب عالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ بود و نیز خلافت و حرقت ظاہری و باطنی از دشال داشت -
 بعد ایں تذکرہ سلطان بابک شاہ (بابک شاہ) خواست کہ دختر خود بایں
 داعی زنی دیداتا بایں فقیر بد در طہ آزادی و تجرید بود پانہدی را قبول نمی کرد
 چنانچہ بزرگے گفتہ - رباعی -

مجروری بحقیقت عظیم سلطنت است برہم خلق تن آزاده خویش بند مساز
 برائے یک دم شہوت کہ خاک برآورد اسیر دن توالت شد میالہستے دواز
 چوں ایں خیر سوس بندگی حضرت قطب عالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید فرمودند کہ فرزندم
 اباجیکہ آزادی دل است اندادون اللہ نہ آزادی تن - بیت -

و بدین ظہرت دل را از غیر دست خالی کن

کہ سلطان مدد دلی با مید خیل و ختم بیرون

برو آن سنت آل سرور علیہ اسلام بجا آرد - نہ بینی کہ در آب جاری اگر کسے نظر کند از
 بترادی از مجرب مانند اگر در آجہ بندش کشند بقرار آید روز خود را مشاہد می توان کرد
 پس معنی از ایں یک سکین ظاہری خود پیدا می شود - چوں ایں گفتار گر ہر بار

از زبان مبارک حضرت بندگی قطب العالم عظم الله تعالی صاور گشت این فقیر
لاچار آل که خدائی را قبول کرد و سنت بهتر عالم علیه السلام بجا آورد -

خوشخبری بوالدہ ملک شرق صوبہ دار پنجاب

روزے زوجہ دولت خان بخدمت بندگی قطب العالم عظم الله تعالی
پیر خود آورد و عرض نمود که یا شیخ من زوجه ملک فہیم چہاں بودم - چوں اورا
در جنگ کشتہ شد و دولت خان مارا مسلمان ساخته در عقد آورد - از ملک فہیم
فرزندے دارم بنام ملک شرق - اورا بخدمت آنحضرت برائے مرید کردن
آوردہ ام - و باز عرض کرد کہ یا سلطان اولیاء مارا از بنائے افغاناں می‌کشند
و نامم کا کر تہادہ اند - زیرا کہ از قبائل خود جدا افتادہ ام و از جنس خود دور -
حضرت ایضاً فرمودند کہ اگر در زبان ہندوی کوزہ رومی گویند و کوزہ مالذ آب پرمی
کنند - ہچنانچہ تو ازین پیر خود پڑ و بنر خواہی شد -
بعد ازاں ملک شرق را اللہ تعالیٰ از مقربان سلطان سکندر کرد و صاحب
صوبہ پنجاب گشت -

کشائش اطعام شیخ مولہ

روزے حضرت قطب العالم عظم الله تعالی بجانب دیہ تیرہ بزرگ کرد
تجوید شیر لیا از راست تشریف از زانی فرمودہ بودند و چہار صد فقیر ہمراہ داشتند
ہمدہاں روز در خانہ قدوۃ الراصلین شیخ مولہ شادی برد - چوں خبر آمد

حضرت ایٹاں سمیع شیخ الشیخ شیخ مولہ رسیدہ برخواست دیشوا آمدہ غرض نورد کہ
یا شیخ شادی کہ در خانہ وارم ازال سبب طعام دو صد کس طیار کروہ شدہ است
اگر حکم شود برائے فقیراں آنحضرت میں طعام آدریم و برائے خویشاں و مہاناں دیگر
طیار نمایم۔ ایٹاں بر زبان مبارک را اندا آں جملہ طعام پیش من بیار۔ چوں آورو
و نظر مبارک ایٹاں بر اں طعام افتاد بعدہ فرمودند کہ ایں طعام ما برائے ہمسایاں
و فقیراں وغیرہ ازالانی دہ۔ بحکم اللہ تعالیٰ آں جہاں برکت بر اں طعام مزید گشت
کہ ہمہ کس خلدند و مہمور شدند و آں طعام ہمنجاں ثابت ماند۔

شادی و خیر رائے بھو ابھی پیر حضرت قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم غفر اللہ تعالیٰ کے کہہ رائے نسبت بہاؤ الدین کہ پیر
ایٹاں بود کہ پیر رائے بھو ابھی فرستاد و چوں خبر سمیع رائے بھو رسید ہادیج
لغات نکرد و خاموش ماند۔ چوں شب شد حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ادرا در خواب فرمودند کہ فرزندم چو ہڑ برائے نسبت پیر خود کس ما پیش تو فرستادہ
است تو خواب با صواب تکلفی۔ برد و لاسا آں کردہ و دختر خود را برائے پیر فرزندم
چو ہڑ برائی دہ و مدتہ بخدمت او قیام نما و وقایع حقیقت از دہم کن۔ چوں رائے
بھو عرف بھو از خواب بیدار گشت خود بخدمت حضرت بندگی قطب العالم غفر اللہ تعالیٰ
آمدہ دست بعبیت شدہ مرید گشت و دختر خود را بشیخ بہاؤ الدین برائی داد۔

شفار آب کوڑہ قطب العالمؒ

حضرت بندگی قطب العالم غفر اللہ تعالیٰ کے کہہ رائے سمیع شدہ بود۔ آخر الامر

بعضے مرید ال ایساں رائے گہن عرف ملود ہرہ حکیمے بود مسیحائے زمان اورا
اندزدند۔ اور زنجبیل خشک و چرانتہ و قرقفل و زنجبیل تر و بنہ و رترہ۔ شوت یا
تریرہ۔ یک قسم انگور کز ابریک ہم گریدہ۔ نامی (دارد شربتے کردہ گفت ایساں را
نوشانید۔ چول طیار کردہ سنجست ایساں بردند حضرت نجدی طلب العالم عظیم اللہ تبارک
ویدند و پرسیدند کہ میں دارد برائے چہ آور وید۔ آل حکیم عرض نمود کہ یا شیخ میں شربت
بکار برید کہ کف را دور خواہم کرد۔ و نافع خواہم آمد۔ حضرت طلب العالم عظیم اللہ تبارک
بقسم نمودہ فرمودند کہ در سینیہ عاشقان ہرگز کف جائے می گیرد۔ زیرا کہ عشق آتشے
است ہر جا کہ رود بسوزد و برنگ خود کندہ برخاستند (برخاستند) ہماں زمان
حضرت ایساں را شفاء مطلق گشت۔ بعدہ فرمودند کہ گبیر میں آب کوزہ را بہر جا کہ الہی
داد چنان اندرون اواز کف و غیرہ مصفا خواہد شد۔ میں حکیم بفرمودہ آنحضرت بستہ گی
طلب العالم عظیم اللہ تبارک آب آل کوزہ برداشت۔ اناں مار بہر مریض کہ می داد شفاء
مطلق حاصل می گشت۔

پاک شدن زمین از حنات بہ برکت اقامت حضرت طلب العالم

حضرت نجدی طلب العالم عظیم اللہ تبارک از ملک سیلان سیاحتی نمودہ بطرف
شہر لہانور رو نہادند۔ چوں بقرب شہر نہ کہ رسیدند سلطان سلیمان سیاحتی نمودہ بطرف
اناد اللہ برآمد کہ والئی شہر نہ کہ بود۔ فرمود کہ تمامی امرا و حکام پیشوا بہ حضرت شیخ
روند۔ آنرا امر ہر ہم پیشا رفتند۔ چوں نجدی شیخ در شہر لہانور رسید یکے از مقربان
بادشاہ بلم سید خان (نمنانی (زعمانی)) با حضرت ایساں خصوصت می کرد و در سے

بہرمن سلطان رسانید کہ بادشاہ روئے زمین دریں شہر یک بقعہ زمین ویراں است
کہ در آنجا آبادائی دیوانی است کہ از هر شش مردمان شہر حیران است (اندہ) اگر بندگی
شیخ بائے سکونت خود در آنجا فرماید و در فیت کہ حضرت عزت ساکنان شہر را انان
فرز ملا می نماید۔ چوں این سخن مبع حضرت شیخ عظمہ اللہ تعالیٰ وید بر زبان
مبارک راندند کہ بر وید فرود در آنجا جہرہ بائے و در ویشاں ماست نمائید۔ از ہماں حسین
آل زمین کہ بیت الجمن است ویراں گزارشتہ خواہند رفت۔ چوں در آنجا خانہا طیار
نمودہ ہیچ آثار عالم طیب نیافتند۔ و اما مال خانہا بئے فرزند ابن حضرت ایشان
در آن جا است۔

آرامش ولایت قطب العالم از سید خان

روزے سید خان عرف زحانی کہ از مقربان سلطان بود در ولایت
کردہ خدمت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ آمد کہ در ولایت فتح پیچ شکتے
نیت مارا یعنی گوسفند بخوراند۔ ہمدواں حسین یک افغان مقدادی تختی پختہ و یک
گوسفند بفر حضرت بندگی قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ آورد۔ ایشان تبسم نمودہ فرمودند

لہ یہ جگہ دینی ہوگی جس کے متعلق مرلونا مراد یعنی مطلوبہ امور رسالہ دہی میں کہ گئے ہیں

مکہ جہ آباد اجداد سے حفاظت میں ہے اپنی اساتذہ سے

گزر چک ہاںک سند میں چچا نام دے چاہ کھادی ہے مشہور عام

اور نیل لاج میگزین ۱۱ نومبر ۱۹۲۱ء میں بتایا گیا ہے کہ گزر چک ہاںک کی وصت سید سٹھ

سے دروازہ کھسالی کی تفصیل اور شاہ برج تک تھی۔

کہ این سخن را پیش سید خاں بنیہ بسیار شائق است۔ آن اتفاق مآکون رود بود
یکے از خادمان بندگی قطب العالم عظم الشہ قائلے گفت کہ این سخن بسیار لذیذ است
از کجا خزیدہ آورده۔ او گفت۔ دو گوسفند نظر مبارک بندگی قطب العالم عظم الشہ قائلے
آورده بودم۔ چوں بر پل بھائی والی رسیدیم قضا۔ پائے یکے گوسفند شکست
من تنہا بردم۔ متوانستم برداشت۔ لاچار او را ملائی کردہ۔ وینمی نہتہ خدمت آدم

مستخرج محبت گرہ

شے بندگی قطب العالم عظم الشہ قائلے بر سر گرہ چراغ ہنارہ ملائہ کتابے می
کردند۔ ہمرداں محل یکے اتفاق خدمت ایشان آمد۔ دید کہ بر سر گرہ چراغ ہنارہ
اند و ملائہ کتابے می کنند متعجب شدہ برگشت و یک موش گرفتہ آمد و پیش آن گرہ
گذاشت۔ گرہ ہرگز از آنہا نہ جنبید و نظر میل بطرف موش نکرد۔ حضرت قطب العالم
مبسم نمودہ فرمودند کہ این گرہ بھمت دل نشسته است آموختہ محبت کہ بر غایت
موش را بگیرد و این بر زبان مبارک رانند۔ فرد

خلل پذیر بود ہر بسا کہ می بینی
مگر بنائے محبت کہ خالی از خلل است

بر آمدن کودک غرق

یکے از متفقہ ابن حضرت ایشان بطرف دیارائے غل رفتہ بود۔ قضا را
دسے را آب فرد بود و غرق کرد۔ چوں این خبر ہوناک بسیم دادہ آن رسید

اے مودت گر باں کُناں بہ بندگی قلب العالم عظم اللہ تعالیٰ آمدہ الحاج وزاری کر
وہاجرا بہ اندوہناک عرض نمود۔ ایشان کا قلب سے نوشتہ باد دادند و فرمودند کہ
جائے کہ پسر ترا آب غرق کردہ است میں کا قذما جہاں با اندازہ ادبچناں کرد
جائے کہ پسر او غرق شدہ بود از آب جا قدرت حضرت ذوالجلال اے کر دیک خندہ
کناں بیرون آمد۔

بکرامت حضرت قطب العالم لکرمع فرزند ان نوشیاں ہر یک گشت
روز حضرت بندگی قلب العالم عظم اللہ تعالیٰ بالائے کرہ ساچھد کہ در بار ساند
است مشغول بودند و خدمت ایشان شیخ مولہ تجار و شیخ مر سے آہنگر و شیخ
مٹھہ سیاہ پریش و شیخ جلال و شیخ یونس حاضر بودند و ایں داعی کا فہ اسلام مانہ
دولت پالوس حاصل شدہ بود۔ تاگاہ وقت شام چند فقرا و آل بہان ایشان
آمدند و آل کوہ درویشانہ بود۔ بیچ دیہہ قریب نہاشت۔ ماجملہ یاران حیران
شدیم کہ نہانان را اکل و شرب از کجا ہیا خواہ شد زیرا کہ وقت ناوقت امت
و جائے درویشانہ است۔ بیچ دیہہ قریب نہاد۔ دیس حیران بودیم کہ حضرت
بندگی قلب العالم عظم اللہ تعالیٰ تبسم نمودہ فرمودہ کہ پدید پائین جوار کوہ آہو
استادہ است۔ اورا آوردہ حلال نمائید و لازم اورا ماتند و عمن وغیرہ باشند
اورا از زیر سنگ لالہ گیریید و بجائے فقرا طعام طیار نمائید۔ یکے از عزیزان بردن
کھوکھ پائین کوہ رفت۔ چوں قصد گرفتن او کرد۔ آہو بطولع و رغبت خود پیش
آمد و او را تکبیر رساندند و ہر چہ سوا از او در کار بود انہ پائین آل سنگ گرفتند۔

چوں طعام بپا شد۔ اندانی فقر داشتند۔ یکے از مریدان ایشان مکر نام عرف
 سیدال (بہیدال) برائے آزمائش ولایت شیخ آل سنگ را پنهان برداشتہ
 دید کہ شہاد دریں جاذبہ کردہ باشند۔ ہر چند حجت بیحیانت۔ مخمل شدہ برشت
 چوں از جابر ابر بندگی قلب العالم عظم اللہ تعالیٰ آمد۔ ایشان تبسم نمودہ فرمودند
 کہ دوستان اور اختانہ اہمہ جاہلیا است پس بروہاں ذخیرہ کردن لازم نیست کہ در
 خیال محال تو گزشتہ بود۔ بعدہ اگر سیدال (بہیدال) پشیمان شدہ مناسب گشت
 و تمام فرزندان و خویشاں را آوردہ مرید کرد۔

خاک را بنظر کیسا کنند

فقیرے کیسا گرے از بندہ ستان در قاعہ بندگی قلب العالم عظم اللہ تعالیٰ
 سکونت گرفت در قاعہ ایشان ہر روز فی سبیل اللہ طعام ہزار کس طیار می شد
 دی دادند۔ چوں آن فقیر اس تصرف دید از حضرت ایشان پوچید کہ این تصرف
 از راستی است یا دکان گری۔ ایشان از زبان مبارک را نذرند کہ راستی
 صفت حق است و ما مردم فقیر ایم۔ اگر غایت الہی شود می تواند کہ کذب را راستی
 گرواند۔ بعدہ آل فقیر مقداد سے بس آوردہ و بوزن یک سترج اکیرے درو انداخت
 آل میں ملا گشت۔ مین بعد حضرت ایشان فرمودند کہ برو زوختہ بیار۔ اد عرض نمود
 کہ نمی توانم زوخت۔ بدیگرے حکم شود۔ حضرت نیدگی قلب العالم تبسم نمودہ فرمود
 کہ پس ہیں میں تو کذب راست۔ بعد اں محل بجانب تودہ خاک نظر کرد و بدقت
 غزہ اسمہ آل ہم ملا گشت۔ فرد

آنان کہ خاکسار بنظر کمیاب کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمتے بسا کنند

بعد اُن فقیر از ملک مریدان حضرت ایشان گشت.

مہیا شدن سامان خورد و نوش از پاشین شہر

حضرت بندگی قلب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ از سیر کوستان جمعی آمدند و بخدمت
ایشان شیخ جلال گوجر شیخ موسیٰ آہنگر و ملک مردانہ کھوکھر دوائے بھویا بھیجی و
ایں داعی کا تہ اہل اسلام حاضر ہوئے۔ چون پیہہ سانچہ رسیدند درخانہ یک
مرید سے سکونت گرفتند۔ ہمدان محل ابھی پیدا نہ ہوا ان باریدن گرفت کہ
چنانکہ کثرت آب از درگزرشت۔ ہاں مردانہ ملک بھلی خان کھوکھر دھک پر یا کھوکھر
ہمیان یشاں گشتند۔ چون شب شد بختس کردند۔ دران دیہہ برائے اکل
و مشرب چیزے پیدا نہ و از غلبہ مایہی بدیہ دیگر ترالت رشت کہ سودا بیارو۔
یاراں لاچار عرض بخدمت بندگی قلب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ رسانیدند کہ ہمانان
عرسہ اند۔ از کثرت آب بھیج کس برائے سودا نمی تواند کہ پیادہ یا دالی بھوٹ
نہند۔ بعد بندگی ایشان فرمودند کہ بودید از زیر نفل درخت ہرچہ دھکار باشد
بیارید۔ ہم چنان کردند۔ ہرچہ دھکار بود از پاشین آئی درخت آوردند۔ کچے از
دھکاراں ملک بھلی خاں کھوکھر خواست کہ از زیر آں درخت چیزے بیارو۔ آنوالہر
آں جابرقہ یک را بن گرسند خواست کہ بردارو۔ ہر چند زور کرد نتوانست برداشت
نامید شد۔ برگشتہ آمد۔ چون نظر حضرت ایشان برد افتاد بستم نمودہ فرمودند کہ

دیوہ از مقدر کہے نمی تواند برداشت۔

مردانہ لصدق نیت و دین و نیامردانہ شد

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نے ہر خطہ کوٹ کر دے کہ در
جوار شہر لہا نور است بنائے مسجد فرمودند۔ اکثر مردان برائے مزدوری
می آمدند۔ وہاں کے ملک مردانہ نام کھو کھر نیز می آمد۔ چوں وقت مزدوری
می شد اور برسوم دیگران نمی گرفت و اکثر در روز صائم می بود و بہ اعتقاد
دل کاری کرد۔ این خبر بسمع حضرت ایشان رسید کہ شخصے برائے محنت
عمارت می آید۔ اکثر در یوم صائم می باشد و بہ اعتقاد کاری کند و مزدوری
نمی گیرد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ اورا پیشین من آرید۔ چوں اورا بردند۔
آنحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نے ہر زبان مبارک را ندند کہ نام
تو چیست۔ او عرض نمود مردانہ می گویند۔ حضرت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ از حق تعالیٰ خواستہ تیرا در دین و دنیا مردانہ کنانید
شد۔ برو بر فلاں بلندی دی ہے بہ بند و نام آں دیہہ مردانہ نہ بود آں جا

۱۔ موضع مردانہ شاہدہ ناروہ ال ریلوے لائن کے اسٹیشن بہتہ سو جا
کے قریب تا حال آباد ہے۔ اس میں ملک مردانہ کی اولاد مالک اور آباد
اور سجادہ نشین قطب العالم کے حلقہ ارادت میں ہے۔ یہیں پیر مراد شاہ
کا مزار نزد مسجد بلند ہے۔

سکونت گن۔ دولت چہی و دینوی بیش از پیش خواهد شد۔ ہمدان مدت
بقدرت حق جل جلالہ اور دولت دینی و دینوی مزید گشت۔

مسلمان شد شفا یافت

روزے حضرت شیخ الشیخ شیخ مولہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از مریدان حضرت
بندگی قلب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ بود و در خانہ یک مقدمہ بنام بانک
خیاطانہ قصبہ جندہ پایہ کہ در جوار شہر مازندران است آمدہ سکونت گرفت و وہیں اشنا
مقدم آن دیہہ میکہ و عرف کلس آن خیاط را برائے جامہ دختن طلبیدہ او گفت
کہ در خانہ من شیخ مولہ مہمان صاحب آمدن من نمی شود۔ آن مقدم (در)
شہرہ گفت کہ چہ شیخ مولہ و چہ پیر او کہ بانسوں بندہ وال را از دین خود
بر ہم ساختہ مسلمان می سازد و یک وہ کانی بر پا کردہ است۔ شیخ مولہ
نظر غیرت برد کردند۔ ہمدان محل تمام اعضائے ارتج شدند۔ آخر الامر
آن جماعت ہندواں اور راجہ مت شیخ الاولیاء شیخ تہ حاکمینو آوردند۔
مقدم شیخ تہ حاکمین کردہ فرمودند کہ این مرد و بندگی شیخ مولہ است
بے داعی او محنت نخواہد یافت۔ بعدہ آن جماعت مذکور عرض نمود کہ یاں او
زمانہ شیخ مولہ مرد سیاح است اور از کجا یا بیم۔ آخر الامر شیخ تہ حاکمین
فرود۔ یس این راجہ مت شیخ او بندگی قلب العالم شیخ چوہر عظمیٰ اللہ
تعالیٰ بہ برید۔ چوں آوردند نظر مبارک حضرت الیناں از دور برو افتاد
فرمودند کہ مرد و فرزندم مولہ می آید۔ ما حاکمین مسلمان نشود شفا نخواہد۔

یافت۔ آخر الامر میگویند بود بر زبان کلمہ طیبہ راند صدق دل۔ ہمدراں حین
 اللہ تعالیٰ اور اس صحت کلی بخشید۔ الحمد للہ علی ذلک۔
 بعدہ میگویند خدمت حضرت بندگان قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ عنہ نمود
 یا شیخ یک عزیزے را حکم شود کہ در آن دیہ سکونت گیرد۔ مامروم کہ تا خواند
 ایم مایاں را از احکام شریعت خبر دہد و بیا موزاند۔ آخر الامر حضرت ایشان
 میراں سید علم الدین را فرمودند کہ در آن دیہ سکونت گیرد۔ اوجوض نمود کہ
 یا شیخ ایر فیر از زبان است و در آن قصہ اکثر علایان مدققی آیند۔ اگر
 بہ آنها بحث علم و غیرہ در میان شود حل در اوقات من شود۔ حضرت ایشان
 تبسم نموده فرمودند کہ هیچ بلائی تو و با ولادت تو شریک نخواہد شد۔ چنانچہ
 خدمت شیخ نظام الدین فرمودند در باب تعلق آباد۔ بسے گویا است ادجیا

بے ادب از ارث محروم ماند

روزی تلمذ کہ از پسرین ویرو بھی بود خدمت حضرت بندگان قطب العالم
 عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ شکوہ بر بعد خود چوہدری بلوند در میان ہناد کہ مارا بسیار
 اید می رساند۔ او حاضر بود از میر غضب برخاستہ گفت کہ تو و شیخ تو چہ می
 توان کہ ہمیش احوال خود را بعرض می رسانی۔ حضرت ایشان بر زبان
 مبارک بزدند کہ مارا چنان معلوم می شود کہ ترا و اولاد ترا از ارث ویرد
 هیچ نخواہد رسید و محروم خواہد ماند۔ بچنان شد۔

بعد از توبہ خمر خورد و مرد۔

پدر بلو بھی با سیم اودھو رحلت کرده بود کہ از کلاں ترین زمینداران
 جواریہ شہر لہا نور بود۔ بادشاہ زبان اورا چند وسیعہ انعام دادہ بود کہ پانصد
 سواران را نگہدار و باغیان کوہ جہوں را کوشمال دہد۔ اندہ خان خانان
 دولت خاں بخدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آوردہ
 عرض نمود کہ یا شیخ پدر این کہ از معتقدان آل حضرت بود رحلت کردہ است۔
 این را دستار پدر پہنڈانید و از سنگ مریدان خود کنید۔ یکے از میان گفت
 یا شیخ بلو بسیار شراب خوار است۔ او گفت کہ یا شیخ تا زندہ باشم خمر مخورم
 و تا شب شدم از فعل مذمومات۔ حضرت بندگی قطب العالم تبسم نمودہ ایس
 بیت را بر زبان مبارک را نند۔ بیعت

نقش گند در خانم اطہار ہر لب توبہ ام
 ہرگز کج باشد روا ہر صبح توبہ ام

چون اس جماعت رخصت شد یکے از مجلسیاں با سیم مردانہ کھو کھر عرض
 نمودہ کہ یا شیخ سبب خواندن این بیت روشن نمی شود۔ حضرت بندگی
 قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ تبسم نمودہ فرمودند کہ ایس یزدلی توبہ نکرده است
 بروقتیکہ باں مذمومات ملوث خواہد شد بہاں وقت خواہد مرد۔ آخر الامر بلو
 بن اودھو تاب نہ کشید بعد از نہم ماہ خمر را طلبید و میا شامید۔ از بہاں
 معذرت از حمتہ پیدا شد و جاں بحق تسلیم کرد۔

شاہِ جہنہ فرماں بردارِ قطبِ العالم

از حرمان ملکِ اندلس میاں بھوآہر چکی پائے غسل کردن نشست
 بہر چوں خدمتِ گاراں برائے آبِ رختہ او ناپید گشت۔ تمام خدمتگاراں
 پریشان گشتہ ایں ماجرا سے بواجب بر میاں بھوآہر من نمودہ میاں بھوآ
 حیران شدہ بخد مت حضرت بندگی قطبِ العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمہ ماجرا
 عجیبہ زبان نمودہ۔ ایشان تامل نمودہ فرمودند کہ ایں کار از دیوے وقع
 شدہ است۔ ہر واقعہ مارا در جوارِ قصبہ میانکوٹ بردہ استادہ باش۔
 شاہ ایشان آمدہ ہو ملاقی خواہد شد و تجسسِ حال تو خواہد نمود۔ زود آں
 دفعہ رامیاں بھوآ در انجا بردہ ہمدراں محلِ عالمِ غیب باو آمدہ ملاقی گشت
 و آں رقعہ را بر سرِ نہاد و تجسسِ ایں حال نمود۔ یکے از عالمِ غیب بخد مت
 او عرض کرد کہ فلاں دیو اورا در قلاں جزیرہ نگاہ داشتہ است۔ زود
 شاہ و شاں آں دیو و حرم را بخد مت بندگی قطبِ العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 فرستاد۔ ایشان آں حرم را حوالہ بھوآ نمودند و آں دیو را تائب نمودہ
 رخصت فرمودند۔

ہلاکتِ دیوِ حمله آور

روزے حضرت بندگی قطبِ العالم عظمہ اللہ تعالیٰ میراں سید عالم
 را فرمودند کہ کوزہ را از آبِ دریا مشہور بنام بدھی کہ در جوارِ قصبہ جہنہ اللہ

است پُر کر وہ پیار و چوں اور فت و سامتے گذشت حضرت ایشاں بفضیل
کفشی خود را بر دیوار سخت زدند۔ حاضران مجلس متعجب شدند۔ بعد ازاں ثنا
برادر م حضرت سفیج فرید سید کہ یا شیخ آں حضرت تعلیس را کہ بدیوار
زد۔ سبب ایں روشن بنی شود۔ حضرت قطب العالم تبسم نموده فرمودند
کہ ایں ماجرا سید علم الدین جیان خوابد نمود۔ چوں او آمد و احوال بامنی
ازو پرسیدند حیران سید علم الدین گفت چوں خواستم کہ کوزه را از آب
میر کنم ہماں محل کے دیوے آمدہ مارا در گرفت و خواست کہ ہلاک کند
ناگاہ از غیب یک کفش بر سر او چنان افتاد کہ سرش با زن جیدا
شد و از خون او تمامی آب سرخ شدہ است۔

در راہ دستگیری مویہ مرید خود

روزے ایں داعی کا و قہل اسلام داد دولت پابوس حاصل شدہ
بود و دیگر آں اکابران نیز خدمت او بودند۔ ناگاہ یکے از مریدان ایشاں
باسم مویہ عرف بھیدال غمہ گندم بر چنہ گاؤ پار کر وہ می آمد۔ ہمدراں
اشناء یک نر گاؤ او افتاد۔ آں شخص حضرت ایشاں را شفیع آورد و چنان
حین حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ یک چادر یا لاکشیہ
خوابیدند و روئے بامیں دہی نمودند و فرمودند سادہ کہ من بیدار
نشوم تو ہمیں جانستہ باش۔ آخر الامر یک شبانہ روز حضرت ایشاں
خوابیدہ ماندند۔ چوں بیدار شدند یکے از خادمان عرض نمود کہ یا شیخ بسیار

خلافتِ عادت مشابہہ کر دہ شد۔ حضرت ایشاں قسم نمودہ فرمودند آں
باردار سے کہ می آمد بسیار غریب بود۔ و گاؤ او در راه مرد۔ بار او افتاده
می ماند۔ بہر حال غریب او را رخصت آمد۔ ازل سبب نقل روح کردہ آں
گاہ مردہ او را بخانہ رسانیدہ بار آمدہ شد۔

نذر ایفاء کنندہ را دو پسر مردند

روزے حضرت بندگی قلب العالم قطب اللہ تعالیٰ در حجر مشغول بودند
یکے پوچھا نام عرف متولد گوجر بخشہ مت ایشاں آمد۔ مسلمان گشت
و التماس نمود یا شیخ بیچ فزندے نہ ایم۔ در حق من دعا فرمایند کہ از اولاد
بہرہ ور گردم و نذر کردہ ام کہ اگر آرزوئے خود برکم عوف بہ فزندہ یک سادہ
گاؤ بیارم۔ اللہ تعالیٰ او بیخ پسہ داد۔ آخر الامر بیوہ کورسہ گاؤ
نذر آورد۔ بندگی قلب العالم رحمت قسم نمودہ این کلمات پہچانی نہ بہ بین
مبارک را ندید کہ متولد صاحب من اللہ تعالیٰ اللہ الان بہرہ فرزند ولاد
واقعہ آں بہرہ و رحمت کردند۔

داخل اسلام شدن کن و فرزندان کوہی گوجر

روزے شخصی بنام اسرار عرف کوہی گوجر آمدہ بخدمت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ عرض نمود کہ یا شیخ آرزوئے اولاد ندارم۔ اگر از توجہ آں
حضرت بہ آرزوئے خود برکم اول پسرے کہ متولد شود بخشہ مت آں

شیخ اولیاء آوردہ مسلمان سازم۔ چند مدت بگذشت کہ اللہ تعالیٰ
اور اسہ فرزند داد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ کسے را
پیش او فرستاد کہ بر عہد وفانہ کر دی۔ باید کہ کلاں ترے فرزند را آوردہ
مسلمان کنی۔ او بخدمت شیخ آمد منکر شد و گفت آنکہ عہد بستہ ام
محمض شمت دروغ برین نہ کمینہ عایشاں بر زبان مہارک را نند
کہ زوجہ تو و پسران تو از روز اول مسلمان اند و بقیہ عمر تو بیچ ناندہ است
برائے چہ خود را دغل اندازی۔ ہمدیں حسین اور اوردے پیدا شد و خون انداختہ
ہماں جارخت خود بختن سپرد۔ آخر الامر نہ چاؤ و فرندان آمدہ بدولت دیون
شرف و معزز ہا گشتند۔ الحمد للہ علیہ ذلک۔

متولہ و نامی شدن رولو

روزے حاجی و ہرہ باغبان بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ آرزو منی اولاد دارم مگر از توجہ آنحضرت
برادر خود برسم۔ حضرت ایشاں بر زبان مہارک را نند کہ ترا حضرت جل و عطا
بسیار اولاد خواہد داد۔ اما اول فرزندے کہ متولہ خواہد شد نام او را رولو
خواہی بناد۔ حصہ دار مقدم شہر لہا نور خواہد شد۔ در ہماں سال او را پسرے
متولہ گشت نام او را رولو بنا دند و او چنانکہ دوازدم برہی شہر مذکور (ہکذا)
بنام اولو۔

لہ غالباً رولو ہی ہے جسکے نام پر ضلع سیالکوٹ میں ایک روپوچک گاؤں ہے
جو ملوکہ مریدان قطب العالم ہے اسی طرح اسکے نام پر اسیہ گاؤں بھی آباد ہوں گے۔

مرغوب طعام حضرت قطب العالم

روزے بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ سلطان المسلمین سلطان ببلول لودھی انار اللہ تعالیٰ برائے بود و ساعے بگذاست چوں وقت افطار نزدیک رسید۔ سلطان بر بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ عرض نمود کہ یا شیخ کہ بر ہر طعامیکہ طبع آں حضرت نائل شدہ باشد ہماں بطلبم۔ حضرت ایشان ایں کلمات پنجابی بر زبان مبارک را نندند۔ مانہ جواری روٹیاں اوسنے مولی پست سلطان ببلول لودھی انار اللہ تعالیٰ برائے یک بقلے را طلبیدہ فرمود کہ حضرت شیخ نان آرد ماش و جوار و برگ ترب فرمودہ اند۔ یا یہ کہ از شکر تری دار و گندم بایں طریق نان بہ پزند کہ رنگ او برنگ ماش باشد و یک ترب نیز از شکر تری آراستہ بالائے نان سناوہ بسیار یہ۔ ہوشان بچپناں کردند۔ آں طعام را طیار کرد و بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آوردند۔ ایشان چوں چند رقمہ تناول فرمودند سلطان ببلول لودھی انار اللہ تعالیٰ برائے فرمود کہ یا شیخ ہر سو او ایں طعام (یعنی مزہ)

۱۰ چند سال ہوئے کہ عرس قطب العالم پر عمومی عالم شاہ صاحب مرحوم نے اپنی طرف سے ختم میں ماش اور جوار کی روٹیاں پکوا کر مولیوں کے ساتھ شامل تبرک کی تھیں۔

معلوم می شود ؟ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ نانِ
ماش لائق فقیرین است بسیار لذیذ نمی باشد آخر الامر آن طعام رحمت
قطب العالم رح بجای آن مجلس دادہ چون بخوردند تحقیق کردند کہ نانِ ماش

معذرت زنان افغاناں

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ وقت قیلولہ خوابیدہ بودند
بعضی زنان افغاناں مسخری کرده دروازه آن خانه را بند کردند یعنی چون
منت و انتظار نشوند خوابیم کشادہ چون وقت نماز نہ رسیدہ چه مشاهده نمایند
کہ حضرت ایشان قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ معذرت بسیار کردند۔

رسول کوٹ حوالہ شاہ ابوالنجیح

چون سلطان بطلو لودی بنگالہ برانہ دختر خود را برائے بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ بفرستاد و بسیار دیانت و اکثر شہر پیچ (چیمیز) داد و حضرت
ایشان پیچ قبول نہ کردند۔ آخر الامر سلطان بطلو لودی انار اللہ برہانہ
فرمود کہ رسول کوٹ نمایان کردہ ملک سرور کہ برادر شیر تانبہ است و از جہ
آں حضرت شیخ است باید کہ میں را قبول خود فرمائید۔ بعدہ حضرت ایشان
قبول کردند و در آن چار فتنہ سکونت گرفتند۔ و آن شہر رسول کوٹ
چنان آباد شد ہ بارونق بود کہ مثل او در جوار لہا نور پیچ شہرے نبود۔
قطب العالم رح ہر زبان مبارک را ندید کہ میں ویرانہ را حوالہ فرزند سید شاہ
سہ ملک سرور رح حضرت حاکم رح کے چچا (سلطان شہاب الدین) کے فرزند اور۔

۲۔ بیرون و بیرون سازند و آن قضا آنچنان بدست میرشدہ برگشتند و حکومت حضرت ایشان

سلطان اور سلطان شہر شہر کے جانی تھے۔ انکے آباؤ کو وہ قصہ دراصل کوٹ کے جگہ کوٹہ اور دریا بہا بہا کے جگہ کوٹہ کا بیان کیا ہے۔

ابوالخیر بن سید عمر حسینی خواہم نمود۔ حاضران مجلس حیرت منانہ تھے۔ صدر لیل
اشنا کیے عرضداشت کہ یا شیخ عجیب است کہ در باب مثل این شکر کہ بے نظیر
است این چنین سخن بر زبان مبارک راندند۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ فرمودند کہ مارا چنین معلوم می شود کہ در اندک روز رسول کبش جہاں
ویران خواہد شد کہ بیچ آفریدہ از لی امن الطريق تطلع الطریقاں سخاوت
اند۔ مدتہ نہ گذشت کہ آنجا ویرانہ شد۔

فعل مذمومہ سید خاں برائے آزمائش ولایت

قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ

روز سید خاں عرف نون حانی (دوحانی) چند آہو شکار کردہ بود
تکبیر رسانیدہ پیش خادمان حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
آورد کہ این شکار در مطبخ خانہ حضرت ایشان مندرج سازند زیرا کہ شکار
از وجہ حلال است و در آہواں یکے حرام شدہ بود اورا ہم برائے آزمائش
بولایت ایشان تکبیر رسانیدہ در میان آوردہ بود۔ ناگاہ حضرت ایشان
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بہ آن طرف عبور نمودند۔ چون نظر مبارک
ایشان بر لحم آہواں افتاد فرمودند کہ گوشت آہو میں می گوید کہ مباح حلال
ذکر دہ است۔ مقدار کہ لحم آن گوشت حرام بود بر زبان مبارک راندند کہ دور
نمایند۔ اوراد و کرہند۔ چون برابر حضرت ایشان رج سید خاں رسید حضرت

بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ پر زبان مبارک را ندند کہ سید خاں ز نساہ
 چہ مسلمانان این چنین کنایت کردن از مسلمانان و ہر است۔ بعدہ سید خاں
 پشیمان شدہ عاجزی کرد کہ یا شیخ این گناہ از من واقع شدہ است۔
 بعفو مہل نمائند۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 اور ازین فعل مذمومہ تائب گردید و از گناہ او در گزشتند۔

شاوئی قطب العالم بدختر ملک بجلی خاں کھو کھر و اظہار کرامات

ملک بجلی خاں کھو کھر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را نسبت ہجڑہ
 خود برائی دادہ۔ چون ایشان ہر اسے کہ خدائی رواں شدند ہمہ بزرگان و
 اہل بران آنجا پیشوا آمدند و نیز چنان کہ رسم ہند است طوائف مطربان بسیار
 جمع شدہ بودند۔ یکے از تنہا در ول گزرا نید کہ ازین گن ما مردم را چہ حصول
 خواہد شد۔ ہمہ اں محل حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بتسم
 فرمودند کہ ایں تمامی طوائف مطربان را بطلبند و بگویند کہ مقدایے کلو خوا
 تو ایند بر دار بردارید۔ چون آن جاوتہ برداشتند بخد مت حضرت بندگی
 قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدند ایشان فرمودند کشادہ ہریند چہ مشاہدہ
 نمایند کہ از قدرت اللہ تعالیٰ اں جلد کلو خوار گشت۔ بعدہ حضرت بندگی
 قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ از استر فرو داد و تشریف با آنجن فرمودند بعضی

زنان مسخری نمودہ روغن تلخ برائے روئے دوست مالیدن ایشان فرمادند
حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ کردہ آن روغن بدست
مالیدند۔ ہمہ فیل اس کے گشت۔ بعد ازاں بقیہ فیل ہر کہ بدست درویش
مالیدہ ہمہ آماں گرفت۔ چون آماں از حد و رگشت استجا ایشان آوردند۔
حضرت بندگی قطب العالم رجبہ قسم نمودہ فرمودند کہ ایں مسخری ازماست؟۔
بروید بجائے آماں بول استر من بمالید بشفا مبدل خواہ شد۔ چکناں کردند۔
اللہ تعالیٰ صحت بخشید۔

آخر الامر بعد از نکاح چون تشریف اندروں بردند۔ در پائے بی بی خے
بود۔ چون نظر مبارک ایشان بر آن جا افتاد۔ بقدرت جل جلالہ امیج آثار از
خم نماند۔ و از آن بی بی حضرت ایشان را یک پسر متولد شد نام او شیخ
ہواد الدین۔ نماند۔ و چنان مردے پیدا شد کہ در عمر دوازده سالگی
نظر بر دیوار سے افگند آن دیوار بر جست و دویدن گرفت۔

در بارہ جانب دیگر نہاد

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در موضع پنج ڈھیر
کہ در جوار شہر لہانود است نشستہ بودند یکے از میدان حضرت ایشان حاجی
وہرہ باغبان مضطرب بخیمت ایشان آمد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ پرسیدند کہ حاجی وہرہ برائے چہ متفکر ہستی۔ او عرض نمود کہ یا شیخ
ندامت ایں کہینہ را دریا بسیار مضرت می رساند۔ حضرت ایشان ہر زبان مبارک
سے موضع پنج ڈھیرہ غالباً اسی جگہ آلود تھا۔ جہاں باب قرستان میانی ہے۔

راندند کہ آن فلورے کے حکم اور یادیں ہا جاری است می تواند کہ باز گرداند۔
از ہاں روز دیا ر و بجانب دیگر بنام چٹاں کہ در آن نواحی هیچ آثار و نمائندہ۔

پاداشِ اباے حکم قطب العالم رح

تجو و پنجو ہر دو نام براہ من عرف اوان از مریدان ایشان بودند قضا
کھتو نام دہر کہ یکے از مریدان ایشان بود۔ بر خواہر او شال مبتلا گشت۔
چنانچہ اورا شب روز قرار و شکیب رفت و لجام اختیار در دست نماند و
دہ خود یا رائے صبر ندید۔ آخر الامر بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
آمدہ التجا نمود کہ یا شیخ تجو و پنجو خواہر ہو و دہرند اگر حکم آن اعلیٰ جناب
بمن بزرنی دہند زیں هیچ بہتر نیست زیرا کہ قوت صبر در حل نماندہ است
حضرت ایشان تجو را طلبیدہ فرمودند کہ خواہر بالغ و بیوہ داری چوں است
کہ برائے کھتو بدی۔ ہنوز تمام تقریر از زبان مبارک فرمودہ بودند کہ او
ابا نمود۔ حضرت ایشان فرمودند کہ تو سخن من بریدی از حق خواستہ من
عمر تو بریدم۔ ہاں لحظہ کہ ایں سخن از زبان ایشان برآمد۔ ہنوز ساعتی
نگزشتہ بود کہ ہاں ہاں جاں بحق تسلیم کرد۔ چوں خبر ہولناک بسمع تجو
رسید بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمدہ معذرت بسیار کرد و
خواہر خود را برائے کھتو بزرنی داد۔

بازگشت و ریائے راوی

حجرہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بالائے حصار قدیم شہر

لہاؤد بود۔ قضا را در پائے راوی نزدیک رسید۔ چنانچہ مقیداً حصار سے
 از یک طرف در آب افتاد۔ اکثر خادماں عرض رسانیدند کہ یا شیخ دریا قریب
 رسیدہ است۔ مباد کہ آں حجرہ حضرت را مضرت رساند۔ ایشان پر
 زبان مبارک راندند کہ من نشاندہ حضرت رکن الملتہ والدین ابوالفتح
 فیض اللہ و سلطان حمید الملتہ و الشہر والدین شیخ حاکم ابوالکعبہ
 ہستم۔ دریا را چہ یار است کہ آں حجرہ را مضرت رساند۔ ایشان ہر زبان
 مبارک راندند۔ بہ محلت کہ از زبان مبارک ایشان سخن برآمد۔ دریا
 باز گروید۔

بنائے بمالہ حسب اشارت قطب العالم

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ قلے از کوہستان کا نگردہ می آمدند
 بطرف شہر لہاؤر۔ ناگاہ ہر یک بلندی رسیدند یک فقیر بخدمت ایشان
 عرض نمود کہ یا شیخ میں طرفہ جلے ہو اور راست۔ اگر مدین جا یک تکیہ (بنا)
 فرمایند۔ جلے سکیں و آرام گاہ فقیراں باشند۔ حضرت ایشان فرمودند
 کہ در اندک روزاں جا آبادانی عظیم از فرزندم آئے رام دیو کہ از مریدان
 ایشان بود، خواہد شد۔ بعد از چند روز آئے رام دیو بخدمت ایشان آمد
 یکے از فقیراں اور گفت کہ حضرت ایشان چنین فرمودند۔ دردال و انکار
 گزشت کہ والہا علم شود یا نشود۔ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 بکشف دریافت فرمود کہ گفتار فقیراں بے معنی نمی باشد۔ از تو میں جا
 بے راست رام دیو کی اولاد کے واضح کے نام حاشیہ عظیمہ یہ ہے جو پڑھے نہیں جانتے

شہر سے واقع خواہد شد۔ اما از برائے ایں انکسارے کہ بسخن فقیراں در دل
گزینا نیدی اولاد ترا پیچ منفعتی نخواہد بود۔ بعد از مدتی دولت خاں
لودی رائے رام دیورا تمام محصول پنجاب بحوض نہ لکھ تنگہ سیاه مرادی
اجارہ دادہ فرمود کہ دریں قلال بلندی شہرے بہ بند کہ جائے دلپذیر
است و نامش بتالہ نہ۔

آخر الامر رائے رام دیورا لاچار حکیم دولت خاں لودی در انجا شہرے بست
نامش قصبہ بتالہ نہاد۔

حفظ نفس بعد از اختیار فقر لائق نیست

چو حضرت ہنگی قطب العالم عظیم اللہ تعالیٰ از قصبہ منورہ متوجہ جانب
شمالاً نقل منزل فرمودند اکثر عوام الناس کہ متعلقان ایشاں بودند نیز
راہی شدند۔ آخر الامر کے از خادمان ایشاں نور الدین عرف اوآن چوں
اور احب وطن در دل غالب گشت یکد و منزل ہمراہ ایشاں آمد و برگشت
چوں بخانہ رفت پائش آماس گرفت۔ چنانچہ بسیار چیران گشت۔ ہر چند
علاج می کرد و دوا پذیر نبود۔ بعدہ رجوع بحضرت ہنگی قطب العالم عظیم
اللہ تعالیٰ نمود۔ ایشاں اور اوریاطن فرمودند کہ سزائے آں کسے است کہ
تو ہمراہ فقیراں اختیار کند و باز از لذت نفوس بر عکس آں کند۔ چوں
بیدار شد تا شب گشت۔ ہماں محظہ فرصت یافت و بخدمت ایشاں آمد
تا حال زاولاد نور الدین مجاہد آستانہ حضرت ہنگی قطب العالم عظیم اللہ

تعالیٰ ہستند۔

ادہیہ چوہان قصوری مع دیگر کسان از مومبارک سید

چوں حضرت قطب العالم بندگی شیخ چوہدری عظیمہ اللہ تعالیٰ از قصبہ مویہ پنجاب
شہر لہا نور روئے عزم نہادند در آن محل سجاوہ باغبان کلام متعقدین حضرت
ایشان بود با و فرمودند کہ مسافت راہ را ہمراہ بدو نشان اختیار کن۔ او عرض
نمود کہ یا شیخ پدرم نیز شائق است کہ با قدم آں حضرت راہ را بسر برد۔ اما
شیخ الاولیاء شیخ ادہیہ چوہان اور انہی گزار دو تہا ایں فقیر را پدر نمی
گزارد۔ حضرت بندگی قطب العالم عظیمہ اللہ تعالیٰ را وقت خوش بود ہر زبانی
مبارک را ندند کہ ترا و پدر ترا مع شیخ ادہیہ از حق خواستہ ازیں ملک اخراج نمودہ
در شہر لہا نور طلب نمودہ شد۔ آخر الامر ہمتی گذشت قبطی عظیم ذرا سجا واقع
گشت۔ ازاں سبب لاچار شیخ الاولیاء شیخ ادہیہ و بھاؤ و پدر او و فیسہ
رؤ ہلک پنجاب نہادند و در شہر لہا نور بخدمت شیخ عظیمہ اللہ تعالیٰ مشرف
گشتند۔ آخر الامر بندگی قطب العالم عظیمہ اللہ تعالیٰ شیخ ادہیہ را خلافت اللہ
در قصبہ قصور کہ در جوار شہر لہا نور است سکونت فرمودند و خصمت نمودند کہ

نوٹ نمبر ۶۲ :- ۱۵۱۵ لاولہ نور الدین کب تک مجاہد ہی پتہ نہیں تحقیق ہشتی
مطبوعہ ۱۲۸۴ھ میں حاجی شاہ مجاہد کا نام ہے جسے جوہر شاہ مجاہد کو دیکھا
پیر فضل شاہ مقرر ہوا ادب محمد بخش بستہ چھا مجاہد ہے۔ جسکے دم سے خالقہ
خوب صاف رہتی ہے۔

در قصہ قصہ اولاد شیخ ادہمہ و اولاد شیخ بھاؤ باغبان مشہور است و مزار
شیخ ادہمہ رحمہ در قصہ مذکور است۔

چونہ شد جوانہ شد

یکے از خادان حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ ابراہیم نام
بنشاب الدین عرف منج فرمودند و بدرویش عرف کوئی گوہر گفت کہ ہر اسے
اپہاے حضرت ایشان خرید خواہند کاشت۔ چون موسم نزدیک رسید
شیخ ابراہیم خریدار ایشان طلبید۔ درویش گوہر عرض نمود کہ حاضر است۔ و
شہاب الدین شیخ ہند سے در میان آدرو کہ در زمین جوانہ بسیار بود ہر اسے
آن نہ کاشتہ ام۔

یعنی ۱۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو مزار شیخ ادہمہ چوٹان واقع باغیچہ کچہری قصور کی زیارت
کی۔ اور بر خوردار محمد ابوبکر ہاشمی نے خرید لیا۔ جو بلاک بنجا کر زیب نمیشہ تارینج
جلید ہوا۔ اسی کے صفحہ ۷ میں قلمی کتاب اخبار الاولیاء میں لسان الاصفیاء مصنف
عبد القادر جویشکی قصوری کا بیان بھی درج کیا ہے جو اتنا ہی درست سمجھنا چاہیے۔
جتنا مصنف نے کرۂ قلیب کے بیان کے مطابق ہے۔ قصہ میں ادہمہ بکر
کر ڈھتہ "مشہد ہے۔"

۷۲ جوانہ خادار بوٹی ہے جہاں وہ پیدا ہواں کوئی اور کام کی چیز
نہیں آگ سکتی۔

آخر الامر انیں سخن کے سمیع ایشان رسانید کہ شہاب الدین با شیخ چناں عند
 و زید۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در جہدہ حضرت الوہیت
 نشستہ بودند۔ بر زبان مبارک رانہ زد کہ در این زمین جو نہ شد جو انہ شد
 تا حال در این زمین چنداں جو انہ پیدا می شود کہ از کثرت آن در کشت کار
 عاجز می شوند۔

تاثیر شدن وزواں

روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در حجرہ مشغول بودند
 وہ اسامی وزواں بہ یواریاں حجرہ سورانی کر وہ آنچہ از قسم کتب وغیرہ بود
 بیرون کشیدہ۔ چون خواستند کہ برداشتہ بخانہ خود بزد بقدر حضرت
 عزت ہر ہر کہ کو رشتہ و نظر چشمائے ایشان با نکل رقت۔ نایب
 می گردیدند۔ راستہ می یافتند۔ آخر الامر چون روز روشن شد وزواں الحاح
 زاری کردند کہ ما ہر ہمہ ازیں فعل مذموم پشیمان شدہ ایم و تاثیر گشتہ ایم۔
 انہ برائے عند اللہ (بگذا) مایاں را کہے پیش حضرت بندگی قطب العالم عظمہ
 اللہ تعالیٰ بہرہ کہ از سداک مریدان او شوم۔ چون ایں خبر سمیع حضرت
 رسید فرمودند کہ بیارید۔ چون آوردند ایشان قطر شفقت بر او شاں
 گماشتند۔ ہم در اں جہنم اللہ تعالیٰ ہمہ را بصر داد و بینا
 شدہ مرید گشتند۔

تالہ پسرے بخانہ مبارک خان

روزے زوجہ مبارک خان لودی محمود خلیل بدل نسبت کردہ بخدمت
حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمد کہ آرزوئے اولاد دارم
چنان نظر جاہلیت بریں عاجزہ فرمایند کہ بازوئے خود برسد۔ حضرت
ایشان تبسم نموده فرمودند کہ اللہ تعالیٰ ترا بعد از چار سال پسرے
خواہ داد۔ نام او چوہڑ خواہی ہنار۔ حضرت رب العزت بعد از چار سال
اور پسرے بخشید نام او چوہڑ نہاد نہاد بسیار قابل شد۔

زبان رازنا گفتمی دل راز خطرات نگاہ باید و اشت

موجود بھٹی برائے زیارت حضرت ایشاں آمد و نیت کرد کہ اگر وہ
ولایت شیخ بیچ شک نیست مارا طعام گھیر بخوراند و پسرے کہ ہمراہ
داشت نام میاں او منع نمود کہ ز نمار آزارش در ولایت مردان خدا
نیابند (نکند؟) آخر الامر چون بخدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ رسیدند۔ دلم نام سہجیال کہ خدائی پسر کردہ بود۔ ہمدراں محل او
طعام گھیر آورده حضرت ایشاں تبسم نموده فرمودند کہ ایں طعام پیش

۱۔ حاشیہ مخطوطہ پر موضع ملوڈی و فیروہ واقعہ ساہو۔ ان کے متعلق
کھا ہے کہ ان میں موجود کی اولاد آہا ہے۔ ۲۔ گھیر ایک قسم کی مٹھائی ہے
جو ان دنوں بھی بیاہ شادیوں کی تقریب پر تیار کی جاتی ہے۔

موجود ہے کہ بسیار شائق است و پسر اور اطلبیدہ فرمودند کہ میں کو دک
بسیار عاقل است۔ امدتوں نے اور بسیار مقبول خواہد کرد۔ و باز بہ
زبان مبارک رائے نمون آدمی بہ مجلس اہل مینا بروہا کہ او زبان خود
را از ناگفتنی نگہدارد تا عزت او فوت نشود۔ و چون کسی بلازمت در پیشے
بروہا باید کہ دل خود را از خطرات لایعنی نگاہ دارد تا ہا و مضرت نہ رسد۔

جن مریض قطب العالم در خدمت رائے شہزادہ

رائے شہزادہ عرف بھٹی در قید بود و حکم سلطان برو چنان صادر گشت
کہ پنج خدمت کار را نزد او نہ گزارند و اورا بسیار تشنہ و گرسنہ نگاہ
دارند۔ ہم چنان کردند۔ رائے شہزادہ بسیار حیران شد۔ اتجا بہ حضرت ہندگی
قطب العالم غظمہ امدتوں نے آورد کہ یا شیخ بریں کنزین دستگیر شو کہ ازیں
بلا خلاص شوم۔ ہم دریاں روز یکے جن سفلی بخد مت او آمدہ بصورت
آدمی خدمت می کرد و مہر او قد ہر کارے می شد۔ چون رائے شہزادہ
خلاص یافت و بجانب خانہ خود را ہی مشہ تا در تمام راہ او نیز ہمراہ و
رفیق او بود۔ چون خانہ رائے شہزادہ نزدیک آمد۔ آں جن رحمت ظہیہ

سہ عاشقہ تذکرہ قطبیہ قلمی پر لکھا ہے کہ سلیم خاں۔ مبارزہ خاں
ابراہیم خاں۔ موضع کڑیاں و فتح پور اور ویردوال میں رائے شہزادہ کی
اولاد سے ہیں۔

رائے شہزادہ نے نصیحتہ بود کہ ایں از عالم فییب است اور گفت کہ تو از خدمت کاران پیر من استی۔ روزے چند دریں غریب خانہ من بیاسام تا دور خدمت تو قیام نمایم و ترا بمنزلت سازم۔ اور گفت کہ رائے شہزادہ مارا نہ دانستہ من از عالم فییب ام۔ چوں تو نام پیر من شفیع آردی۔ من شنیدم۔ ازاں سبب چندیں روز خدمت تو کردم و بہر کاسے تیر تو خدمت و ایں واقعہ ہر رائے شہزادہ بعد از وفات حضرت بندگی قطب العالم شیخ چوہدری مظہر اللہ تعالیٰ در نیم سال یا دہم سال روداد بود۔

بنائے موضع تیرہ بزرگان نکو در بھٹی

نیکو در بھٹی یکے از مردان ایشان در دل نیت کردہ بخند مت شیخ آہ کہ یا شیخ می خواہم کہ بر فلان بلند می ایستے بہ ہندم۔ خان خساتاں جنہاں روائی دارد۔ ایشان تبسم نمودہ فرمودند کہ اسے نیکو در بعد از سہ روز تشارخان تغیر خواہد یافت و صوبہ او ہر رائے دولت خاں مسلم خواہ شدہ او ترا بطوع و رغبت جائے دیہ خواہد داد۔ چوں سہ روز گزشت

سہ ماہ واقعہ ۹۲۰ھ یعنی سلطان سکندر لودی کے عہد کا

کہنا چاہئے۔

۹۲۰ھ اسی نام کی تحصیل (نکودر) میں مہموال کھوکراں اور ملیاں گاؤں ملو کہ

مردان قطب العالم درج تالیف پنج جلد ۳۲۸ ہیں۔

مزار خاں تفتیہ یافت و صاحب سوبہ دولت خاں گشت۔ نکو در بھی پیش اور
رفت و التماس آں دیہہ کرد۔ دولت خاں دیوان خود را طلبید و فرمود کہ ہمراہ
نکو در چند کس بدہ۔ ہر جا کہ داند دیہہ بہ بند و مانع آں ہیچکس نشود۔ و
نام آں دیہہ تیرہ بزرگ بنادند۔

خلاصی بویا و بلہڑ کھو کھراں از قبہ نمند

بویا و بلہڑ کھو کھراں در سلطان پور بقید شدند و در بلا گرفتار شدند۔
و راں دیار شیخ مولکہ از مریدان حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
تشریف بردہ بودند۔ بویا و بلہڑ کھو کھراں عرضیدہ دست کسی بہ خدمت شیخ
مولکہ فرستادند۔ مضمون آنکہ یا شیخ رجوع بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ
اللہ تعالیٰ آوردہ فائزہ بخوانید کہ اللہ تعالیٰ ما را ازین بلا خلاص کند۔
و ماند کریم۔ ہر وقتیکہ ازین بلا خلاص شویم بخد مت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ دست بیعت شدہ مرید شویم۔ بعدہ در شب بویا و بلہڑ
کھو کھراں خواب دیدند کہ بزرگے می گوید کہ بروید بخانہ شریف۔ اللہ تعالیٰ ازین
بلا شمار خلاص کردہ است۔ چون رز شد یک پاس یگزشتہ بود کہ
حکم بادشاہ رسید کہ بویا و بلہڑ کھو کھراں از خلاص کنند۔ چون خلاص کردند

۱۰ اس نام پر موسوم تحصیل ثانیہ میں موضع (بلہڑ وال) مولکہ مریدان
قطب العالم رحمتی صفحہ تا بیخ پر درج ہے۔

ہمراں محل ایشاں آمدند بہ خدمت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
دست بیعت شدہ مرید شدند و بدولت داریں مشرف گشتند۔

کرامت بکار بردن ہمہ طعام

روزے حضرت بندگی قطب العالم شیخ چوہدر عظمہ اللہ تعالیٰ بیہ شبہا الدین
منج کہ درجہ ایشہر بہا نواز است تشریف فرمودندیکے ہیکو نام عرف بھٹی
ضیافت حضرت ایشاں کرد و طعام بسیار گوناگون طیار کرد۔ او دھوکہ
برادر ہیکو بود در دل او گزشت کہ ہیکو چندیں بسیار طعام برائے چہ پختہ
است کہ شیخ چہ قدر خواہد خورد و شیخ را بختارت یاد کرد۔ بندگی قطب العالم عظمہ
اللہ تعالیٰ ہیکو را فرمودند کہ طعام ازیں ہم دو چنداں بلکہ بمقدارے کہ تولی
طیابکن ایشہر چند گو سفند و چند بز و نہ مادہ گاؤ بہ حکیر رسانیدہ ہو۔ آٹپہ
توانست ہمیلہ طعام دیگر طیار نمود۔ حضرت ایشاں ہر ہمہ طعام را بکار بردند۔
او دھوکوں میں کشف مشاہدہ کرد از گفتار نالیندیدہ و خطرات لایعنی
پیشیان و ثائب شد و از سلک مریدان ایشاں گشت۔

عالم محویت قطب العالم

حضرت بندگی قطب العالم شیخ چوہدر عظمہ اللہ تعالیٰ بالاء لودہ لمے یک
بکنارہ دریلے راوی و جوار شہر لہا نور بہ مسجد مشغول ہووند باو سخت وزین
گرفت تا بحدے کہ ایشاں بہر یک آمدند۔ چنانکہ یک وجہ سر غصہ

بیروں ماند۔ چوں علیؑ مباح شد کہ خادمانِ ایشان بجائے خود ندیدند و
 آن جائے را نیز مبدل دیدند در تجسس شدند۔ ہمدان محل ملک بکلی خالی
 کھوکھ کہ از خواص مقتدانِ ایشان بود او سرِ غصا بشناخت۔ ریگ را دور
 کردن گرفت۔ چوں تمامی ریگ را دور کرد و جائش ہوا تو آمد مشاہدہ
 نمودند کہ حضرت ہند کی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ چنان در عالم مکر مستغرق
 بودند کہ ازیں واقعہ هیچ خبر نہ داشتند۔ بعد از دیر حضرتِ ایشان از
 سجدہ سہ مبارک برداشتند۔ خادمانِ تمامی ماجرا بر شیخ رح عرض نمودند۔
 ایشان تبسم نموده فرمودند کہ چوں دوست بدوست محومی شود اگر دیاں محل
 کوین بر ہم افتد دیاں وقت خبر نباشد۔ بیت

من مست جام عشقم از خود خبر ندارم
 گر سر رود و ریں رہ پروائے سر ندارم

حادثہ سوختن پسر

حضرت ہند کی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بعد از نماز عشا اور سجدہ
 می شدند۔ چوں یک پاس روز برآمد سراز سجدہ بر می داشتند اول
 نظر ایشان بر ہر کہ افتادے می سوختے۔ ناگاہ پسر ایشان شیخ علیؑ نام
 ہشت سالہ بود در صحن خانہ ویدہ می رفت۔ قصارا چوں ایشان سراز
 سجدہ برداشتند اول نظر ایشان بر شیخ علیؑ افتاد بسوخت۔

حالت استغراق قطب العالم

حضرت ایشان در صحن خانه بسجده مشغول بودند که باران باریدن گرفت. قضا را خانه افتاد. حضرت بی بی سلطان زادی و بندگی قطب العالم شیخ ابوالفتح و غیره به آن بام آمدند و مدام جمع شده او شان را بدر آوردند چون روز روشن گشت حضرت بندگی قطب العالم عظمه الدتعالی سرانجام سجده برداشتند. دیدند که خانه افتاده است. پرسیدند که خانه را چه شد. عرض نمودند که یا شیخ آن حضرت چنان در دیگ حیرت غرق بودند که از افتادن خانه و باریدن باران هیچ خبر نداشتند. حضرت بی بی و بر خور و شیخ ابوالفتح و غیره یاقین آن خانه آمدند. بسیار کسا جمع شدند. ایشان را بر آوردند و خوفاً عظمه بر خاست و آن خلاعه اولیا ازین هیچ خبر نداشتند.

در موسم سرما نیم شب غسل بدریا

حضرت بندگی قطب العالم عظمه الدتعالی که در موسم سرما فی نصف لیل بدریا رفته غسل می کردند. شبی ملا سهارمی و ملا اسمعیل این خدمت ایشان بودند. هنوز ایشان از غسل فارغ نشده بودند که ملا اسمعیل و ملا سهارمی را سرانگرفت و ایشان را طاقت دم زدن نماند. التماس حضرت ایشان آوردند که یا شیخ از سرما مایاں را طاقت ایستادن و شستن نمانده است. حضرت فرمودند که پس من بفرقی استاد شویدم چون استاد شدید چنان

گرمی برایشان وارد نمود کہ گویا در حمام اند۔ چون حضرت ایشان از غسل فارغ
شدند بطریق حیرت خود شریف فرمودند۔ اوشان تمام راہ بوقت پس حضرت
ایشان بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ می آمدند و گریہ بودند۔

گویاشدن پسر گنگ جام بلوچ

در خانہ جام عرف بلوچ گرائی فرزند نمی شد۔ آخر الامر جام پیش حضرت ایشان
انتخاب نمود کہ یا شیخ ما را بیچ فرزند سے نمی شود حضرت بندگی قطب العالم مخدوم
شیخ جوہر عظمہ اللہ تعالیٰ در مراقبہ شدند بعد از مراقبہ مبارک پرورش شدند
و فرمودند کہ ترا در ہمین سال اللہ تعالیٰ فرزند بخوابد داد۔ نام او بشتم خاں خواہی
نماد۔ آخر انام حضرت عزت اور اور ہمارا سال فرزند سے عطا نمود۔ چوں آما
پسر پنج سالہ شد گنگ اند۔ پنج سخن نمی توانست گفتند۔ تا مر بلوچ مہر پسر
شود باز بمخدوم ایشان آمد و انتخاب نمود کہ یا شیخ ایر، بندہ زادہ اس حضرت
گنگ ماندہ است۔ گویا نمی شود۔ حضرت بندگی قطب، مہر غنیمہ اللہ تعالیٰ
فرمودند کہ یک دو سال توقف نہائید کہ گویا خواہر شد۔ زیرا کہ اگر درین سہ سال
گویا شود شما تاب گویائی و کلمہ درازی این پسر بتوانید برداشت نمود۔ جام بکن
زاری کرد کہ یا حضرت سلطان المحققین ہر چو رہے کہ انہیں بر من رو قبول دایم
آما این کود کہ گویا نبود۔ حضرت ایشان مقدمے قند بدست مبارک در دین
داد کہ رند۔ و در آن جاستغفیر می فرمودی ہر۔ ہوں زماں بلنگیہ بر زو و شنام داد
کہ حضور حضرت بندگی قطب العالم رحمہم بیچ را فرمودی ہری و غوغا بہر دوزی کنی۔

پسرِ قطبِ مقرب سلطان بابر شد بخطاب

سید خاں

روزے شخصے قطباً نام عرف سیمچہ کہ از متعلقان جام گورانی بود بخدمت
حضرت قطب العالم بدل نیست کردہ آمد کہ اگر از توجہ آن حضرت مارا فرزند شود
یک شتر بنظر اشرف بگزائیم۔ حضرت ایشان تبسم نموده فرمودند کہ اللہ تعالیٰ
تو را یہیں سال فرزندے خواہد داد نام او چو ہر خواہی بناد۔ آخر الامر در ہماں
سال اورا پسرے شد۔ نام او چو ہر بنادند۔ چوں چند سالہ شد در ولہی شہ
نمودند۔ مجھوں طورے می گردید۔ بعد کہ روزے جام گورانی بخدمت حضرت
بندگی قطب العالم رح آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ یکے از متعلقان ایں فقیر از توجہ
آن حضرت اللہ تعالیٰ پسرے دادہ است۔ آخر الامر او دیوانہ طورے می گردد
و بیچ فہم و فراست در ویافتہ نمی شود و در آن محل حضرت ایشان را وقت خوش
بود۔ فرمودند کہ از یہی معنی ترا خبر نیست۔ مارا چنان معلوم می شود کہ از جانب
مغرب باد شاہے خواہد آمد۔ ایں پسر از مقربان او خواہد شد۔ و نام ایں سید خاں
خواہد گشت بلکہ نام ایں ذات دولت خاں خواہد شد۔ یعنی اولاد ایں بزرگ
سید خاں مشہور خواہد گشت۔ آخر الامر بعد از سی سال بسلطان السلاطین
سلہ گویاہ وقتہ (۹۳۲-۳۰) ہجری قمریہ کاہی یعنی سکندر لودی کے مٹھویں سنہ
جلوس اور قطب العالم رح کی وفات سے آٹھ برس پہلے کا +

سلطان ابراہیم بابر بادشاہ از شہر کابل در جوار شہر پانی پت مقابلہ نمودند۔
عاقبت قصار سلطان ابراہیم شہرت شہادت چشید۔ چوں سلطنت دہلی
وغیرہ بر سلطان بابر مقرر گشت۔ او فرمانے را بجانب جام فرستاد کہ آمدہ
ملاقات کند۔ آخر الامر او سیاح بود بجائے خود چو پڑند کورہ فرستاد و سلطان
چنان بر و مہربان گشت کہ از مہربان خود کرد و نامش سید خاں نہاد۔

ارشاد قطب العالم متعلق اولاد پسر خود (ابوالفتح)

بندگی قطب العالم شیخ ابوالفتح رحمہ را پسرے متولد شد نام او شیخ راجو
نہادند۔ روزے شیخ ابوالفتح رحمہ آں پسر خود را بخدمت قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ برد۔ ایشان در حالت مسکری بودند۔ بعد از قریغ آں چوں بعالم صحو آمدند
فرمودند ابوالفتح ایں سپہر کہ داری ازیں بیج یکے اولاد ترا سخا پد شد۔ بعد
از چہارم سال نزا اللہ تعالیٰ پسرے خواہد بخشید نام او باسیم من عبد الجلیل خواہی
نہاد۔ از اولاد او بہرہ و خواہی گشت۔ بفرمان اللہ تعالیٰ بعد از چہارم سال
اورا پسے شد۔ نام او شیخ عبد الجلیل نہادند و دو کلاں پسر کہ بنام خواجہ جلیل
وزین العابدین داشت حضور او بر حلت حق پیوستند۔

شیرین شدن آب شور

روزے بندگی حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بر سر چاہ شورے کہ
بیرون حصار قدیم شہر لہانور است آمدند و فرمودند کہ مقدسے برائے شرب

ازیں چاہ بگیرند۔ خادماں عرض نمودند کہ یا حضرت آب ایں چاہ بسیار شور
است۔ باز فرمودند کہ بیارید۔ چون آوردند آب شور را نوشیدہ و بقیہ اودراں
چاہ افگند ہمدراں چین بکرم اللہ تعالیٰ آب چاہ شیریں گشت و تا حال آن
چاہ مشہور در ملک پنجاب بہ کھاری کھولی است۔

کرم بر شیر ضعیف

روزے حضرت ایشان از قصبہ رسول کوٹ بیرون تشریف فرمودند۔
در صحرانہ میرہ نختہ نشستہ بودند کہ ناگاہ شیر آمد و میش مدستے خود زمین مالیدہ
گرفت۔ ہمدراں محل شخصہ بنظر ایشان یک مادہ گاؤ آورد۔ فرمودند برہ یائیں
مادہ گاؤ بفلاں درخت بہ بندید۔ چون بستند آن شیر رفتہ اورا گشت۔ و
بخوردن آن مشغول گشت۔ ایں داعی متعجب شدہ عرض نمود کہ یا شیخ اگر ایں
مادہ گاؤ بہ لنگریاں حضرت می رسید فقر اواں (دکذا) مخطوط می شدہ و از

لہ نامہ مراد منظور شدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چاہ قطب العالم کی حویلی
کے پاس ہی تھا جیسا کہ فرماتے ہیں سے

پھر آئینہ شہر کے اندر شتابی	جہاں قطب زماں کی ہے حویلی
وہاں مشہور ہے اک چاہ کھاری	لقب اس کار نامہ ہے آہ کھامی
وہ کچھ آب کوڑ سے نہیں کم	کہ وہ پانی ہے رشک بہ زمزم
اسے نبی سے اے حضرت کیا ہے	خدا نے بہتہ از شیریں کیا ہے

پہلے یہ کنواں حصار قدیم سے باہر ہو گا۔ مگر پھر باہر آئی ہوئے سے اندر آ گیا ہو گا۔

نور دین شیرچہ نفع ہے۔ ایشان بر زبان مبارک راندند کہ آن شیرکمن عرض نمود کہ ضعیفم و مسافریم قوت کمال ندارم کہ بر شے نفس خود قوت بسیار دهم سه روز گذشته است کہ بقا قائم۔ یا شیخ دستگیر نوائے من۔

گر تویی باران رحمت لطف کن بر من بیار

وقت باریدن چشماست بعد از آن آید چه کار

ہمدان محل شخصے مادہ گاؤ آورده۔ پس آن گاؤ رزق بود۔ بعدہ چوں بخانہ تشریف فرمودند۔ بر زبان مبارک راندند کہ از سنگر ہر روز یکے دوسن لحم یا ہرچہ تہیا باشد زیر ہمیں درخت نہادہ باشند کہ این شیر بسیار ضعیف است۔ از قوت خود حیران نشود و اورا بکار دارد۔

تقریر و لتحاں لودی بجائے سپہاں بصوبہ اردی

چوں حضرت ہنگ قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در خانہ بجلی خاں نسبت فرمودند سید خاں لوحانی کہ از مقربان سلطان السلاطین سلطان سکند انار اللہ بر مانہ بود و نیز صاحب صوبہ شہر لہا نور اورا شعلہ غیرت در گرفت کہ ہنوز از رحمت سلطان زادہ یک سال کامل ہمہ نگزشتہ است کہ ایشان کہ خدائی بخانہ بجلی خاں کردند پس رفتہ بشیخ بگویند از شہر لہا نور اخراج شوند و این محلہ کہ در و سلطان زادہ شیخ ابو الفتح نمایند کہ پسر اوست۔ یا ازین نسبت باز آیند۔ چوں این سخن بسمع ایشان رسید فرمودند کہ رفتہ بسید خاں بگویند کہ من نشانہ رکن الملتہ و الشرع و الدین

ابوالفتح فیض اللہ علیہ الرحمۃ اسم۔ درمیان من و تو میا در پانزدہ روز است
باز این شهر بادشاہ تیرا خارج خواہر کرد یا مار۔ ہنوز پانزدہ روز نگذرے
پور کہ آں صوبہ از و تیر گشت و بدولت خاں لودی ملکر گشت۔

خانقاہ قطب عالم بجائے کہ مسواک مرشد سہرشد

حضرت قطب العالم عظیم اللہ تولد و تقصید متروک کہ در حوالہ شہر بکھر
است خانقاہ خود عمارت فرمودہ بود نہ کہ بہدراں مرشد ایشان سلطان
الموحدین قدوۃ الاولیاء شیخ اولیاء حضرت شیخ احمد لو بخش رحمۃ اللہ
تشریف فرمودند۔ چوں عمارت خانقاہ ایشان معانیہ نمودند حضرت
بنگ قطب عالم عظیم اللہ تملائے گفتند کہ خانقاہ تو مارا بجانب مشرق
می نماید۔ ایں جانب برائے چو راست می کنی۔ بعد از بندگی قطب السلام
عظیمہ اللہ تملائے بخودست او شاں عرض نمودند کہ مارا روشن می شود کہ کیا
جہے سکونت سازم۔ شیخ المشائخ شیخ احمد لو بخش ہم فرمودند ای مسواک
من پیش تو نگہدارید۔ وقت مشغول در شب ہر جا کہ سبز شود ہاں ہاں
خود مقرب نمایند۔ چوں ایشان بیک مرتبہ عالم علیہ السلام بشیر لمانورا مدھے
در خطہ کوٹ کرورڈ بہ شفیع مشغول شدند۔ ایں مسواک پیش جبکہ گاہ
ایشان سہر گشت۔ ہاں خانقاہ در وضع مبارک ایشان معروض است۔

لے یہ مسواک سہر خونی اندر در وقت بن گئی۔ یہ درخت مسواک سہر خونی اور

خلاصی بند و شاہ از قتل و قویز مرتبہ شہادت

یکے از چوہر بیان ملک پنجاب ہندو شاہ نام عرف بھی در غیبت سر خود را بیعت
ایشان خلق کرده بود۔ آخر الامر اورا بہ ہمتی شہید کردہ پیش حاکم کے بستہ بردار کے قلع
پر لٹ است۔ حاکم اور احوال جلا دیا نمود کہ اور اگر فن بزمیدہ جلا دیا چو قصد
گشتن او کردند باو گفتند روئے خود بجانب قبلہ کن اور روئے خود بطرف شمال
کرد کہ خانقاہ حضرت ایشان بود۔ باز جلا دیا باو گفتند کہ وقت آخر تو نزدیک
رسیدہ است۔ روئے بہ بیت اللہ چرائی کنی۔ او گفت کہ شما بکار خود مشغول
شوید۔ من روئے بجانب قبلہ خود کردہ ام۔ وہیں گفتگو حاکم کس را فرستاد کہ این
را خلاص کنید کہ من از خون او در گزشتیم۔ چوں ہندو شاہ ازاں بلا خلاصی یافت
بخدمت بندگی قطب العالم عظمی اللہ تعالیٰ آمدہ دست بیعت شدہ مرید گشت۔ فرد
نابیدہ رخت عمرے سودا بتو وزریم فارغ تو چوں باشم اکنون کہ دست یم

نوٹ بقیہ صفحہ ۸۰ :- اسکے بعد بھی سوچو دیکھا جیسا کہ مراد شاہ رح
ما مراد میں فرماتے ہیں ۵ درخت اب تک جو تربت پر کھڑا ہے سو وہ حضرت
کی اک مسواک کا ہے۔ عمومی عالم شاہ مرحوم کہتے تھے کہ وہ میرے سامنے کٹا
ہے۔ کیونکہ اس کے کھوکھلا ہو جائیگی وجہ سے خانقاہ میں پانی مٹا تھا۔ جو آن کے
درخت اس وقت خانقاہ میں موجود ہیں۔ انہیں اسی کے نیچے سمکھنا چاہیے +

بعد از حصول این دولت ہند و شاہ عرض نمود کہ یا شیخ ایس کمینہ از بس کہ گفتار
است تحیر است کہ عاقبت خود محمود داد یا نہ بعد از تامل ایشان فرمودند کہ اللہ
تعالیٰ از امر تہنہ شہادت خواہد بخشید۔ بعد از مدتہ ہند و شاہ شربت شہادت
چشیدہ مشہور است کہ بہ سرچند کس را گشت و خصم را ہزیمت داد۔

حالتِ باضت و مجاہدہ شیخ ابوالفتح بن قطب العالم

حضرت بنگا قطب العالم عظم اللہ تعالیٰ اکثر پیلوئے می خواہید و دران
نی شدند۔ یکے از خادمان عرض نمود یا قطب العالم رحمہ کاہیں حضرت دراز
نمی گشتند حضرت ایشان فرمودند کہ در پشت خود قطب زماہ دارم۔ ازین
سبب دراز نمی گشتم۔ آخر الامر بعد از مدتہ اللہ تعالیٰ او شان را بسرے داد
نام او را شیخ ابوالفتح نهادند۔ بعد از وفات ایشان جانشین و سجادہ حضرت
ایشان عظم اللہ تعالیٰ گشت و شیخ در باضت مبداء حال بہ مجاہدہ نفس
حالت او شان چنان بود کہ بعد از روزہ علی علیہ یک خادمے وقت افطار طعام غن
آورد۔ ایشان بکار بردند۔ چوں علی الصلح شد۔ شیخ ابوالفتح رحمہ آں خادم را
طلبیدہ فرمودند کہ بر آئینہ بیار۔ چوں آورد فرمودند کہ چوں او دید بر زباں را ندند
کہ مقداری روغن زرد بر آئینہ مالیدہ مشاہدہ کن چوں او مشاہدہ کرد گفتند کہ

مولیٰ خدایم

۱۔ حاشیہ تذکرہ قطبیہ پر مسطور ہے کہ ہند و شاہ کی داد و دلاؤ موضع الگوں میں ہے۔
۲۔ وہ روزہ جو تیسرے دن افطار کیا جائے جو حضرت فرید الدین شکر گنج رحمہ وغیرہ بزرگوں
کا معمول تھا۔ (صفحہ ۱۰ اشترک کلام)

چیز سے فرق دیدی۔ او عرض کرکہ یا شیخ حالاً از آلائشِ روغنِ خود را مصفا نمی توان
مشاہدہ نمود۔ فرمودند کہ از خود اندن طعام مرغین تو این قدر احباب پیش من آمدہ
است۔ ہاتھ از احوال ایشان چنان بود ہرگز بنظر ایشان گزشتہ یکے از سیدگان
شدہ۔ و اکثر در عشق و محبت و تلاشی و بے خودی گزبان می گردید۔

در فیض کشادہ بر شیخ فرید

ہوئے ایروانی کا فہم اہل اسلام برادر خود شیخ فرید در بارے تعلیم علم
ظاہری و جہر می کرد و اگر یہ گردن گزشتہ۔ آواز گریہ او بسع حضرت ایشان سید
از حجرہ تشریف بیرون آورده فرمودند کہ آبا کبر! بیسے چہ فرید را زہر ممکن
و آزار می رسانی۔ اینہی کافہ اہل اسلام عرض نمود کہ یا شیخ از حایل ماندن
مرون ازین بہتر است و حضرت ایشان چشم پر آب کردہ فرمودند کہ از خداے
تعالی خواستہ ہر اہم فرید را ہر چہ بارہ علم دیا نیدہ شد۔ ہمدراں محل ذوالجلال
در فیض بروئے کشادہ۔ از علماء دہر و اجدادین عصر گشت +

نیاز شیخ فرید رحمہ بجناب خواجہ گویند سلم

شیخ فرید رحمہ ہر شب جمعہ طعام بارول خواجہ گویند سلمی علیہ وآلہ وسلم
نمی کرد۔ یکے از خادمان تا نمیدہ کوزہ را بسہوا از خانہ کلاں آید و در آن طعام
قد کار کردہ چون شب گزشتہ شیخ فرید دیکر و گریہ کنان از آن حجرہ بیرون آمدند
یکے از خادمان پرسید کہ یا شیخ سبب طو لیت آن حضرت چیست فرمودند کہ

اشب شواجہ صرور کائنات را بر خلافت رسوم بیرون حجرہ دیدہ رفتہ زمین بند
 پیوسیدم۔ در دلم گزشت کہ چہ کطالعی بر من نازلے شدہ است۔ آنحضرت
 آفتاب شعلع حجرہ ناریک را با قدم منور نساختند۔ ہمدراں محل سید عالم
 علیہ السلام بر زبان مبارک راندند کہ فرزندم فرید! در خانہ تو آؤندے نہادہ ند
 ملع رفتن من ہمیں است۔ چوں شب جمعہ دیگر رسیدہ منقادے کہ طعام
 بارواح آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می دادند در آن شب دو چہاں
 دادہ در آن حجرہ مشغول شدند۔

طعام تیار کردہ برسم گفت احرام

حضرت بنگل قطب العالم بر بلند ی دیباہوں کہ خالقہ حضرت ایشان بود
 مشغول بودند کہ بخیرو عرف بھی و تھیرو (دیکھا) آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ اللہ
 تعالیٰ از توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارا فرزندے دادہ است۔ امروز طعام
 جندی تیار است۔ اگر آں خلاصہ ادبیا ہم بکا۔ برند ہے صاحب این فیر۔
 ایشان فرمودند کہ چندی چہ چیز است مارا دوشش نمی شود۔ یکے ازاں ہماں

لہ یہ جگہ میراؤں کے نام سے مشہور ہیں مکانہ صاحب کے متصل بڑی بلندی
 پر واقع ہے۔ یہاں قطب العالم کے فرزند اصغر پیر بابا والدین اور انکے فرزندوں
 کی قبریں تھیں جو اولاد کی بابت اور جہالت کی نذر ہو گئیں۔ پیر بابا والدین کی
 اس سے محفوظ ہے کہ بھی اسے رائے بکار کی قبر مشہور کر کے اس کی تکہداشت
 کیتے ہیں (تاریخ جلیلہ صفحہ ۲۷۸)

عرض نمود کہ یا شیخ جنڈی رسوم کفار است۔ ایشان فرمودند۔ پس از شریع
 شریف آن طعام حرام است۔ نباید خورد۔ بھیر و عرصن نمود کہ یا شیخ طعام مسکس
 تیار شدہ است چہ باید کرد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ بر این سگ را جلد
 طعام بکار خواهد برد۔

ولادت ابو النخیر بدعاً قطب العالم رحم

کھنویں رائے المد و تاعوف بھی بخیمت ایشان مدول نیت کردہ آمد کہ گر
 توجہ آن حضرت از اولاد پیرہ ویر گردم۔ حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ المد
 تقاعے اقبسم نمودہ فرمودند کہ المد تعالے ترا بسیار فرزندان خواهد داد۔ اول
 پسرے کہ خواهد شد نام او ابو النخیر خواہی نہاد۔ بسیار قابل خواهد شد۔ ہمدان
 مد المد تعالے اور پسرے داد نام او ابو النخیر نہاد بسیار قابل شد۔

قتل مطرب سازش کنند خلاف قطب العالم

بعضے برادران ناشائستہ از اولاد شیخ تاج الدین مازروئے حسد خواستند
 کہ حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ المد تعالے را بقتل رسانند۔ ہر چند کہ در حجرہ
 ایشان پناہ آمدہ می جستند ایشان را نمی یافتند و کور دیدہ مائے ایشان بنویسند
 ایشان۔

۱۔ حاشیہ مخطوطہ تذکرہ قطبیہ پر ابو النخیر کی ولادت کجاؤں کا نام لکھا ہے غالباً المد پور
 (واضح نہیں)۔ ۲۔ نام غلامی برادر شیخ نوز الدین بن سلطان حاکم رح۔

مسودہ بنی شدند یکے مطرب بود کہ حضرت بندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ
تعالیٰ اکثر (ازو) سرودی شنیدند۔ آن مطرب بدبخت باخصمان ایشان گفت
کہ امشب ہر وقتیکہ من باواز بلند پیش شیخ بسرایم۔ برہیں نشان شما اور آمدہ
بفضل رسانید۔ چوں شب درآمد آن مطرب بے دین بدبخت حضرت بندگی قطب
عظمیٰ اللہ تعالیٰ آمد۔ چوں نیم شب گذشت۔ حضرت ایشان اور فرمودند کہ سرما
بسیار است ایں خرثہ من بہرست۔ او پرمشید۔ چوں آن وقت وعدہ اور رسید
یک بیت در مقام حسینی او بلند برائید خصمان او شان در حجرہ پناہ شدہ
آمدند۔ ہر چند بستند حضرت ایشان ندیدند و خرثہ ایشان بالائے آن مطرب
نشناختند۔ آن مطرب را شیخ بداشتند۔ ہزدند۔ ہر چند او گفت کہ فہاں مطرب۔
آن خصمان بنی شناختند۔ و در زبان ملتانی مشہور است۔ لمہلگی قریشی
مارے ڈوم فقیر۔

محفوظ بطعیانی در باب سندہ

حضرت بندگی قطب العالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ ہر درختے رفتہ مشغول شدند۔
جہاں استغراق بر ایشان ورود نمود کہ از احل آب دریلے سندہ ایشان را بیج
خبر نمود۔ آن آب سہ ماہ ماند۔ مردمان پنداشتند کہ شاید شیخ غرق شدہ باشد
زیادہ کہ ہر وقتیکہ شیخ مشغول بود سہ ماہ است کہ ایں درخت در میان آب است
چوں آن آب مرطوب شد۔ یکے از خادماں ایشان سہلو (یا مہلو) نام ماہی گیر
آن دخت رفتہ گریہ می آرد۔ ناگاہ آواز گریہ او در گوش حضرت ایشان رسید۔

ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمہ حضرت ایشان برائے و عنوان و سے آسے
خواستندہ او کو زہ را از آب پر کرده بیک دست برداشت۔ چون نظر مبارک
حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بر او افتاد پر سید کہ دیگر دست ترا
چہ شدہ است او عرض نمود کہ یا شیخ مدتے است کہ دست من خشک
شدہ است۔ حضرت ہرزبان مبارک را ندانے اللہا کُلّی شعی
قد میر عیس می تواند کہ خشک را سبز گرداند۔ ہمدراں محل بقدرت عزوجل
دست او را است گشت و بیچ خمے در دست او نماند۔

افترائے پسر شیخ کا کہ بر قطب العالم رحمہ

یکھنڑ مطربہ بخدمت حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ امی آمہ
ایشان سرود می شنیدند۔ آخر الامر از پسران شیخ کاواں مطربہ را بسیار
مبلغ داد و گفت کہ تو پیش بادشاہ اقرار کن کہ شیخ چو ہر با من مطربہ یا وینہ
فسادے می کند۔ خصوصاً یک مطربہ حاضر است کہ اقرار می کند فساد شیخ
کہ با و کردہ است۔ سلطان السلاطین سلطان سکندر متعجب شدہ از دارالسلطنت
و بنی خواص خاں را بجانب شہر لہاندر خدمت فرمودہ کہ برو ایں واقعہ را تحقیق
نہ۔ چون او آمد جمع اکابران و حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را
شبہہ۔ چون ایشان تشریف آوردند فرمود کہ برویدہ۔ ان مطربہ را بسیار چوں
۔ زند۔ خدمت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ فرمود کہ سے روسیہ
دست بتو۔ بہدیاں محل روئے او سیاہ گشت و لرزہ در اندام او افتاد میں بعد

خواص خاں باز بہ آں خطر بہ گفت راست بگو۔ او عرض نمود کہ یا خاں خاناں پسر
 شیخ کا کورہ ہزار تنکہ پہلوی دادہ من گفت کہ تو پیش سلطان و خاتم بدروغ
 برفساد شیخ گوی دہ کہ شرمندہ بشود و از ان مبلغ چہار صد تنکہ گرفتہ ام و شیش
 صد پیش بقال و اتو نام بطریق امانت نگہداشتہ۔ چون تحقیق کردہ بچپان
 شد۔ بعدہ خواص خاں با ادب از خدمت حضرت ایشان رخصت شدہ تمام
 ماجرا بہ خدمت شاہ آمدہ عرض نمود۔ ہادشاہ خواست کہ اور از ملک خود خارج
 کند۔ آخر الامر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ ایں دہان را بخدمت
 شاہ فرستادہ و گفت کہ ایں گناہ او برائے خدا تعالیٰ معاف فرماہند۔ ہادشاہ
 از سر جزا و درگزشت۔

دعا بحق باغبانے

یک باغبان ہمیشہ در خدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 بودے۔ روزے فرض نمود کہ ہا شیخ آبروئے دو جہان می خواہم۔ ایشان
 در باب او دعا فرمودند۔ اللہ تعالیٰ اور منظور داریں کرد۔

چہار پسر بہ چہار خرما

مگر نام عرف بہدال بخدمت ایشان طہام آورد و عرض نمود کہ یا شیخ
 یک عاجزہ ہستم اور کہ خدائی کردہ ام۔ ایشان فرمودند کہ بیچ پسرے
 داری۔ او عرض نمود کہ بیچ فرزندے مدہم۔ ایشان فرمودند کہ ایں چہار

خدا بخور۔ اللہ تعالیٰ ترا چار لپسرخو اہد داد۔ حضرت ربہ لغت بعد از مدے
اورا چہار لپسرخو داد۔

مطربے از سداک نقباء شد

اکثر شیخ پت مطرب بخدمت ایشان حاضر می بودے۔ چند ہفتہ نگزشت
کہ او بخدمت ایشان نیامد

آخر الامر بعد از روزے چند چوں بخدمت حضرت
بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمد۔ ایشان پرسیدند کہ شیخ پت مدے
بگذشت کہ پیش ما نیامدی۔ او عرض نمود یا مقتدرے اہل اصحابان حقیقت (۱)
دریا بسیار آمدہ۔ از کثرت آب چند ہفتہ مقصر ماندیم حضرت ایشان فرمودند
کہ از مدے تعالیٰ اخلاستہ ترا از سداک نقباء کنائیدہ شد۔ ہر وقتے
کہ ما فی بر روئے دریا آمدہ باش از ہماں روز چنان حالت بر شیخ پت روئے
داد کہ مانند باد از روئے دریای گزشت و ہر چہ از زبان او رساوری شدہ
در طرفہ العین بالہام می رسید۔

از مبلغات نذر قطب العالم تعمیر جاہ باولی و

”ال در قلعه رسول کوٹ“

وقتے در خدمت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ پت و شیخ جلال

و شیخ موکر نجار و شیخ مکہ سیاه پوش و شیخ موسیٰ آہنگر و شیخ زین الدین غازی
 و ملاقرن سجاد عرف چند حاضر ہوئے کہ اس داعی رہنمزد و لب پابوس
 حاصل شد۔ اس وقت یکجا زواہد و اصلاں باسم حقائق آگاہ و شیخ را جو کہ شیخ
 الاولیاء مخدوم شیخ لد اکبر بخند مت حضرت جہنگی قطب الدنیا و خطمہ الدنیا
 در قلعہ رسول کوٹ کو واقع است دربار رساند کہو کہ ہزار شہر ہا نور کتاب
 شکوۃ می خواند۔ ہمدراں محل حضرت ایشاں در مراقبہ شدہ۔ چون ازاں
 حالت سر برداشتند۔ بہ زبان مبارک را ندید کہ بنام نصیب و حبیب و نصیر
 باز رکاں را جہاز غرق می شد۔ مصیبت گرفتار شدہ و قریب ہلاکت سیدند
 در اس وقت او شان مارا آمد و شفیق آمدہ دند۔ آخر الامر برائے او شان مدد
 نمودہ شد۔ چون ازاں بلا نجات یافتند چند ہزار دینار سرخ نذرین کردند
 اما مارا چنان معامد می شود کہ بعد از فوت من بروز چہلم دریں جا میں ہلاکت
 خواہند آورد۔ ازاں اقلہ دریں قلعہ یک تال عظیم و یک چار باولی خواہند
 نمود۔ ہمدراں محل روئے مبارک خود بطرف شیخ المشائخ موکر و ملاقرن
 چند کردہ فرمودند کہ اس خدمت را بجا خواہید آورد۔ آخر الامر بجا از وفات
 حضرت قطب العالم رحمہ بروز چہلم آن سوداگراں آمدند و تمامی واقعہ ماضی را
 بیان نمودند و ازاں مبلغ یک تال و چاہ باولی (بنا) فرمودند۔

۱۔ اس کے متعلق میں تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۶ و ۷ تا ۸ مفصل
 بحث کر چکا ہوں۔

عطا فرمودن یک بیگہ زمین لشیح بایزید

روزے حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ درمیان قلعہ رسول کوٹ
 از خانقاہ تشریف بیروں فرمودہ می گردیدند یکے از مریدان ایشان با ہم شیخ مولد
 بایزید قریشی العباسی السامی از فرزندان مرحومی معفوری قاضی رشیع الدین ساکن
 ماقلہ ہمراہ داشتند۔ چوں بیک زمین رسیدند بر زبان مبارک راندند کہ فرزندم
 بایزید در اینجا حضرت شیخ المشائخ ہنگی شیخ محمود از مدتی آسودہ اند۔ ترا باید
 کہ در پناہ ایشان یک خلوت اربعین نشینی و باعزت ہاشمی۔ چوں این حکم
 از حضرت قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در حق او صادر شد۔ شیخ بایزید در آنجا
 مشغول گشت۔ در حین خلوت از شیخ بایزید چیزے ممنوعات واقع گشت۔
 و لہذا ان گرفتہ اوراہ ہوا شدند۔ ہمدراں محل زمین قبر سید محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
 ترقید و آزار آنجا یک دستے بالا برآمد و اورا ازاں بلا خلاص کرد۔ بعد از حصول دور
 خلوت چوں شیخ بایزید بخدمت حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 آمد ہر دو بان مبارک راندند کہ فرزند بایزید من از تو غافل نبودم و ترا بہ شیخ محمد
 مدنی رحمۃ اللہ علیہ نیز سپردہ بودم۔ الحمد للہ ما کہ مرید تو بحصول انجامید۔
 بعد از ان شیخ بایزید را بر کنارہ رودے کہ در میان خطہ کوٹ کروڑ و مزار مرحومی
 شیخ المشائخ مخدوم شیخ کا کو رحمۃ اللہ معروف است یک بیگہ زمین عنایت
 فرمودند۔ مزار او در آنجا معروف است۔

لے شیخ بایزید کے مزار کنارہ رودہ خانقاہ قطب العالم اور شیخ کا کو کے مزار۔

ارشاد قطب العالم جبرائیل اشکالِ طریقت سید علی غازیؒ

چون سلطان السلاطین سلطان بابر در ملک ہند بادشاہی خود را مقصد ساخت۔ حضرت سید السادات سید علی غازی برادرِ حقیقی شیخ زین الدین غازی کہ از اکابران ولایت بود و نیز نزول بجانب ہند نمود و بدل نیت کرد کہ با یکے از طالہان حضرت سلطان العاشقین بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ ملاتی شدہ اشکالِ حقیقت جل نماید چوں در شہر لہور در روضہ منورہ حضرت ہنگ قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رفتہ مشغول گشت۔ وہاں لیل حضرت ایشاں ایں داعی را در باطن فرمودند کہ فرزندم سید علی را از اشکالاتِ طریقت خبر دہ و بحرم اسرار خود ساخت (ساز) و دست او در دستِ ایں فقیر دادند۔ سید علی غازی نیز چنین مشاہدہ نمود۔ بعدہ چند مدت بلاو صحبت داشتہم۔ آخر الامر مخدوم سید علی غازی در نزدیکِ میانی بیخِ ڈھیرہ سکونت گرفت و بعد از چند سال رحلت کرد۔ مزار او نیز در آنجا مشہور است۔ و سید علی غازی برادرِ حقیقی زین الدین غازی بود۔

لہ قبرستانِ میانی صاحبِ لاہور میں سید علی غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مہر کا
مجہ (نائی) کو پتہ نہیں۔

مُردِ شدن شیخ سادھا ج بعد از مشاہدہ حق

تسلیم قطب العالم

بنام سیمور الجہ زمانہ از مریدان مخدوم شیخ سادھا عرف بعلیم بود۔ برائے
مخبریات تسلیم حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ آمده گفت کہ اسے چوتھارا
سرگین اسپ درکار است بگیریک بملونی و سرگین اسپ رخرید بمن آوردہ بدہ۔
چوں حضرت ایشان ج بے تکلف و آناہنگی بے نظیر و در تسلیم بے تمثال بودند۔
بعوض آن بملونی ہاد بازار سرگین اسپ خریدہ بر سر خود منادہ می آمدند و در ہاں
ایشان ملک انور راستے خان خانان دولت خان لودی یوسف خیل برائے زیارت
حضرت ایشان آمده۔ چوں حضرت ہندگی قطب العالم ج را باین شوق دیدخواست
کہ آن تو بر سرگین اسپ از سر مبارک ایشان گرفتہ بر سر خود منادہ ہمراہ روند۔
حضرت ہندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بر زبان مبارک را ندیکہ ایں مانت
است کہ آن بی بی بمن سپردہ است ترا لازم می آید کہ آن را بر سر خود نہی تو استاد
باش۔ من رساندہ می آیم و آخر الامر حضرت ایشان را سرگین را در خانہ و رساندہ
بخلو نشانہ خود آمدند ساں بی بی بر تلو عجیب حضرت ایشان تحسین نمودہ آن بی بی
تمامی ماجرا بخد مت مربی خود شیخ سادھا معلوم نمود و آن بی بی و شیخ سادھا در
خدمت ایشان ہمہ مرید و محققہ گشتند۔

سہ شیخ سادھا کی قبر کا پتہ محلہ کھاری کھیتی دین ہے جواب بازار کھیاں

اندرون بھالی دروازہ مشہور ہے۔

شیخ عین الدین غازی را ایک قطب العالم قرآن حفظ شد

در خدمت حضرت بزرگ قطب العالم عظیمہ اللہ تعالیٰ شیخ عین الدین غازی
برادر شیخ زین الدین غازی و شیخ علی غازی ییل و نثار بسری برود بسیار
خوش الحان بود۔ در غزوة ماہ رمضان در دل او گزشت کہ اگر ما را حفظ شد آن
بودے در خدمت حضرت ایشان شیخ قرآن می خواندے۔ حضرت بزرگ قطب
العالم رحمہ اللہ در یافت و فرمود کہ فرزندم عین الدین بجانب من ہیں۔ چوں
او دید۔ او را در ہاں حین حفظ قرآن گشت۔

واقعه رحلت حضرت بزرگ قطب العالم

وقتے در خدمت بزرگ قطب العالم عظیمہ اللہ تعالیٰ شیخ یونس و شیخ جمال
و شیخ مولہ بخار و شیخ مہمہ سیاه پوش و شیخ موسیٰ اسگر و طاہر و شیخ
زین الدین غازی حاضر بودند کہ ایشان ہاں بحق تسلیم کردند۔ چوں وقت غسل
دادن رسید سلطان السلاطین سلطان سکندر انار اللہ بر تانہ نیز حاضر شد۔
بعد از غسل سہ مراتبہ (مرتبہ؟) اسم ذات از زبان مبارک ایشان صادر گشت
چنانکہ تمام جامعہ شہ شہید نہ۔ تا بدو گمشتی بہارے مبارک ایشان می بینند
و رحلت ایشان در غزوة ماہ رجب سنہ ۹۱۰ (بود) در آن رحلت ہولناک

فریاد از عالمیان برآمده شیخ و اشیخ سال ایشان نیز لفظ شیخ می برآید۔

آتش به بدو عالمی شیخ ابابکر

روزے حضرت سلطان الاولیاء شیخ ابابکر بنیرہ حضرت غوث العالم بہاؤ الملک و الشرح والدین شیخ ابو محمد زکریا مقدسے گیاہ خریدہ می آوردند ناگاہ یک مثل آمدہ از ایشان گیاہ طلبیدہ حضرت شیخ فرمود کہ من از فلاں جا خریدہ ام۔ بیستہ اسپ آوردہ ام نہ برے فروختن۔ آن نا فحیدہ از نادانی تازیانہ بیکشتن مبارک ایشان زد۔ شیخ ابابکر حجتہ و بعد فرمود کہ ای تازیانہ فیضاد بشرانش افتاد۔ ہماں بختہ نمے از غیب پیدا شدہ آن مغل را با اسب بخت و تمامی شہر ہماقتہ درگیر شد۔ چنانکہ از خشتنا و گلداسو ختن گرفت۔ بچوں بقرب محلہ ایشان بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ رسید۔ تمامی مردمان محلہ آمدہ پیش شیخ ابوالفتح رح این ماجراے ہولناک بیان نمودند کہ یا شیخ آتش نزدیک رسیدہ است و از چہار طرف درگیر شد۔ امید حیات نماندہ است۔ علامہ فرمائی کہ از میں بذریمیم و خلاص شویم۔ آخر الامر شیخ ابوالفتح رجوع بکشت بندگی قطب العالم رحمۃ اللہ نمودہ در روضہ منورہ مشغول گشت۔ ہمدراں حین صورت بندگی حضرت قطب العالم عیال گشت و فرمودند چنانکہ شیخ ابو الفتح بچشم ظاہر معائنہ نمود کہ آتش آگندہ بر آوردیم ابابکر است۔ ہی خرقہ مارا بختوے کہ دانی بندہ آتش نیز نخواہد آمد۔ بعد از آن آن آفتاب سہا در نظر غائب شد۔ شیخ ابوالفتح خرقہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ

براہر مزار سیدہ شہناز خاں بہادر و بقعہ حضرت رب العزت از براہر (مزار) سیدہ شہناز
آتش مندر گشت۔

حسب ایشاد روحانی قطب العالم ایوان بلبر بیفتاد

باہر بادشاہ ایوانے (تعمیر) فرمودہ بود چوں اوضیاء ارشد بادشاہ قلاتون
سخار را طلبید کہ مرو با برکت بود و فرمود کہ برو ایوانے کہ طیار شدہ ست رفتہ اور
ہر میں و فراشاں ہمراہ چہ بیکر خواہنگہ من طیار کنند۔ زیر کہ من امشب ہماں جا خواہ

سیدہ معین الدین رحمۃ اللہ مشہور سیدہ سہو کے والد سید جمال الدین چغتای
طانی مظالم سے تنگ آکر لاہور آئے۔ ان کی وفات کے بعد یہ مرجع خلافت بنے اور
مسجد بھی مطابق مسئلہ میں انتقال فرمایا۔ ان کا مزار اس بازار میں ہے (جو
بازار سیدہ شہناز ہے) جو نوگزہ کی قبر واقع ہر امنڈی سے چوک جھنڈا (دوبائی
درہ ازہ) کو جاتا ہے (نمارتخ جلیا ص ۱۶۷) گزر چوک مانک (محلہ کھاری کھوشی)
کی وسعت سیدہ شہناز سے دروازہ کھسالی کی فصیل اور شاہ برج چوک
تھی۔ اور گذر تلوارہ میں وہ تمام عمارات شامل تھیں۔ جو بازار جانی دروازہ
کی جانب مغرب تلوارہ سے بازار تہی ہیں۔

خوابیم کرد۔ چوں رفتہ ایوان را بدید رجوع بحضرت بندگان قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
 کرد کہ یا شیخ درہر کاسے دستگیر و مقیم باش۔ زیرا کہ صحبت باو شایان آب و
 آتش است۔ حضرت بندگان قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اور ادرہ الحن فرمودند کہ
 بادشاہ را بگوئیہیں ایوان تائبہ سے روز نیاید بکشم بیچ آفریدہ نیاید۔ زیرا کہ در دوم روز
 یا سوم روز ایں خانہ خواہد افتاد۔ یہی محبت ایں پیش بادشاہ عرض نمود۔ بادشاہ
 در اسخانہ رفت۔ بعد از سوم روز ایں ایوان افتاد۔

دستگیری قطب العالم بخلاصی حرم سلطان ابراہیم

بعد از شہید شدن سلطان ابراہیم انارک بدینا ایک حرم در قید بایر بادشاہ
 افتاد۔ مدت در قید ماند و یک زن در خدمت او بود۔ معذرت بازید خاں بنیرہ حضرت
 شیخ المشائخ محمد سلمان کہ از مقربان بایر بادشاہ بود می آمد ساز ملتے افغان سے کا
 خواستہ می آمدند۔ چوں مونسہ دور دید پرسید کہ ایں امر اور عبد متعال سلطان بھٹرا افغان
 کیست۔ اور انگشت کہ بازید خاں است بنیرہ شیخ محمد سلمان۔ یہاں وقت او
 مونسہ خاک گرفتہ بالستے بازید خاں انگشت۔ بازید خاں اسپ استاد کرد و فرمود کہ ایں
 زن را گرفتہ بیلید۔ چوں آوردند بازید خاں پرسید کہ تو کیستی او عرض نمود کہ از خدمت
 گاران حرم سلطان ابراہیم ہستم کہ در قید بایر است۔ و عجب کہ بزرگان شہاد باطن
 دستگیر ایں قوم اند و شامقا ہر دو دستگیری نمی نمایند۔ زیرا کہ حرم سلطان اسلاطین
 سلطان ابراہیم در قید باشند و شامقا غافل نمایند۔ بازید خاں چوں پردہ نمک ایشاں
 بود تائب نیار دو بہ جمعیت یہ گشتہ حملہ کرد۔ چند کس ہر گشت و حرم سلطان ابراہیم

ہمراہ گرفتہ لطف ہندوستان رہی شد۔ غفلتہ در شہر افتاد و فوج با آبراز پس
ایشان فرستاد۔ چون نمودار گشتند آن بی بی را اعتقاد کامل بہ حضرت ہنگی قطب
العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بود۔ یاد کرد نگاہ دید کہ سوار سے برقع پوشش از غیب پیدا
شد و ان تمامی لشکر کہ از یمیت داد۔ چوں شب شد حضرت ہنگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ باز برخاں را در باطن فرمود کہ تو بملک یورپ برو۔ جنگ کن۔ زیرا کہ
نرا فتح نخواہد شد۔ چوں روز شد باز یدھاں ہا مقربان خود گفت کہ مرا از حضرت
ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ چنان بشارت شدہ است۔ یاراں چوں در صعب
جنگ اول غالب آمدہ بودند گفتار باز یدھاں ہوئے او شان ناموافق آمد۔ ابا نمودند
کہ بسیار خواب از دسوکس ہم می تواند اعتبار نمی تواند کرد۔ آخر الامر باز سلاح آراستہ
شد۔ چوں بزود لشکر بمقابلہ آورد ہمدان محل حضرت ایشاں ہنگی حضرت قطب
العالم عظمہ اللہ تعالیٰ سوار بر اسب ظاہر شدند و جلو اسب باز یدھاں باز گردانیدند
و فرود آمد کہ من غفرتہ بخودم کہ شما بملک یورپ بروید و جنگ نہ کنید زیرا کہ نصرت نخواہد
شد۔ باز از نظر ایشان غائب شدند۔ باز یدھاں لاچار رو بملک یورپ پہلو۔
و ہماں ملک رفتہ شکر گشت۔ بعد از وفات حضرت ایشاں در سال ۱۰۵۱ ہجری
اس واقعہ روئے دادہ ہمد۔

۱۰۵۱ حضرت قطب العالم شہید ہجری مطابق ۱۰۵۱ ھجری میں واصل حق
ہوئے۔ یہاں واقعہ ۱۰۵۱ ھ کا یعنی ابراہیم بادشاہ کی شہادت سے دو سال بعد کا ہوا۔

ذکر خرقه و خلافت

خلافت سهروردیه

حضرت سلطان العاشقین قطب العالین، ختم المقربین و الی الخلائق بالحق
 بندگی قطب العالم شیخ عبد المجید شمس الدین شیخ جوهر حارثی القریشی، البکری آبان
 رسول الله الهاشمی فرمود که این فقیر تبرک اول خرقه سلسله سهروردی پوشیده از
 پدر خود شیخ الاولیاء شیخ ابوالفتح رحم و ایشاں پوشیده از پدر خود شیخ الاولیاء
 شیخ حمید العزیز رحم و ایشاں پوشیده از پدر خود شیخ شهاب الدین رحم و ایشاں از
 پدر خود شیخ نور الدین رحم و ایشاں از پدر خود سلطان التارکین حمید الملت و الشرع
 و الدین حاکم ابوالنجیب و ایشاں از ختم المجهتین قطب العالم المکونین شاه کن
 الملت و الشرع و الدین شیخ ابوالفتح فیض الدین پوشیده و ایشاں از پدر خود شیخ
 المعارف صید الحق و الشرع و الدین محمد پوشیده - و ایشاں از پدر خود و ارث
 الانبیاء و المرسلین بقاء الملت و الشرع و الدین شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی
 الاسدی الملتانی پوشیده و ایشاں از سیر خود شیخ الطریق بحر الحقیقت
 شهاب الحق و الشرع و الدین ابی محمد عبد الله عمر سهروردی البکری پوشیده
 و ایشاں از عم خود انبیاء الدین ابوالنجیب عبد القاهر سهروردی پوشیده - و
 ایشاں از عم خود حمید الدین عمر پوشیده و ایشاں از پدر خود شیخ محمد معروف بموی

پوشیده و ایشان از پدر خود شیخ احمد دین داری پوشیده و ایشان از پدر خود
 شیخ محمدشاد دینوری پوشیده و ایشان از پدر خود سید الطائفة شیخ جنید
 بعدادی رحمة الله تعالی پوشیده و ایشان از پدر خود برهان اسالکین شیخ
 معروف کرخی پوشیده و ایشان از پدر خود شیخ داود طائی و ایشان از پدر
 خود شیخ حبیب عجمی و ایشان از پدر خود امام حسن بصری و ایشان خلافت
 داشتند از حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی الله تعالی عنه و ایشان از حضرت
 خواجه عابد احمد محبتی محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم

آقا شیخ دجیمه اندین محبت داشت حضرت شیخ اخئی فرخ زنجانی و او محبت
 داشت بحضرت شیخ عباس نهاوندی و او محبت داشت بحضرت شیخ عبد الله
 خفیف و او آن محبت داشت بحضرت شیخ محمد ردیم و او محبت داشت بحضرت
 قه و الله و لیا شیخ جنید بعدادی -

آقا شیخ معروف کرخی محبت داشت به امام علی موسی رضا و ایشان محبت
 داشتند با پدر خود امام موسی کاظم و او محبت داشت با پدر خود امام جعفر صادق
 و او محبت داشت با پدر خود امام محمد باقر و او محبت داشت با پدر خود امام زین العابدین
 و ایشان محبت داشتند با پدر خود امام حسین شید و شکر بلا و ایشان محبت
 داشتند با ختم النبیین احمد محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم -

اما امام جعفر صادق محبت داشتند با امام موسی خود قاسم بن محمد بن امیر المومنین
 ابی بکر صدیق رضی الله عنه و آن محبت داشتند با سلیمان فارسی و آن محبت داشتند
 با حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و آن محبت داشتند با

حضرت محمد بنی الامی العربی القرطبی، دانشمندی سید الصادق علی اله علیه و سلم کثیراً کثیراً۔

خلافتِ جدید

حضرت قطب العالم اعظم اله تملک فرمودند کہ پوشیدم خرقہ سلسلہ حضرت
جنید پر از خدمت او در نزد سلطان المحققین شیخ المصنف شیخ فاضل وایشان
از پدر خود شیخ عبد العزیز رحم وایشان از پدر خود شیخ شهاب الدین رحم وایشان
از پدر خود شیخ نواز الدین رحم وایشان از پدر خود سلطان التاکریم غوث عالمین
حمید الملت والشرع والدین مخدوم شیخ حاکم حاکمی انکاری آبل رسول الله
الہاشمی وایشان از پدر خود سلطان بہاؤ الدین رحم وایشان از پدر خود سلطان
قطب الدین وایشان از پدر خود سلطان رشید الدین رحم وایشان از پدر خود سلطان
ابو علی رحم وایشان از پدر خود سلطان الاولیاء شیخ موسیٰ رحم وایشان از پدر
خود شیخ ابوطاہر رحم وایشان از پدر خود سلطان الموحیدین محبوب حضرت باری
شیخ ابراہیم ابوالحسن علی المنکری رحم آل رسول الصالحی وایشان از پدر
خود شیخ ابوالفرح فرطوسی وایشان از پدر خود شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز التیمی
وایشان از پدر خود سلطان الاولیاء شیخ ابوبکر خلی رحم وایشان از پدر خود سید
الطائف حضرت شیخ جنبہ بغدادی رحم وایشان از پدر خود شیخ معروف کرمی رحم۔
وایشان از پدر خود شیخ داؤد طائی رحم وایشان از پدر خود شیخ حبیب علی وایشان
از پدر خود امام حسن بصری رحم وایشان خلافت داشتند از حضرت امیر المومنین علی
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وایشان از حضرت خاتم النبیین خواجہ عالم احمد محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ایضاً فرمودند کہ بخدمت حضرت مرشد کمال بریات، سائیکس قلوب العالمین
قدوة الواصلین حضرت مخدوم شیخ احمد نور بخش جنبی، چند سال ملازم او بودم۔
اکثر وقایعات سلوک و آداب ذکر خفی و ذات و نفی اثبات از وی آفته شده
و خرقة صوفیہ از سلسلہ شطاریہ بایں فقیر پوشانیدند و ایشان از حضرت شیخ
اولیا شیخ محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ پوشیدہ۔ و ایشان ملازم میر خود شیخ نجم الدین
مفراتی رح و ایشان از میر خود شیخ شرف الدین جرجانی رح و ایشان از نفی الدین
احمد سفار پوشیدہ و ایشان مطری محمد اینفراح (الصباح) البجربانی پوشیدہ
و ایشان از کمال الدین حسین طیبی رح پوشیدہ و ایشان از رکن الدین خواجہ محمد طیبی
پوشیدہ و ایشان ملازم نور الدین طیبی رح پوشیدہ و ایشان از محمد طیبی پوشیدہ
و ایشان ملازم حضرت ابو سعید خیاط رح و ایشان ملازم سلطان العارفتین ابو یزید
بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و ایشان خلافت داشتند از حضرت امام جعفر صادق
و ایشان از پدر خود امام محمد باقر و ایشان پدر خود امام زین العابدین و ایشان ملازم پدر
خود امام حسین رح شہید دشت کربلا و ایشان از خاتم النبیین احمد محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم۔

سلسلہ چشتیہ

(قلب العالم) فرمودند کہ از خدمت سراج العارفین سلطان الواصلین
فرید الملت و الشریع والدین شیخ مسعود اجود صنی خرقة خلافت ظاہر و باطناً

سلسلہ چشتیہ پوشیدہ و ایشان از حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی و ایشان
 از حضرت خواجہ معین الدین سنجر رحمتہ اللہ علیہ و ایشان از حضرت خواجہ عثمان
 یارونی رحمہ و ایشان از حاجی شریف زبانی رحمہ و ایشان از حضرت خواجہ بود و چشتی
 و ایشان از پیر خود خواجہ نصیر الدین ابویوسف رحمہ و ایشان از پیر خود محمد عثمان چشتی
 و ایشان از پیر خود خواجہ ابوسعحاق شامی رحمہ و ایشان از پیر خود حضرت خواجہ علوشاد رحمہ
 رینوری و ایشان از پیر خود خواجہ ہبیرہ بصری و ایشان از پیر خود شیخ حذیفہ اعرسی رحمہ و
 ایشان از سلطان معارفین شیخ ابراہیم ادبیر رحمہ علیہ و ایشان از حضرت
 خواجہ فضیل ہیاصل رحمہ و ایشان از حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمہ و ایشان از حضرت
 امام حسن بصری رحمہ و ایشان از امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و ایشان از حضرت
 رسالت پناہ احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ جمیعین و بارک وسلم و صلی اللہ
 علی الخیر خلقہ محمد و آلہ جمیعین بہ تنگ یا رحمہم الراحمین۔

سلسلہ ابوبکر صوفیہ و اوردیگر

نوٹ ۱۰۳۔ حضرت قطب عالمہ خواجہ فرید الدین مسعودی کی حلت
 سے ۶۰۰ سال بعد فوت ہوئے۔ شروع تذکرہ میں بیان جو چکا ہے کہ آپ نے
 خود خلافت برطریق ایسی حاصل کیا۔

سلسلہ مداریک

(قطب عالم) فرمودند کہ پوشیدم خرقہ صوفیہ سلسلہ مدگریہ از حضرت شیخ مسکندر مدار۔ و ایشان از پیر خود شیخ محمود مسکور مہنہ پوشیدند۔ و از حضرت سلطان الدلولیلہ بیع ایوان بدیع الدین شاہ مدار۔ و ایشان از حضرت شیخ عبداللہ مکی رحمۃ اللہ پوشیدند و ایشان از پیر خود قطب مدار شیخ طیفور شامی و وایشان از خانم النبیت احمد محبت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اما شیخ طیفور شامی صحبت داشتہ خدمت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایشان صحبت داشتند بحضرت خواجہ کوثر قریشی الماشی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی اکبر و صاحبہ و بارک و سلم جمیع برحمتک یا ارحم الراحمین۔

در بیان پوشیدن خرقہ و راندن مقراض

چون کہ بخدمت سلطان الواسعین قطب العالمین حضرت بندگان قطب العالمین شیخ چہ ہر نعمہ اللہ تعالیٰ برائے دست بخت می آید و ایشان می فرمودند کہ من آن نیم کہ کسی را می دہم۔ فلما عقد اخوت کنیم بحکم حدیث نبوی۔ چنانچہ سید السادات حضرت شیخ جلال محمد جانیان در خزائن جلال می نویسد۔ قال لنبی سلی۔ لا علیہ وسلم اکتروا اخوانکم اخوات الخیر

سلسلہ مداریہ کی خلافت بھی ایسی خیریت ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ كَرِيمًا يُصْنَعُ أَنْ يُعَذِّبَ الرَّجُلَ بِمَا يَدَّ بِ
الْإِخْوَانِ - یعنی برادران دینی بسیار کفید که حق تعالی خداوند حیا و کریم است از کرم
به بخشده عذاب نکند مردم را پیش برادران او - پس حضرت بندگان قطب العالم
شیخ چوہدر علیہ السلام تعلقے چوں دست می گرفت، بایں طریق می فرمودند کہ میں غریبا
و ابہ برادری قبول کردہ۔ اوی گفت کہ قبول کردم - بعدہ می فرمودند کہ ہر دو برادر
تو کہ کہیم - اسْتَعِظُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ مَا كَذَرَ اللّٰهُ قَوْلًا وَفِعْلًا وَنَاطِرًا -
خداوند تو کہ مردم از مذمومات مامی و باز گشتم بہ حضرت تو - اسْتَعِظُ اللّٰهَ اللّٰهَ الدّٰی
رَ اللّٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ اِلَيْهِ - سر کرت ہر دو می خواندند و بعدہ
می گفتند کہ اللّٰهُ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاحْلِلْ عُقْدَتِي
مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي - دوست مبارک خود ہر سبب آدمی می نماند بعدہ
بمقراض مستے پیشانی ہوا و طرف راستا قمری کردند و محل را ندن مقراض ہر زبان
مبارک می را ندن - اَنْتُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
اِلٰى قَرَارِ الْمَلِكَةِ وَاحْفَظْهُ عَنِ الْمَعَاصِي - بعد را ندن مقراض می فرمودند -
اَنْتُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ - اَنْتُمْ
جَبْتَ عَلَى التَّوْبَةِ وَاحْفَظْنَا عَنْ اَسْوَابِهِمْ وَحَفِظْ مِنْكَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاهْلِيَّتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِ السَّلَامِ - و
بحق شیخ العکبر بجاہ الحق و الشریع و الدین و شیخ المعارف
عقد مرا الحق و الشریع و الدین و شیخ قطب العالم رکعت الحق
و الشریع و الدین الی انفع فیض و شیخ العالم حمید المملک و الشریع

والدین شیخ حاکم ابوالغیث قدس اللہ تعالیٰ عنہ ارواحہم
 اَنْ یَحْفَظَکَ غِنِ الْمَعَاصِی - مریدان میں شیخ سلسلہ ازہر بنج اسامی سہریہ
 یا جنید یہ بیچشتیہ یا ہار یہ ازہر کہ بودے نام مشائخانی آں سلسلہ ہرے منوال
 چنانکہ تحریر افتادنی گرفتندے۔ بعدہ اگر کسی اتہاس حلق کردے فرمودے نہایت
 نیست۔ توبہ نہ شدہ است :- چوں مرید الخراج بسیار کردے اجازت حلق نہوے۔
 اگر کلاہ حاضر بودے نویساندہ باو پوشانیدے و وقت پوشانیدن بر زمان
 مبارک سے راندے۔ اہی توبہ قتل الکرامۃ و السعادة و حفظہ عن المعاصی و
 تبتہ عن دین الاسلام۔ و اگر کسی اعتقاد حلق کردے بیعت اور ادا شے کہ
 بار دیگر حق نہ فرمودے۔ چنانکہ روزے اس دینی کافہ اہل اسلام را دولت پاپوس
 حاصل شدہ ہو۔ کہ شیخ زین الدین غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دست بیعت
 شدن آمد و او عرض نمود کہ یا شیخ الاسلام ہاں فقیرا شے در خجاب حضرت خواجہ کوخیم
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ چوں فرزندم چو ہژد لہا نور باید بجمہت
 اور فتنہ بیعت کن۔ بعد از مدتے چوں کہترین را خبر میمویں رسید کہ حضرت ہنگ
 قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شہر لب نور را بہ تشریف ارزانی نور سائنند
 ایں کینہ ضعیف بود شیعہ خبر سر خود را بہ بیعت آں یگانہ روزگار حلق
 کرد کہ مہاداتا پاسے بوس نمودن آنحضرت و شدت راہ را قطع کردن عمر
 یاری و ہدایا ندم۔ بعدہ حضرت ہنگ قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اور دست
 بیعت نمودہ و اداب شغل فرمودہ بار دیگر حلق نہ فرمودند۔ او ہاں ہاں محل و
 ناری عرض نمود کہ یا شیخ حکم حلق بریں بندہ شود۔ باز حضرت ایشان فرمودند کہ

مار و گر حاجت طلب نیست چنانچه چتر این فقیر سلطان التاکیں حمید الملک و اشرف
 و الدین شیخ حاکم ابوالنخس رحمتہ اللہ علیہ سلطنت و بادشاہی کیج کر این رات یک
 وادو بخد مت نالکے خود سید السادات سلطان سید احمد توختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہ آمدند (وایشان را توختہ ازاں سبب می گفتند کہ دوازده سال در خدمت
 پیر خود استاده بود یک روز پیر فرمودند کہ احمد توختہ و توختہ دینی استاده
 را گویند) و اکثر دقائقات و رموزات از و نشان فهم کردند چون سید السادت
 سلطان سید احمد توختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ از دارالنفاس ہزار البفارخت رحلت
 برست ایشان عرض داشت نمودند کہ یا سید السادات بعضی دقائق سلوک
 مد خدمت آن بیکانہ اولیاء تحقیق می کردہ شدہ است (و بعضی تحقیق کردند) است
 حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمودند کہ بقیہ نصیب تو پیش مروے
 است کہ سہروردی است بعدہ سلطان التاکیں شیخ حاکم ابوالنخس رحمۃ اللہ
 تعالیٰ علیہ از آن جا بخد مت شیخ شیوخ شباب الدین سہروردی رحمۃ اللہ
 تعالیٰ علیہ رفتند و محض بریدن خانقاہ او نشان مست شدہ و سہ شبانہ روز
 بے خبر ماندند آخر الامر شیخ شیوخ را حضرت سلطان الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم در باطن فرمودند کہ اشکال فرزندم حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را حل نماید و بان
 وقت ہمگی شیخ شیوخ بہ سلطان التاکیں آمدہ دستش گرفتہ فرمود
 کہ فرزندم حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جوہر کوٹ موکہ نزدیک ما آمد
 است و شغول باش ہمدان اثنا یکمہ از او جداں عصر کن الدین تا مار فرزندین
 فرزندم بہام الملتہ والدین و اشرف شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تولد فرمایا۔ بقیہ نصیب تو پیش اوست۔ ایشان
 از حد سنج شیخ رخ و دایع شدہ توجہ بطرف کوٹ مو نمودند چوں نزدیک
 ماتھل رسیدند۔ اقصی القضاات قاضی رفیع الدین کہ ناناستہ برادر ایشان شیخ
 کرور الدین حاتم بود آہہ ملاقی شد۔ چوں دید کہ تمامی سلطنت را ترک دادہ۔
 ہمارا چند فقیراں بیستہ سکونت گرفتند ہدیہ کوٹ مو تشریف فرمودند و پانزدہ
 وہ برسہ فکر ایشان نظر کرد۔ محصول آں دیہات را خدامان ایشان تصرف
 شدہ و حد ہستہ سیہ آں دیہات و اکثر نام کہ نزدیک شہر بھکر بود قاضی
 کبیر ارمیہ داشت۔ گماشتہ ایشان رو نہ داشت۔ آخر پھر قاضی کبیر دل تنگ
 شدہ پیش ختم المجتہدین عارفان بنیاد و المرسلین سہادۃ اللہ و الشرع و الدین
 شیخ کبیر ابو محمد زکریا قریشی الاسدی الملتانی رفتہ شکوۃ حمید اللہ و الشرع
 و الدین شیخ حاکم ابو الغیث نمود کہ نیزہ سلطان الموحیدین محبوب حضرت باری
 شیخ ابو الحسن علی بنکاریؒ و لواستہ سید السادات سلطان سید احمد نوختہ چند
 دیہات در تصرف خود آوردہ است و گماشتہ او قطع زمین کہ در موضع دیہ
 و حیر کھاف دہتم اندہ کشیدہ گرفتہ است۔ سفاتہ بھاب حمید اللہ
 و الشرع و الدین شیخ حاکم ابو الغیث عنایت شود کہ بھن خود بر سر حضرت شیخ
 کبیر ایں دو برہہ بجای ایشان نوشتہ فرستادند۔

دو برہہ - حاکم پے حکم کرے پی بچار ہے و نہ لے کا نوے سند چلن مار

جہاں تا نگ نہ تہلڑا سی کیوں لگن پار۔

چوں رقمہ شیخ کبیر خدمت شیخ حاکم رسانیدند جواب رقمہ شیخ کبیر

بہاؤ الدین زکریا لکھنؤ شہزادہ - دوہڑہ

کنکالوہ مائیاں آؤں کرویاں ون

بھتہ پرانی تپنی بولی تورے کن

نایں کھادیاں بروپیاں میں سہو کن

جہناں اللہ فیما نبی محمد یار جہناں تانگ نہ تھڑاسی ہی لنگن پار

یہ بین ایں رقعہ محمد و شیخ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمامی معیشت را ترک

دادہ و تحبیر یہ اختیار نمودہ بخدست شیخ کبیر از نسب نجیب ایشان از حسب

رفیع ایشان واقف شدہ و دختر خود را بڑی دادہ و خرقہ و خلافت خود بایشان

طاہر نمودہ بعدہ عزیز سے شیخ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را گفت کہ سر خود

بخدست شیخ بہاؤ الدین روح مخلوق سازہ ایشان فرمودند کہ بقیہ نصیب من

پیش شیخ رکن الدین ابوالفتح فیض الدست کہ از فرزند ان ایشان تولد

خواہد شدہ من دست بیعت از شدہ بخدست او سر خود را خلق خواہم کردہ

آخر از بخدست او صرف خواہم نمودہ چون سخن بسمع شیخ کبیر شہیدہ نمودہ خاموش

شدہ ایشان را با جانب قہیہ موخصت فرمودند بعدہ شیخ حاکم بہ در قصبہ

مجاہدہ سکونت یافتند بعد از چند روز خانہ شیخ المعارف صدیقی صاحب

والدین حضرت شیخ رکن الدین متولد گشتہ چون ایں خبر بسمع ہمالیوں حضرت

شیخ حاکم رسیدہ سبب اہل الطریقہ ایشان ہما سخا ایت آوردہ میر مبارک خود را

سحب بھمان دوہڑوں کی زبان سمجھیں آئی یکسی پر یکسی ماری ہے۔ (نامی)

مخلوق ساختند۔ بعد از چند سال چوں در طمان در خدمت شیخ رکن الدین آمدند
حضرت شیخ ابوالفتح ارادت بہ من جائز داشت۔ نیز مصطفیٰ قباوی صوفیہ
می نویسند کہ سادومن مریض بود۔ او نذر کردہ اگر شفا شود ارادت شیخ رکن الدین
قطب العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آوردہ شود۔ چوں او انہ بمن شفا یافت در
روضہ شیخ کبیر رحمہ اللہ بہ نیت ارادت شیخ کرد و شیخ رکن الدین عرب
دار الملک وہی بود۔ پس شیخ رکن الدین در طمان آمدند۔ عرض داشت کرد کہ باز
ارادت بمحضرت آن حضرت آوردہ شود۔ شیخ رکن الدین فرمود نہ کفاک الحق الارادت
ماکان فی الروضہ پس شیخ ارادت اورا و رغبت رواداشت۔ بعد ازین گفتا
فرح آثار حضرت ہنگ قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ نشان خاطر زمین الدین غازی
شدہ۔ بعد حضرت ایشان شیخ زمین الدین را در جوار خانقاہ خود سکونت
فرمودند و بعد از دست بیعت نمودن حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ
تعالیٰ وصیت می فرمودے و ہر یک را بقندہ جوئلہ او تلقین می نمود۔ چنانکہ
بعضے را بذکر ذات نفی و اثبات و بعضے را بجلسات و بعضے را بدعوات
و بعضے را شب بیداری و کم خوری و پیوستہ لطارت بودن و مستقبل کبد
نشستن۔ اکثر تلاوت قرآن یا ذکر لا الہ الا اللہ و خلوت و عزلت و بیان
ہر یک در شرح آوردہ می شود۔

تلقین حضرت قطب العالم بمریدان

پس بدانکہ حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ بہ منی را در مبتدأ

حال اکثر نماز آخر شب صلوات العاشقین می فرموده - در رکعت اول
یا الله و در رکعت دوم یا رحمن و در رکعت سوم یا ساجد و
در رکعت چهارم یا وحود - و هر یک صد بار بخواند و سلام دهد و شب بیدار
میان شام و خفتن و اذده رکعت نماز گزارد و در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص
پا توده بار بعد از فرض و سنت عشاءه رکعت نماز گزارد و در هر رکعت بعد
از فاتحه معوذتین یکبار ثواب شب قنه یابد - و روز آئینه بوقت چاشت
و اذده رکعت بگذارد و آنچه از قرآن یاد باشد بخواند و بعد از سلام صلوٰۃ

گوید

شب شنبه - میان شام و خفتن و اذده رکعت بگذارد و در هر چهار فرقان
تواند بخواند - روز شنبه - چهار رکعت بگذارد و بعد از فاتحه سوره الکافرون
صد بار و بعد از سلام یکبار آیته الکرسی بخواند -

شب یکشنبه - بیست رکعت بگذارد و در هر رکعت سوره اخلاص بخواند
بار - معوذتین یکبار و بعد از سلام صد بار استغفر الله و صد بار لا حول
و صد بار اللهم اغفر لی و لوالدائی و لی آخذه روز یکشنبه بعد از
اشراق چهار رکعت بگذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه امن الرسول یکبار
و بعد از نماز پیشین چهار رکعت بد و سلام بگذارد و در اول الحمد تنزیل
کتاب و در دوم تبارک الذی بیدار المملک و در سوم بیام
سوره جمه

شب دوشنبه چهار رکعت - در اول بعد از فاتحه اخلاص ده بار و در ثانی

بیست بار و در ثالثی بار و در رابع چهل بار و بعد از سلام معوذتین و
 صلوة اللہم اغفر لی ال آخرہ منقاد و پنج بار بخواند۔
 روز دوشنبہ - بعد از اشراق رکعتین بگذارد و در ہر رکعت بعد از
 فاتحہ آیتہ الکرسی و اخلاص و معوذتین بکمال بار بخواند۔ بعد از سلام دوازده
 کرت استغفار گوید۔

شب رشتنبہ - رکعتین بگذارد و در ہر رکعت اخلاص و معوذتین پانزدہ
 بار از سلام صلوة گوید و آیتہ الکرسی و استغفار پانزدہ بار بخواند۔
 روز رشتنبہ - بعد از اشراق تا عند اتمصاف المنار ذہ رکعت
 بگذارد۔ و در رکعتین بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار۔
 شب چہارشنبہ شش رکعت بگذارد و ہر سلام - در ہر یک بعد
 از فاتحہ قل اللہم یا بخیر حساب یکبار بخواند و رکعتیں بگذارد۔ و بعد
 از عشاء در اول فلق دہ بار و در ثانی الناس دہ کرت۔ بعد از فراغ استغفار
 گوید۔ روز چہارشنبہ - بعد از اشراق دوازده رکعت - در ہر رکعت
 آیتہ الکرسی و سہ قل و سہ کرت

شب پنجشنبہ - میان شام و غسق رکعتین بگذارد و در ہر رکعت
 بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی پنجبار و بعد از سلام پانزدہ بار استغفار متکثر
 الہ بگوید۔ و در روز پنجشنبہ میان ظہر و عصر رکعتیں بگذارد۔ و در اول
 آیتہ الکرسی صدبار و در دوم اخلاص صدبار۔ بعد از درود و استغفار بعد
 از سلام صدگان بار بخواند کہ علمائے شریعت تائید و تصدیق باطن دارد۔ و اما باید۔

کہ ذکرِ ہفتہ نیز ہر روز صد بار می خواندہ باشد۔ بریں ترتیب :-
 شنبہ لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

صد گھن مرتبہ بخواند۔ یک شنبہ۔ لا اِلهَ اِلَّا اَللّٰهُ الْحَقُّ صَد مرتبہ۔

دو شنبہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاٰتِمِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ
 وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ صد مرتبہ۔ چہار شنبہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا۔

سہ مرتبہ۔ پنج شنبہ۔ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَهُوَ عَلٰی
 کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ صد مرتبہ۔ اَدِیْنہ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اِلَّا اَنْتَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا تُحِیْ وَلَا تُمِیْتُ وَلَا تُوَلِّیْ اِلَّا بِاِیْمَانِ عَلٰی الْعَظِیْمِ صد مرتبہ و بعضے
 را حضرت بندگی قلبِ اعظمِ عالم علی شیعہ جو ہر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

بایں فرق می فرمودند۔ شنبہ یا اللّٰہ یا ہُو۔ یک شنبہ یا رَحْمٰن
 یا رَحِیْم۔ دو شنبہ یا اَحَد یا صَمَد۔ دو شنبہ یا فَرْد یا صَمَد

چہار شنبہ یا اَحَد یا قَدِیْم۔ پنج شنبہ یا خَدّان یا مَنّان۔
 اَدِیْنہ یا ذوالجلال والاکرام۔

و بعضے را بایں ترتیب :- شنبہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
 اللّٰهِ۔ یک شنبہ یا اَحَد یا قَدِیْم۔ دو شنبہ صَلٰوۃ۔ سہ شنبہ لَا اَحَدٌ

چہار شنبہ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَدِیْنہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
 اِنْ اَخْرَجَ۔ و بعضے را اسماءِ عظام و حرزِ ثمانی۔ با ترتیب کلمہ میفرمودند

و بعضے را اولیٰ قرشید و ہفت پیکر و پنج گنج و اسمائے جبروتی و
 دعاے عزرائیل و دعواتِ کبیر و اسماءِ حسینیٰ می فرمودے۔

وقت قبولیت مناجات

روزے دولت پاکے بوس حاصل شد۔ لختے سخن در مناجات و
وقت قبولیت افکارہ ہر زبان مبارک رانند کہ روایت کرده شدہ است از
پیغمبر علیہ السلام۔ چون ثلث شب آخر باقی ماندند اسے شود از باری تعالی
اسے بندگان من طیر از من بخوابید و ہستہ بیچ تلے تا تو بہ او قبول کنم و بیچ
آمرزش خواہندہ است تا اور یہ امر زم و بیچ و نما کنندہ است تا دعا قبول کنم
و اجابت کنم۔ تا سحر این ندی شود۔

و در خبر است کہ عمر بن قتبہ را گفت ہر تو باد نماز آخر شب بدرستی کہ
مشہود و محضو است یعنی درین وقت ملائکہ پیش نماز گذارندہ حاضر می آیند
پس طالب صادق در جہت احوال درین وقت نماز و اوراد مشغول باید تا آنکہ
وقت العاشقین برسد و بعد از فراغ اوراد باید کہ بروح قطب الانام و
اولیاء خواجہ اویس قرنی و امام المسلمین سراج الملتہ و الائمۃ ابو حنیفہ کوفی و
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و بروح امام شافعی رحمہ و امام مالک رحمہ بن ابیہ و امام
احمد حبلی رحمۃ اللہ علیہم و بروح قطب العالم شیخ حسن بصری رحمہ و شیخ سفیان
ثوری رحمہ و شیخ قطب الاقطاب سلطان العارفین شیخ ابو یزید بسطامی حبیب
عجمی و شیخ داؤد طائی رحمہ و شیخ سری سقطی رحمہ و شیخ معروف کرخی رحمہ و شیخ
الشیوخ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ و بروح شیخ محمد ندیم و شیخ العباس
نہاوندی و شیخ عبد اللہ خفیف رحمہ و شیخ انجی فرح نہنجانی رحمہ و شیخ محمد شاد دینوری

و شیخ احمد اسود در مودی رح و شیخ محمد عبدالرح و شیخ محمد عبد معروف بجموید و شیخ
 وحید الدین ابو حفص عمر سهروردی رح و شیخ نصیله الدین ابو نجیب عبدالرح
 سهروردی رح و شیخ الشیوخ شهاب الحق و الشریع و الدین ابو نجیب عبدالرح
 بکری سهروردی و بروح شیخ بهاء الدین محمد زکریا سیدی انقرشی الملتانی رح و
 شیخ صدر الدین عارف قریشی رح و شیخ قطب الاقطاب رکن الدین بابوافتح
 فیض السد قریشی و شیخ حمید الدین حاکم قریشی اشتهی و بروح شیخ جمال احمی
 و بروح سید السادات شیخ جلال بخاری رح و بار و ارح جمله پیران فاستحه ده
 بار یا خلاص بخوانند و نیز نماز دو رکعت بگنجد و بعد از فاتحه آیه الکرسی خلاص
 سه بار بخوانند ثواب نماز پراشان بخشد - ثواب ده بار خوانده نیز پراشان بخشد
 و ایشان در مدد دارد و توسل بدیشان کند و گوید الهی بحر مستوعب برکت مشتایخ
 کبار مرا بدجای ایشان رسانی و از جمله مقربان گردانی بد راه و صلح همچو موم
 گردانی و توفیق رفیق بخششی که بدان هر چه ناکردنی بود سرگرد گردد و دلجوایی
 و وصول شود پس باید که هر روز ثواب مذکور بار و ارح ایشان بخشد و اگر نتواند
 در هفته یکبار آیه بخواند و مدد طلبد - و نیز محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر
 گیلانی رح را در مدد دارد و بار و ارح ایشان دو گانه بگذارد - و هر کس که پانزده
 بار یا خلاص بخواند و بعد از سلام چند گام سوسه عراق زود - بروح خواجه
 کهنین صلوٰه فرستد و بگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی هَذِهِ الصَّلَوةَ وَ وَصِّتْ لَهَا
 اَللّٰهُمَّ اَصِلْ اِلَیْهِ خِدْمَةً مَّعْنٰی وَ اَجْزِلْ عَنِّیْ خَيْرَ مَا جَزَيْتَ
 قَلْبَ الْاَوَّلَیَّاءِ وَ شِیْخَا عَن اُمِّةٍ مَّحَبَّتِ عَلَیْهِ السَّلَام وَ اسْتَاذِ احْسَن تَلْمِیْزِهِ

وَمَسَاجِدَ عَنْ مَسَاجِدٍ وَجَدَ عَنْ وَلَدِهِ وَوَعَلَّمَ عَنْ وَلَدِ أَخِيهِ وَهَبَ تَوَاجِهاً
 بِخَدَائِمِ أَبِي وَبِخَدَائِمِ وَالِدَتِي وَخَدَائِمِ قَبِيحِي وَخَدَائِمِ مَنِي وَخَدَائِمِ أُمِّي +
 بنوع دیگر بزرگان مبارک را بنفند که بعد از شغل درین طریق بخواند و
 بزرگان را در مدد آرد این است - اللَّهُمَّ ارْزُقْ عَنِّي وَعَنْ أُمَّيْهِ وَدِينَتِي وَخَلْفِي
 اَوْلِيَاءِي كَتَّ عَنْ ابِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَسَاجِدَ الْفُلَدِ وَحَضْرَتِ عَمْرِو الْفَارُوقِ سَيِّدِ
 الْاَحْزَارِ وَعُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ شَهِيدِ يَوْمِ الدَّارِ وَعَلِيَّ الْمُرْتَضَى قَاتِلَ الْكُفْرَةِ وَ
 النُّجَبَاءِ مِنْ قُلْدَةٍ وَكَبَدِ ابْتِلَاءِ الزُّهْرَاءِ الْحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ الْكَلْبِ
 مَقَارِبِ الْأَمْرَاءِ وَنَحْمِي الرُّسُولَ سَلَى سِدِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ وَالْقَبَّاسِ سَيِّدِ
 الشُّمَادِ وَعَنْ بَاقِي الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِالْجَنَّةِ وَنَحْمِي ذُرِّيَّةَ النَّبِيِّ
 الطَّاهِرِينَ وَأَزْوَاجَهُ الطَّاهِرَاتِ وَعَنْ جَمِيعِ الْمَسَاجِدِ وَالْأَنْسَارِ
 وَالنَّاسِ الْبَرِّينَ الْإِبْرَارِ وَعَنْ قُطْبِ الْجَسَدِ سِرَاجِ الْأُمَمِ أَبِي حَنِيفَةَ
 كُوفِي وَعَنْ يَمَامِ الْأَثَمَةِ أَمَامِ الشَّافِعِيِّ وَعَنْ أَمَامِ الْأَنَامِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
 عَنْ أَمَامِ الْمَرْصِيِّ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَنْ شَيْخِ الْكَبِيرِ الْمُشْلُخِ شَيْخِ
 حَسَنِ بَغْدَادِيِّ وَعَنْ سَيِّدِ الشُّيُوخِ شَيْخِ سَفِيَّانِ ثَوْرِيِّ وَعَنْ شَيْخِ الْمُقَدِّسِ
 شَيْخِ أَدِيسَ قُرْنِيِّ وَعَنْ شَيْخِ الْكَبِيرِ شَيْخِ عَبْدِ اللَّهِ خَفِيفٍ وَعَنْ شَيْخِ الْكَرِيمِ شَيْخِ
 أَبُو حَسَنِ كَاذِبِي وَعَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ گِيلَانِيِّ وَعَنْ شَيْخِ
 الْبَرِّ وَالْآقَانِ شَيْخِ مَرْدَوَيْ كُرْنِيِّ وَعَنْ مُقَدِّسِ الْأَوْلِيَاءِ شَيْخِ سَهْرِي سَتَعْلِي
 بَيْنِ شَيْخِ الْمُتَسَنِّئِ سَيِّدِ الطَّائِفِ شَيْخِ جَلِيلِ بَغْدَادِيِّ وَعَنْ بَاقِي السُّلُوكِ شَيْخِ مُسْتَدِ
 دِي فَدِي وَعَنْ مُعَلِّمِ كُنُوزِ الشَّرِيفِ شَيْخِ وَجِيهِ الدِّينِ وَعَنْ مُتَمِّنِ تَالِقِ الْحَقِيقَةِ

شیخ ضیاء الدین سمرقندی و عن شیخ الشیوخ شهاب الدین عمر سمرقندی و
عن شیخ شریف مصطفی الدین حمیری و عن شیخ البکیر قطب الاقطاب شیخ
سیدنا الحی و الشریح و الدین الاسدی القریشی الملتانی و شیخ العظیم شیخ
صدر الدین العارف القریشی الملتانی و عن شیخ المجید شیخ رکن الدین ابوالفتح
فیض الدین القریشی الملتانی و عن شیخ المجید شیخ حاکم القریشی الدمشقی النکاری
الحارثی رحمۃ اللہ علیہم و عن سادات سید جلال الدین البخاری و عن قطب
الاقطاب شیخ غیب القادر بابہ الیافعی و عن شیخ زبدة الاولیاء و الصالحین رئیس
المحدثین و المودیین شیخ ضعیف عبد المظفری المذنی قدس اللہ تعالیٰ اعوانہم
اللہم یشیر لنا متابعینهم و اوصل علینا فتوحاتهم و ادرک لنا برکاتهم و یحفظنا بهم
و احشرونا فی ذمهم و اذنبنا بعد ایتهم و سلکنا طریقهم انشاء تشکیرک ان تصلح
شائنا و شان اخواننا و اقربائنا و اولادنا و اصحابنا و شان دلایہ امورنا۔
اللهم یشیر علینا و علی المسافرین و فرج الکرویین و خلص المحبوسین و المظلومین
و اقض دیون المديونین و اشغب مرضانا و مرضی المومنین و ارواحهم موتنا و موتی
المسلمین بحمتک یا ارحم الراحمین۔ و پس آن آیت الکرسی با ترتیل بخواند و بعد
از آن ده بار بگوید قَانَ تَوَلَّوْا فَحَسْبُ خَسْبِي اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

و بعضی را حضرت قطب العالم بکریا سیدنا سیدنا فی و اثبات است مشغول
می نمودند چون از آن همه در گذشتند بکریا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا
چون باری منزل بوقت نمودند بکریا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا مشغول

کردے وچوں آیتں مراتب قدم پیش نہائے بندگی لاہوتی کہ اسم ہواست۔
مداومت گفتے۔

ذکر یاس الانفاس و حفظ قلوب

و بعضے ذکر یاس الانفاس و حفظ قلوب و بیان ہر ایک ہر مرتبہ نمود
می آید۔ ذکر نفی و اثبات را بدین طریق بہ فہمہ کہ کلمہ نفی بجانب راستا بزد
و کلمہ اللہ را بطرف چپ یا آرد۔ و اثبات را در دل حاضر کند۔ و ایں ذکر را
بجز شیلی۔ و سہروردی نیز گویند۔ و ذکر سہ رکنی و سہ ضربی و چہار رکنی و چہار
ضربی و پنج رکنی و پنج ضربی و شش رکنی و شش ضربی۔

و ذکر دو حلقی کہ ہر ہفت نوع است۔ اداء جلی و ضرب جلی و اداء
خفی و ضرب خفی۔ اداء وہمی و ضرب وہمی۔ اداء جلی و ضرب خفی و ضرب
جلی۔ اداء خفی و ضرب وہمی و ضرب خفی۔

و ذکر سہ حلقی و چہار حلقی کہ آن ذکر مدور گویند۔ ہم بریں منوال بقیمہ
زیرانکہ بسیار تصفیہ باطن ازین حاصل می شود۔ نہ بینی کہ حضرت امیرالمومنین
علی المرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ درخشاں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض
نمود کہ ما طریقہ افضل نزد خداے تعالیٰ دلالت کن۔ پس پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ مداومت ذکر اللہ تعالیٰ کن کہ اقرب الطریق الی اللہ
تعالیٰ است۔ پس امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت
بچہ طریق ذکر نفی و اثبات گفتہ شود۔ پیغمبر علیہ السلام فرمود کہ چشم مغموض سادہ

یا علی و سر مرتبہ کلمہ از من بشنو و آن تو نیز بگو تا من بشنوم۔ پس پیغمبر
علیہ السلام کلمہ گفت و آواز بلند گردانید و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می
شنید۔ بعد از حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتن گرفت و حضرت پیغمبر
می شنید۔ و از حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ امین دولت بخت
امام حسن بصری رسید و بعد از آن بشخصه متواتر گشت۔

و پاس الانفاس ذکر جبروتی کہ اسم اللہ است ادرا بہ نمود۔ و ذکر لایموتی
نیز پاس الانفاس است کہ اسم حق نوشتہ می شود در یاد۔ پس چون طالب
صادق دریں استنباط مداومت می نماید بیچ جزوے از اجزاء دم او حالی
از ذکر نمی گذارد۔ اما چیز متعلق بالرشاد دارد۔ بغیر از مرشد کامل حاصل
نمی شود و نیز باید فہمید کہ ذکر بہ چهار قسم است۔ یکے آنکہ در لسان باشد
و فی قلب نہ۔ و ثانی فی اللسان در یاد باشد۔ ثالث آنکہ ہم فی اللسان
و ہم فی القلب۔ رابع قلب ذکر و لسان خاموش۔ و این مقام از ہمہ مقامات
برتر است۔ و بعضی را علم دم بستن می فرمودند یعنی بذکر خفی مشغول کنند۔
بدین طریق دم را بندد و کلمہ نفی و اثبات را چنانچہ در ذکر جلی می گفت
گوید۔ ہر قدرے کہ تواند آہستہ آہستہ قدرت بر زیادت یا بد۔ و چون بعضی
مردان سلسلہ مداریہ برائے دست بیعت بخدمت حضرت ایشان آمدے
او شلای را بر ریاضت جلسات مشغول می فرمودے و اکثر دیگران را نیز اگر دین ریاضت
راہ می کشائے او نہ را نیز می فرمودے و جلسات ہشتاد و چہا اند لیکن بیچ جلسہ
کہ بہ است مطالب صادق را بیان کردہ می شود۔ و این ریاضت جلسات شیخ فیض

شامی رحمہ از مترجمی علیہ السلام رسیدہ بود

آرزوئے دیدار سرورِ کائنات در کمال طیفور شامی

و شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ کہ از اصحاب کبار مترجمی علیہ السلام (بود) انجیل ابرائیم شخصے نوشتن داد۔ در انجیل اللہ تعالیٰ تعریف حضرت احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تذکرہ خدمت نبوت او فرستادہ چون آن کتاب در تعریف بے نهایت اور رسید۔ ان حضرت بہ خود پیچید۔ یعنی مراتب آن پیغام نبیہ اسلام از مراتب رسول من علیہ السلام ہر تراست۔ از میں تعصب و تشویر جواب آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشت۔ چون کتاب انجیل بنظر شرف مترجمی علیہ السلام آورد۔ چون ایشان دیدند در احوال خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیافتند۔ اور از جر کردہ فرمودند کہ احوال احمد علیہ السلام رجوع نوشتہ آن شخص عرض نمود کہ یا رسول اللہ چون تعریف او از حد بیش ہو وائے غیرت نوشتہ جو بہ عیسے علیہ السلام اور انہیں فعل مذمومہ ممنوع ساختند و فرمودند کہ حضور صحت بنویس۔ چون باز آن سرور بہ تعریف آن خواجہ عالم سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید دست از نوشتن باز کشید۔ ہمدراں محل از قدرت حضرت جل و علا صورت ادسج شدہ بشکل سوسماں گشت و در آن ساعت شیخ طیفور شامی و دیگر اصحاب کہ در خدمت جبر عیسے علیہ السلام حاضر بودند عرض نمودند کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذریں امر چہ واقعہ روی داد کہ پیچید۔ مگر فرمایند۔ مترجمی علیہ السلام فرمود کہ تعریف بیست خدا تعالیٰ نوشتہ

بود. آن حضرت غیور بصورت اسانی آید. امثال سافت. بعد از شیخ طیفور شامی
 عرض نمود که یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم آن احمد علیہ السلام بعد از چند
 مدت در دنیا ظاهر خواهد شد. منزه علیہ السلام فرمود که بعد از عید من پنجاد شش
 صد سال خواهد گزشت پیغامبر آخر الزمان در دنیا خواهد آمد. و ختم نبوت بر او خواهد
 شد. شیخ طیفور شامی عرض داشت که یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
 چنین عنایت بیهی که کمترین شود که بقادر آن خاتم النبیین صلعم منصرف و معزز
 شوم. بهتر نیست علیہ السلام شیخ طیفور بشغل جاسات مشغول کرده در غایت
 نشانند. هر چنان استغراق وارد گشت که بیک متغی آن مدت خواهد گزشت
 بعد از آن از غار شیخ طیفور بیرون آمد. (از جوانان زمانه یکپس را نیافت
 متحیر شده از شخصه پرسید که درین جا از نشان قدیمی هیچ بقیه نیست. و گفت
 کدام وقت را نشان می طلبی. ایشان فرمودند وقت منزه نیست علیہ السلام
 را. او حیران شده گفت که مروج خدا! چهار دشت (صد سال است که منزه
 نیست علیہ السلام بالا بردند. و حالا درین زمانه پیغمبر احمد محمد مصطفیٰ علیہ السلام
 و اسلام است. چون خبر میوم سمع شریف شیخ طیفور شامی رسید در مذهب
 خدا و کائنات عبیه السلوة و السلام آمد و عرض نمود که یا رسول الله اسلام برین
 و این کن. چون حضرت پیغامبر غایب السلوة و السلام او را اسلم عرض کرد. بعد
 از فراغ این دولت شیخ طیفور تمامی با جراگشته کرد. بعد منزه نیست علیہ السلام
 شده بود بیان نمود تمام اسباب و بفرموده و السلام متعجب شدند.
 بعد از آن محل نشست کافی چند. و در آن آورده بود. چون کافر حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را دیہ گفت کہ اے ائمہ اگر ہر سال تو میں موسما
کہ میں شکار کردہ آورده ام گوہی دہند بیاں زماں رسالت تو ایمان آورده ام۔
دآورم، چون نظر خواجہ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام بر آن موسما راں افتاد
سوسما راں در حال در گفتا آہند کہ تو بحق رسول خدائی۔ ویکے از سوسما راں
گفت کہ یا رسولی من کاتب انجیل مہتر عیسیٰ علیہ السلام بودم۔ از بے ادبی
کہ بالو کردم باین بلا گرفتار شدم و بسیار آزار کشیدم۔ اکنون بر لے دیہ بخند
در باب من دعا فرمایند کہ باز بصورت انسان شوم و بدین حضرت شرف کردم۔
حضرت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام در باب او دعا کردند۔ وہاں لحظہ
آن سوسما شکل آدم شد و در دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درآمد۔
بعد کہ حضرت خواجہ عالم اور از حضرت فرمودند۔

سلسلہ مدارج

شیخ طیفور احوالہ امیر المؤمنین حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند
کہ این را اند بعضی وقایعات حقیقت آگاہی دہد و آن ترتیب دریافت
جلسات کہ شیخ طیفور از مہتر عیسیٰ علیہ السلام رسیدہ بود از وہ حضرت شیخ
عبید اللہ مکی رسید و از و نشان بحضرت بدیع الدین شاہ مدار رسید و از و نشان
بحضرت قاسمی محمود سر بر ہنہ رسید و از و نشان بحضرت میٹھ مدار رسید
و از و نشان بحضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ چوہر رسید و از و نشان
بایں داعی کافہ اہل اسلام (جمال الدین ابابکر رحمہ) وغیرہ رسید پس اگر طالب

صادق باین مداومت نماید عجائب تاثیر در تصفیہ باطن داند۔

کیفیت پنج جلسہ فوائدنا

وآن پنج جلسہ کہ لابد است مطالب صادق (آن) را بیان کردہ می شود
پس باید کہ خلوت گزیند کہ در آن کس نہ بیند و آواز کس در گوش او نیفتد۔
پس در مہر و حال مجاہدین جسم قوی ضعیف می شود۔ زیرا کہ اول مجاہدہ مانسہ
تالستان است و آخر محب بدہ مانند خراف و رنج است۔ جلسہ اول از حجت
تقویت اعضا است و گلستان است (؟) و برود صحت ساکن اعضا
مفصل بدین جلسہ متغوش ہنوزند۔ و کیفیت جلسہ آن بود کہ مزاج می شود و پائے
راست با ساق بریدن ایسرند و پائے چپ با ساق بران راست بند
نرمی و ندرات ہمشقت و بیاضیت کند۔ تا درین جلسہ صبحی درخت او شود و عادت
گردد پس آن پشت ایستادہ کند و ہر دو دست بر زانو ہند و ہر دو عضو را۔ و
تکیہ بر دوزانو کند و نظر سوسے ناف آرد و بطریق نشیند چنانچہ پنج جلسہ در
تمامہ و ہم ذات کراشد است مثل گوید و زبان خاموش گرداند چوں دیدن جلسہ
استقامت یابد قلب نوم و قلت کلام حاصل گردد۔ اما جلسہ ثانی کیفیت
مرجع نشیند و دست راست بر قفا ہند تا کتف چپ و دست چپ ستر

لحون جلسوں کی کیفیت میری سمجھت بالاتر ہے یا مضمون پیچیدہ

ہے یا نقل و نقل سے فرق نہ کیا ہے۔ نامی

سکتف است آرد و پشت خویش راست کند و سر خویش با چپ در جهات اربع
گرداند لیکن روزه نگردد و کلامه مذکور در دای ذکر یا باشد - چون ارادت قرار و سکونت
شود هر دو دست بر زانو نهاده و هر دو صغیر ایستاده روزه نگردد اند - در آن حالت
یکبار بود زانو بود و در آن غفلت ذکر نیارد تا تا از غفلت حاصل نگردد و ذکر در
حاله حضور گوید تا از تحجب چیزی مشاهده کند که خوشی و ذوق بر زیادت عمل
آرد - چون درین مقام رسد - غلغل جزام و برقص و با سوره و تا سوره و دق زائل
گردد - خاصا که غلغل دوم دارند هر کرا بر سر و جزام بود برین جلسه استند ام
تا بفرمان اسد تعالی زائل گردد - و بعد از استقامت برین جلسه هر که بیرون
آید و دعا کنند رحمت نکند زائل گردد -

و اما جلسه سوم - مربع نشینند و هر دو دست میان ساق (۹) و محور
آرد و سجده با وضو آرد و هر دو دست بر گردن خویش بند و در انگشتان گردد -
و ذکر را ترک نکند و چون این مقام حصول آرد خوف و جزع از جن دانیس
از وزائل گردد و انطباق هر دو آسمان و زمین شود - خوف حد و حاصل نشود
و این مرتبه درجه عظیم است - و اما جلسه چهارم (۹)

و اما جلسه خامس - هر دو دست افلا در زمین نصب کند و مفصله که میان
این اقسام پلست چپ و انگشتان از پائے راست بر مرفق و معلق بقوت دو
دست خود را گرداند و ذکر گوید - چون کلفت در ذکر و در جلسه وزائل
تا آنکه کلی شب درین حالت گذرد و سستی نیارد بفرمان اسد تعالی طیار حاصل
شود و از جمله ارواح گردد - اگر درین جلسه استقامت یابد حاجت جلسات بنویس

همه بدین بنده صاحب کشف کردند. و بدان اسعزیه اگر راه طایب ساداتین است ریاست
تکشیاید اگر بدین ریاست مداومت کنید زود بفرمان الله تعالى بمقتصد رسد.

را برن بعد از توبه ریاضت شیخ و لایست رسید

حضرت شیخ میثم مدار حیمه علیه از جواز برانندپ می آمدند. شیخ کاکن قضا
الطریق بود و زردین او ایشان را حضرت رسانند. نتیجه و غیره کشید و رفتند.
هم در آن محل نظر ایشان بر شیخ کاکن افتاد. همان زمان او تائب شده از سبک
طالبان ایشان گشت. حضرت شیخ میثم مدار حیمه علیه از ایشان شغل شغول
کردند و بعد از مدتی شیخ کاکن پیش مدار غرض داشت که شیخ از بسکه این وجود
من پرورده حرام است. هر چند ریاضت می کنم راه نمی کشاید و لذت نشود
نمی یابم. حضرت شیخ میثم مدار حیمه از تامل بسیار فرمودند که بر پیش فرزندم
شیخ چون عظمه الله تعالى و مدتی در خدمت او باش. بمطلوب مقصود خواهی رسید
بعد شیخ کاکن بخدمت حضرت بنگی قطب اعظم عظمه الله تعالى آمد. در آن وقت
نیز این داعی کافه اهل اسلام را دوست پلش بوس حاصل شده بود حضرت بنگی
قطب اعظم عظمه الله تعالى شیخ کاکن راغبید و مقدس آتش حواله بو کردند و نگوی
پوشانیده و خاک مایه ند و جراحی دهان نگام بستند. نیز فرمود زو بهمین ریاست
جلسات مشغول کردند مدتی نگزشت که شیخ کاکن از راه صلوات جن گشت و بمقتصد
رسید چون دوازده سال کانی گزشت جراحی دهان و آتش از دور گشتانیده
مخلعت شریعت مشرف کردند.

صلواتِ پیر مرشدِ قطبِ العالم

و نیز بیان سے یہ اور کہ چون ملائیب صادق از خود برخاستہ باشند اور اعتقاد
در حق پرستہ کامل درست بایہ تادیر خضرہ خفیت و مقصود رسد نہ مینی کہ بعد از وفات
بر بیان اس ایکس خوات العالمین شیخ احمد نور بخش کہ مرشد کامل حضرت قطب
الاقب ب بنوی عظمہ اللہ تعالیٰ بود قحطی عظیم در اس ملک افتاد و تمامی مردمان
بے استقلال شدند چنانچہ شیخ سعیدی رحمتہ اللہ علیہ فرمودہ اند

پناں قحطی سے نہ اندر مشق

کہ یازان فراموش کردند عشق

آخر الامر یکے از فرزندان شیخ احمد وادہ خود را ہمراہ کردہ روستے بجانب شہر
لہا نور نہادہ۔ چون وہیں شہر رسیدہ خواست کہ بحضرت بندگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ ملاقی شود۔ چون بدرو زہ خانقاہ ایشان رسیدہ استادہ شدند و
بدستہ خادمے دخلتے خود را فرستادہ و حضرت ایشان وضو می ساختند۔ چون
خبر تشریف آوردن آن پیر زادہ بسج حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ
رسیدہ ہشتہ پلے وضو را گذاشتہ پیش او آمدند و در خانقاہ آوردند و بچند
ادب و ششستند۔ تا این دعا کا فہ اہل اسلام بچشم خویش معائنہ کردہ بود۔
کہ اکثر حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در خدمت او حاضر می بودند
بلکہ اگر وقت نماز می رسید نماز را ہم نمی گزاردند آن نماز را اور شب ادا می کردند
چون آن پیر زادہ می خواہید سے۔ قضا کردہ می گزارد سے۔ آخر الامر بعد از چند

عدت آں پیرزادہ عزمِ لطفِ ملکِ خویش کرد۔ ایشان ہر تعلقے کہ داشتند بہ تدر
او کروند۔ از خدمت او و اداع شدند چون آں عزیز قریب شد سلطان رسید
از والدہ پرسید کہ پدر من کیس قدر متلع داشت کہ من دارم او فرمود کہ خیر روش
پدر تو آں بود کہ ہرچہ در شب آمدے برائے روز روانہ داشتے و ہرچہ در روز
می آمدے برائے شب نہ داشتے۔ بعد اہ این عزیز بوالدہ خود گفت پسر من چو
کہ مانند پدر خود باشد پس من عکس پدر خود می کنم کہ این قدر خود را در دنیا
ملوث می کنم۔ و نیز در حدیث بنوی است کہ الدانیا جیفۃ و طالبہا
کلابہ پس من کہ این متاع دارم در راہ دوست نثار کنم یہاں بخدمت
آں تمام متاع را بے غما فرمود و پیشہ سجدہ گرفتہ ہمراہ مادر خود روئے بہ ملک
خود نہاد۔ روزے کہ از خدمت بندگی قطب العالم غنیمت آمد تقائے آں عزم
و اداع شدہ بود و در ہماں شب مرشد ایشان حضرت بندگی قطب العالم شیخ
چوہڑا در باطن فرمود کہ تو عزت برائے پسر من دادی من از حق خواستہ تا
روز قیامت شوق و ذوق و محبت برائے جانشین تو دماندم و در تمامی ملک
اورا عزیز گردانیدم۔

مسئلہ سماع

روزے دولت پابرس این داعی اہل اسلام بایسر شدہ بود سنحتے

۱۔ حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین تاجن ملک میں معزز
و محترم چلے آتے ہیں۔ ثبوت رتہ پیراں سے مل سکتا ہے۔

بکری السہودی سماع کردہ ام۔ اما شیخ کبیر فرمود چون شیخ الشیوخ شنیدہ است
وگرنہ ہم خابند شنید۔ بعد ازاں عبد اللہ راہ داشت تا شب درآمد۔ شیخ کبیر
فرمود کہ عبد اللہ را در حجرہ ببرد و یک بار چنانچہ ملتفتی باشد بچین دو کس را
ببرد۔ بچین لا مکرر دند۔ عبد اللہ گوید مرا و یک یا برادر حجرہ بردند۔ چون شیخ از ناز و
اوراد و فاسخ شد در آن حجرہ درآمد تنها۔ مادر کس بودیم۔ پس شیخ بنشست، اوراد
مشتغل گشت و مقدار نیم سیر پارہ خواند۔ بعد ازاں در زنجیر کرد و مرا گفت چیزے
بگو۔ من سماع آغاز کردم و ساعتے شد۔ جیسے در بدن شیخ پیدا آمد۔ شیخ پیدائش
چرخ را بگشت۔ حجرہ تاریک شد ما بچنان سماع کی کریم۔ یہی قدمی رسم
کہ شیخ می گردید چون نزدیک مای آمد و امن اومی نمود۔ ہمیں دہشتم کہ بر ضرب
است یا بے ضرب د؟ چون سماع تمام شد شیخ در بار آمد و در مقام خود رفت
من و یاران من ہماں جا ماندیم تا شب بگذشت۔ رفتند جہاں می یام یک عالمہ من
و یک تنکہ زہیاد و دمن داد۔

(۲) و نیز در مناقب الاولیاء می فرسہ کہ وقتے شیخ کبیر بہاء الحق والہین زکریا
ملتانى ہا شیخ قطب ملین بختیار اوشی ملاتی شد و بعد ازاں روز سماع بود و
ہر روز ہندو گوار و دادند؟ و در قصص شہداء ہمیں گویند کہ در ہوا یک سال
روز و رقص زدند کہ خبر از خویش نہ داشتند۔ چون ازاں مقام جدا شدند
ملاتی گشتند و این مصرع می گفتند۔ ع

ایں رہ بہتے کعبہ رہاں بہتے دوست

حالت وجد حضرت قطب العالم

(۱) دیگر بزرگان و اہل داعی کا قہر اہل اسلام و خدمت حضرت ہنگی قطب العالم
عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ چوہدری رفتہ حاضر شدند و اسباب سماع سہیا ہوئے
چوہدری فاضل سماع شد یکے از ذاکراں سندھی امین و دو ہڑہ خواندہ دو ہڑہ
جو گھڑی سوئی جو جو کھر کلاں جی خبر کو ندی رحہ کھاری رند (۹)
حضرت ہنگی قطب العالم شیخ چوہدری رحہ را حالت پدید آمد برخاستند و رقص
کردند۔ چند جب اندر زمین پائے مبارک ایشان از زمین بالا بودند۔ ہمدرا
محل برادر خرد ایشان شیخ فیض اللہ مشہور بشیخ قدر کہ از مریدان ایشان
بود و دل گزرا نید کہ از حرکت شیخ باز خدا یا بر من نیز چپاں حالت کرامت
کن۔ در ہماں وقت حضرت ہنگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اورا
در بغل کردند۔ برو چناں وجد روئے داد کہ ہمدراں جین در رقص آمد
و پایتہارا نیز از زمین چند و جب بالا می کردند۔

(۲) حضرت ہنگی قطب العالم شیخ چوہدری عظمہ اللہ تعالیٰ از سیر کوستان
بکھری آمدند چو اجدیدہ چلورا برآسمین رسیدند رائے مقام کردند۔ چون چند
روز بگذشتند فرمودند کہ سماع بیارایند۔ چون سہیا گشت از ہر طرف
گویند گھاں بیت و دو ہڑہ می گفتند۔ از زبان یک ذاکراں بایات برآمد۔
نظم
ز چہنم مست ساقی دام کردند

چو خود کردند را ز خویش فاش
عراقی را چرا چه نام کردند

حضرت بندگی قطب عالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ را وجہ پدید آمدن در حال
جستند و خود را بر کوهی زدند و در گزشتند - عرض آن کوه بیفت گز بود -
پیر شگافیدہ رفتند - آخر الامر ہمدان میں ازاں سوراخ آب فراوان
جاری گشت و انجہاں صاحب دیہہ درگذشتہ - چوں حضرت بندگی
قطب عالم عظمیٰ اللہ تعالیٰ در عالم صحو افتادند - افغانان آن دیہہ صنداشت
نمودند کہ یا خلاصہ او کیا کہ از تصرف آنحضرت آب در زمین جاری گشتہ
است اگر شخصان بیاں می رسد از تقویت این آب با مردم را خراب خواهند
نمود - حضرت ایشان تبسم نموده فرمودند آن قادرے کہ از قلی سنگما
آب چکانیدہ است می تواند کہ در ہمیں جلاب را غائب گرداند - بر محلے
کہ این سخن از زبان گہر بابو ایشان بیرون آر - ہمدان وقت آن آب
دراں زمین غائب شد - تا حال از سوراخ آن کوه آب جاری می رود -
و پیوستہ بر چند قدم رفتہ غائب می شود - و اکثر خلق اللہ زیارت آن
چشمہ می کنند -

نتیجہ وجہ اشاعت اسلام و بنائے مسجد

روزے شیخ جلال گوہر کا زہریدان حضرت ایشان بود - پیش بندگی قطب عالم
عظمیٰ اللہ تعالیٰ آمدہ عرض نمود کہ یا شیخ بار و احمر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در دیر بانڈ و طعام تیار کردہ شدہ است امیکہ آنجا انشر لیف ازانی فرمایند۔
حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ و در خدمت ایشان دیگر کاراں
و ایس داعی دران دیر وقتہ۔ چون آن طعام را بکار بردند مشب و در آنجا
اتفاق بر مقام افتاد۔ چون روز شد شیخ جلال خواست کہ سماع مہیا کند۔
در آنجا اکثر درویشان بشوق و ذوق رقص می کردند و بعضی از کف این
از اولاد بانڈ و گوج و غیرہ این مجمع را دیدند سہرے تا شب بیاہند۔ ہمدراں محل
یکے از قوالان سندی کہ آہنا را ذاکری گویند۔ ترانہ این بیت خواندہ

گشتہ شدہ گلنے لب خوشخوارہ معشوق

تار و قیامت ہم رنگیں کفنا منہ

و برابر ایس دہڑہ بخواند (درج نیست)

حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ وقتے و حالے رومی داد۔ آن
محل ہر ہر بیگانہ کہ نظر ایشان افتاد از سلک یگانہ ہائے حق گشتند۔ سہرے
کس در ہماں حین باسلام مشرف شدند۔ چون حضرت ایشان بعالم صحو آمدند
در ہماں دیر بہ بندے مسجدے فرمودند و شیخ جلال را در ہماں دیر سکونت
دادند۔ و شیخ جلال چون تار کے بود کہ چون شب شد سے برائے فردا آب
در کوزه نگذاشتے و دور کرے۔ و در عبادہ حال چون حضرت بندگی قطب
العالم عظمہ اللہ تعالیٰ را وجد حالت رو دادے۔ پیش ایشان ہر روز
دیوار پاکوہ یا دیخت آمدے در کندے و اوراہ می دادے و در انتہائے
حال چون ہمارا وقت رو دادے وقت گری شوق از بالائے زمین

حیرت من مبارک ایشان فرماتے۔

حالت وجد برادر قطب العالم

برادر شیخ عبد الحییم برادر نذر دوسری حضرت ایشان امی بود۔ چون
برو وجد غالب شد و حالت روئے داد و دایں محل کے ہاں نکال
کہ از بحث علم ظاہری ازو سے پرید سے شیخ عبد الحییم حل می کرے۔ بلکہ
مادامے کہ در عالم سکاربودے در می گفتے و روضہ منورہ شیخ عبد الحییم
در حصاریہ شہر فیروز است۔

حالت وجد شیخ نور بندہ

یکے از مریدان حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اسد تاملے شیخ نور بندہ
(تور بندہ؟) چون اورا وجد (در) سماع رہے وہے مشعلہ سے
نور مانند آتش از دین او می بیادے۔ و احوال شیخ جلال گویہ نیز عجیب ہو
چون وقت رحلت حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اسد تاملے رسید۔
ایشان شیخ نور بندہ را حوالہ شیخ موسے آبنگر نمودند۔ یعنی اکثر ذوق
و اتصالات کہ از ماندہ باشد خدمت شیخ موسے آبنگر نمودند۔ یعنی کہ
مریدان کبار ایشان بود لغویہ۔

حالت وجد شیخ بری

برا در زادہ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ شیخ علی مشہور
بری چوں اورا حلتے در سماع روئے دادے اکثر می پیریدے چنانکہ
روزے در روضہ منورہ بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ سماع (بود)
و درویشان قص می کردند۔ یکے ازاں میاں ذاکیرے آمد اورا گفتند کہ چیزے از
سرود بگو کہ درویشان خوشوقت شوند۔ او عرض نمود کہ: عزیزان! میں فقیر
سرود نمی گوید مگر وہ جسے کہ شیخ بری حاضر باشد۔ زیر کہ باو اخلاص معیت
دارم۔ یکے درویش گفت کہ تو سرود بگو اگر اخلاص شیخ بری صادق است شیخ
بری خود را ہمیں جا خواہد رسانید۔ اں ذاکر وہ پڑھ سندی حد مقام حسینی گفت۔

دو پڑھ
چون تہ چکن چاک دیان نہ سنجی ماعجی دیر بین سوزن کی اوناک
جے توں جاناں پاک سبید پیر دو شکلی بوفراق اساموں دمار تھی
سکون پریان ساکت ب دکھائے کہ اتیں مد؟
شیخ بری ہر اولی دوست خاں بودی بخرقہ پیوندی کردند یہاں لفظ شیخ
بری را وجد روئے داد۔ خود را افگند ہوا شدہ در روضہ منورہ جلے کہ

سہ راوپنڈی کی طرف جو شیخ لطیف بری کی خالقاہ مشہور ہے وہ انہی
کی نہ ہو۔ تحقیق کرنا چاہیے۔ تاجی

سماع بود افتاد و برپا شده بیاید و در روز نهم ایشان و بادلی دولت خاں
 قریب نیم فرسنگ راه بوده باشد۔

حالت وجد شیخ فیض اللہ رحمہ

برادر دم شیخ فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور بشیخ فدا را چون وجد شد
 اگر آن وقت در تورانقہ در گزینست و بیچ نمر با وزید سے۔

احیائے سماع از شیخ عثمان رحمہ

و نیز در مناقب اولیاء می نویسند کہ دستہ در دلی سماع ممنوع شد
 و سواران بادشاہ مذکورند کہ سماع عیچکیم انشود و رقص نہ کند۔ حضرت
 شیخ الاسلام نظام الحق والشرع والہ رحمۃ اللہ علیہ در مصدر حیات (بودم)
 چون بایشان را خبر شد چشم پر آب کرده امیں بیت بر زبان مبارک رانندہ
 امیر بندہ ہارا چہ جلتے منزلیں است
 اگر معلطہ ہست و دولت در باب

چہل بر شیخ عثمان کہ از مریدان قطب الاقطاب حضرت رکن الملت
 والشرع والہدین ابوالفتح فیض اللہ قریشی الاسدی الملتانی رحمۃ اللہ علیہ
 (بودم) آمدند۔ گفت اگر برہوایتے نفس شنیدہ ام وی شنوم بعد از میں نشنوم
 و اگر برعکس است در حاسیت (؟) کہ منع تواند کرد۔ یک دو ہفتہ بران
 گذشتہ بود کہ حسین سندی نام قوال شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

کہ پیش اور سرود بگفتے و حضرت شیخ را وقت خوش شد سے و اورا فرماتے
 و وجہ سے حاصل آمد سے و برکت آں بر جمع خلق رسید سے و از باطن ایشان
 اسرار ظاہر شد سے کہ از ان آسائش و آرام خلق بود سے، پیش شیخ عثمان
 آمد۔ شیخ دیو اجماعت خانہ بدست مبارک خود عمارت می کرد۔ و
 درویشان گل و خشت می رسانیدند۔ شیخ فرمود میر حسن تو کجا بودی۔ گفت
 در خانہ مخوف۔ باز شیخ عثمان فرمود در نظر خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
 نمی رومی و سرود نمی گوئی۔ گفت از اخلاص بخون شد ند کہ سماع نہ کنم و
 پیش کسی نہ گویم۔ شیخ عثمان فرمود کہ در را بندید۔ چون بہ بستند۔ بعدہ بر
 زبان مبارک راند کہ میر حسن چیز سے از سرود بگو کہ دل من پختہ شدہ است
 گفت نتوانم۔ شیخ عثمان فرمود باید گفت۔ وقت آنست کہ اسرار ظاہر
 گردد و از باطن تو ہر اس برود۔ و پیمان بدست گل آلودہ ریش حسن گرفت
 و کشید۔ و حسن ریش دراز داشت۔ چون اورا بچند ہانید از ہیبت نتوانست
 کہ نگوید و این ابیات خواجہ سعدی شیرازی در صورت آغاز کرد سے

جو سہ پہلے توانہ انتم خیال تو رفت
 کہ من از ان تو ام تا ز دل نمیدازی
 بہ نیزہ بازی ترا گان مریرہ خون مرا
 کہ نیست ریختن خون عاشقاں بازی

شیخ بجنبید و تواجہ کرد و می گریست۔ یک نفر و یک خواہر زادہ شیخ
 باویار شد۔ چون شیخ را وقت خوش شد۔ خادمان در ہا قفل کردند۔ شیخ

ایک دست در بغل حسن کرد و بدوم دست خواہر زادہ را گرفتہ بخت۔ ہر دو
 نفرا طریق پرندہ گرفتہ پرید و میرون دیوار در بازار اقتاد۔ و حسن سندی (۱)
 گوید کہ منی داغ کہ بادے بود کہ مارا پرا نید و چہ شکل فرود آورد۔ و آن ہر اس
 و ترس و ہیبت کہ در دل من بود بکلی دفع شد۔ خلق جمع شدند و ہامن
 در سرود یار شدند و می گفتند و ہمراہ شیخ می رفتند و نیز ہر ہمہ متفقہ ان
 شیخ الاسلام شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ از بہت سماع طفت بودند
 ہمہ یار شدند و شیخ را گرد کردند و سماع بلند گفتند و شیخ در میان ایشان
 کف ہمچو شیر مست از دہن بر می آورد و از چشم بطریق چشمہ ہامی گریست۔
 از دہلی ہمہ جامعہ سماع کنان و سرود گویاں بہ تعلق آید و رسیدند۔ خبر سلطان
 غیاث الدین تغلق کردند کہ خلق دہلی برابر شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ سماع
 کنان می آیند۔ سلطان فرمود۔ تفحص کنید کہ تدریس و خواں شیخ عثمان چیزے
 قبول کرده است یا نہ۔ بعد تفحص گفتند کہ ہمہ مشائخاں بوجہ امان چیزے
 گرفتہ نگاہ داشتہ بودند و خسرو خواں ہفتاد ہزار تنگہ بہ شیخ عثمان فرستادہ

۱۳۵۲ھ خسرو خواں اپنے ولی نعمت سلطان قطب الدین مبارک خلجی کو ۱۳۵۲ھ
 میں قتل کر کے بادشاہ بن گیا تھا۔ چھ ماہ بعد غیاث الدین صوبے دار
 دیپال پور نے دہلی پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر دیا۔ اور تغلقوں
 کی سلطنت کا باقی ہوا۔ مگر ۱۴ سال بعد چغت کے نیچے دس کر
 ۱۳۵۲ھ میں مر گیا۔

بود ایشان قبول نہ کرد و گفتند تو دلی نعمت خود را کشته بی هرگز
 نباشد۔ یہودیہ مالی بیت المال کہ حقوق مسلمانان است تلف و ضائع
 کن۔ چون سلطان این سخن بشنید خوش وقت و ملک تو یہی اظہیدہ
 گفت۔ برو شیخ عثمان را در خانہ میر و میوہ و طعام از شراب و نان بہستان
 دو ہزار نگہ از خانہ برائے طریقہ در کن تا بشیخ سماع بشنود۔ چون
 در شیخ (۱) بخود باز آید و سماع آخر شود از من معذرت کن و بگہ سماع حق شت
 و ما را کار سے نیست کہ منع کنم۔ چون شیخ بخود آمد۔ ہمہ ان دین بگہ سماع
 در غیبت پور سجدت شیخ الاولیاء شیخ نظام آباد (۲) رحمتہ اللہ علیہ رفت۔
 منتظر بود کس را بالائے بام نشانہ و کس را پیشوا فرستادہ کہ شیخ
 عثمان از تعلق آباد می آید یا نہ۔ در میں اثنا شیخ عثمان گنہ علیہ ربہ
 و در پاسے شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ افتاد و بگریست۔ شیخ خوش شد و در
 کنار گرفت و گفت کہ تعجیل کن۔ نامی خواستم کہ میں چنین کنم۔ خوب شد
 کہ تو کردی۔ شیخ عثمان رحمتہ اللہ علیہ گفت۔ این ہمہ کرامت محمدوم است
 یا اگر محمدوم خود رقص کنان در دیں و تعلق آباد می رفتے نسل بودے۔
 باین زمان خواہد کہ بیکے ازان شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نفس کنان
 پیش بادشاہ رفت (رود ۲) شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ سخن آداب شیخ
 عثمان خوش آمد۔ جا بہائے خویش بکشید و تمامی شیخ عثمان را پوشانید
 و ہر دو بگریستند۔ وقتے پیدا آمد۔ چنانکہ آن حال بر جمیع حاضران
 ظاہر گشت۔

نکات بیان کردہ قطب العالم

(۱) روزے میں داعی کا فہم اہل اسلام راہ لب پاپوس دست دادہ بود و اکثر اکابران نیز در خدمت او بودند۔ شخصے چکے آمدہ۔ از حضرت ایشان سوال نمود کہ یا شیخ شما تمامی گروہ ہر ایں منفق باشند کہ پیشتر ازیں خلعت چیرے نمود۔ پس اگر بیچ نہ بود چه بود۔ حضرت بندگی قطب العالم عظیمہ الدتعالیٰ زمانے تامل نمودہ ہر زبان مبارک را نہ ند کہ چستے مخموض ساز۔ دل حاضر دار۔ چون او چشم مخموض ساخت۔ بکلمہ لقلب فرمود نہ کہ چه دیدی۔ العاقل یسک فیہ ۱۱ اشارہ۔ چون نقطہ عین محو گردد آنکہ دانی عین عین است۔

(۲) یومے ایں داعی کا فہم اہل اسلام را دولت پاپوس میسر گشتہ بود۔ و نیز مجتہدان عصر در خدمت اں یگانہ روزگار حاضر بودند کہ عزیزے آمدہ از ایشان سوال نمود کہ یا شیخ در مشنہ اگر کسی یک قبلہ ر بوسہ ہر روستے زن خیش دید اورا ثواب دو نفل می رسد۔ و دریں اشکال بود می دید کہ در مباشرت اں غسل لازم می آید و در مذمومات دیگر مانند خمر و غیرہ واجب نمی شود۔ پس باید کہ بعد از فعل مذمومہ غسل فوری شود نہ بعد از فعل حمیدہ۔ ایں عقدہ را حل نمایند۔ حضرت ہنگ قطب العالم عظیمہ الدتعالیٰ فرمود نہ کہ آدمی (۱) چند ہزار شہوت امت و قلب ہر یک فاگر۔ پس چون آدمی در فعل مباشرت می آید۔ وقت جدا شدن

(۴) روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ در راہ می رفتند۔
 شخصے ذراں راہ جانوسے راذیل می کرد۔ یکے از مریدان عرض کرد۔
 کہ یا شیخ! میں تجلیات جلالی را مشاہدہ نمایند۔ ایشان چہ شہ معروض
 ساختند۔ یکے زان میاں طالب علمے بود۔ او گفت۔ کہ یا شیخ
 چیزے کہ در شرع حلال باشد از دلتکار باشد۔ ایشان از زبان
 مبارک ایں بیت خواندند۔

بشرع گرجہ حلال است صروت نیست

ہلاک سید کہ او نیز چوں تو جانور است

(۵) روزے در خدمت حضرت ایشان خان خانان نشسته بود۔ چوں
 تشنگی برو غالب گشت۔ آب طلبیدہ آورد و باو دادند۔ آب بسیار
 سرد نبود۔ گفت آب سرد نیست۔ حضرت بندگی قطب العالم عظمہ
 اللہ تعالیٰ چشم پر آب کردہ فرمودند۔ اں کسانیکہ در تہ می باشند۔
 آب گرم و نرم طلبند!۔ و ایں بیت از زبان مبارک فرمودند۔

در جہاں گرجہ سرد و نیم عزیز

نسبت آں جہاں بزند انیم۔ (شہر سلطان حاکم)

(۶) روزے حضرت بندگی قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ می فرمودند کہ دریم
 در شہر صاحب استغرائے کہ بہ بیچ آفریدہ سخن نمی گفت۔ باو عرض کردم
 کہ لب از عرض سخن چرب شد۔ گفت گو کہ دریں سخن نکتہ آماے
 عزیز صاحب دانستے باید کہ بہ کتبہ ایں نکتہ برسد۔

(۷) ہونے حضرت ہنگی قطب العالم و عالم مکہ بودند۔ ہمدان محل کے
 از پسران شیخ بہاؤ الدین نام بخداست اتماس نمود۔ پرسیدند تو
 کیستی۔ او عرض نمود جہاؤ الدین۔ گفت کہ کدام بہاؤ الدین۔ او اتماس
 نمود کہ پسر شیخ چوہر رحمۃ اللہ علیہ۔ فرمودند کہ کدام شیخ چوہر۔ گفت کہ
 شما۔ ہر زبان را ندانند کہ کدام من۔ دو ہزار
 محمد کہتہ کہتہ رہیو۔ و من تن مانہ

ہونا من ہونا من ہونا من ہی من مانہ (۹)
 ہاں لے عزیز کہ حجاب خود خود ہستی۔ چون از تو توفی برخیزد آں زماں ادا
 نسقم الفت ففصل اللہ با تو غمہ زندہ سو گند بالید ہمہ اوست تم
 بالید ہمہ اوست چون خواست کہ خود را بیند۔ آئینہ قلب عاشق مبتلا
 ساخت تا در و روئے خود مشاہدہ نماید۔ اما باید نصیحت کہ عشق و عاشق
 معشوق نیز گشتار است۔ چون دران مقام بسی نہ عشق مانہ نہ عاشق
 نہ معشوق۔ ہر جا کہ بہت پر تو روئے تو لامع است
 لے از جمال تو ہمہ خو غا ہر لے چیت
 اسلام و کفر ہر دو در آنجا برابر است
 فرق میان مومن و کافر برابر است

لے میں مضمون پر بادشاہ کا ترجیح بندہ مامریاں۔ اور
 لے شہنوی "مراد ان عاشقین" قابل دید ہے۔ نامی

امروز چوں جمال تو بے پرده ظاهر است
در حیرت که وعده فردا بر لب چیت
زایه بطعن گفت که رفته بتان مهین
مے بے تیز دیده بینا بر لب چیت
دلچ جمال از گره باده حیا م شد
نسب میلان و مصلحت است چیت

رخصت خلعت

روزهای این داعی کا قذال اسلام را طلبیده و به خرقه و خلافت مشرف
کرده بحصار فیروز شاه رخصت فرمودند. و چشم پر آب کرده بر زبان
مبارک رانند که وقت وفات صدر العارف شیخ رکن الدین حاضر نشد.
و در زمان جلست شیخ فرید الدین رحمته الله علیه - شیخ نظام الدین رحمته الله علیه
حاضر نگشت یا انجی من ابابکر را معلوم می شود که تو نیز بوقت سفر من
حاضر نخواهی شد - اما ترا بخداست سپردم و این بیت بر زبان مبارک رانند
توئی مقصود اگر مشغول حیرم
توئی مطلوب اگر نزدیک دیرم

و شیخ برهان رحمته الله علیه را بطرف قصبه کائو و اسکن که در جوار شهر
لما نور است رخصت فرمودند و شیخ ابوالنجیب رحمته الله علیه را در سون کوٹ
که در جوار شهر مذکور است و شیخ خیر الدین و شیخ کهن لهای (؟) را در پندی

میر شہزادہ درجہ اول شہزادہ کو است رخصت فرمودہ۔

خاتمہ

الحمد للہ رب العالمین ختم مطلقہ سلطان العاشقین قطب العالمین حضرت
رب العالمین شیخ الاسلام شیخ عبد الجلیل مشہور بشیخ چوہدر عارفی الماشی
البنکاری آل رسول اللہ الماشی با تمام رسید و باختتام انجامید۔ الحمد للہ رب
العالمین و درود بر خاتم النبیین علی آلہ صحابہ و ازواجہ ائین برکتیہ رحمہم الرحیم
بتاریخ بست و ہفتم شہر محرم الحرام ۱۱۸۵ھ بوقت نیک در اولیا پور
جیت فرمائش کرم شاہ عرف میاں صاحب شیخ محمد مستجابہ مطلقہ بزرگان
کامل قلمی نمودہ شد۔ اگر سہوے و غلطائے شدہ باشد بقلم عفو و صلح پوششندہ
و این احقر العباد در بدعائے خیر یاد نمایند۔ (دستخط) ابہ تقصیر عباس قلی بیگ۔

بہاؤ الدین
خواجہ
کرم شاہ
۱۱۸۶ھ

(نوٹ) کرم شاہ میرے ناتا (غلام محمد الدین شاہ بن قلندر شاہ) کے دوا
تھے۔ یہ نقل عباس قلی بیگ حضرت عبد الجلیل قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ کی
وفات سے تقریباً پینے تین سو سال کی ہے اور اس سے میں نے آج ۵ سوال
۱۳۵۷ھ یعنی ۱۸۶۶ سال۔ ۸ ماہ۔ ۸ دن بعد مطابق ۲۸ جون ۱۹۵۲ء کو
بروز شنبہ بمقام وکارہ تہذیب و تمدن دار محمد ابو بکر قسطنطین السکندر نقل و نقل ختم کی۔

حضرت کو شاد و مسند تھوڑے دس برس بعد سکھوں کی بد نظمی کی وجہ سے اپنا ہاؤس
سمیت لاہور سے اپنے خسر میر نور حسین صاحب عقیل السامی کے پاس کھڑا کر دیا
گئے اور سن ۱۲۰۰ء میں وہاں کے وقت شاہ بہاؤ میں فراقوں کے باعث
شہید اور دفن ہوئے۔ جیسا کہ ان کے فرزندوں امراد شاہ۔ قند شاہ اور
فرح بخش کی تحریروں سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو نامہ مراد۔ ان کا قلمذری بہت جلیا و غیر
میں فروری ۱۹۵۱ء میں اکاڑہ سے (پہلی دفعہ سوا مینہ رہ کر) جب آیا
تو نہ کرہ قطبیت متواتر بیٹہ کرتے رہنا شروع کیا جس سے فارغہ سکھ لائق ہو گیا
جو حصہ ہائی سوا وہ اب پھر اکاڑہ آکر ختم کیا ہے تاکہ خوشنویس سے تمیز کر دیا
کر دیا جائے۔ وہ مصنف حضرت جمال الدین بابرؒ کی تصنیف محفوظ ہو جاتا ہے
و ما تو فیقی الا بائد علیہ ترکلت و صولمت۔

غلام شیر نای متوال اوقات اشرف

تاریخ وفات حضرت قطب العالم عظیم الشان

شیخ محمد بن حضرت ابو البقاء بن الفتح بن محمد داہ بن عبد الجلیل بن ابو الفتح بن

عبد الجلیل قطب العالم

عارف و کامل و مسیح زمان	قبہ شریع پیر و حجت دال
شیخ والا پیر الی رسول	مقتدائے جہان اہل روان
وصلت کش با حبیب در ہمہ حال	فارغ از قیل و قال ہر دو جہاں
از برائے نقاء و رویت او	انہما بویہ اند قلب تپاں

راست گویم کہ سخن کہ تو نم
 عقل من و سنی او چو نہ کند
 چوں ازین دہر رحلتے فرمود
 ازین تا بچرخ در لوحہ
 شب سیروش شد تا تیم او
 مستری و عطار د و مرغ
 قطب پابند شد ز محنت و غم
 ز بروزیر شد زمین و زمین
 رحلت و پھرتے چو او فرمود
 این سخن گوش کن گر انسانی
 دل فوجی ہی کند اول
 اے بقا چوں بقاے ممکن نیست
 ایضا من کلام ملک دولت خاں کو کہ جنیرہ ملک مردانہ کو کہ
 دریں ویرانہ کا رخ دیر بنیاد
 چوں قطب العالمین خورشید دنیا
 رواں شد آشکارا زین جانے
 سفر یاد گزمین شاد و ناشاد
 کہ بودہ مقتدائے پیر و برنا
 نہانہ کس بہ گیتی جاوداے

اس تاریخ وفات میں اور بھی میں جوہر سے تاریخ جلیلہ کے صفحہ ۱۹۲ میں نقل کی ہے
 کہیں کہیں نقلی و معنوی اختلاف ہے۔ اور اس تفاوت کے کوئی کتاب قرآن شریف کے سوا
 محفوظ نہیں۔ نقل کرنا اے تصرف کر دیا کرتے ہیں۔ بہ حال پیش نظر نسخہ میں جو سحر ہے

وہ بنی اصل ج تصرف نقل کرنا ہوں۔ اسی طرح ملک دولت خاں کی تاریخ بھی اسی نسخہ درج کی جاتی ہے۔ تاہی

خود گفتار تاریخ و حالش بدرش نامہ ولی مرزا ساش

تاریخ طباعت تذکرہ قطبہ از نامی منوی

میں بھائی قطب عالم کے ایک
اسی کی نامہ تصنیف ہے یہ
رسم ہے وہ اگر دین جا کے آخر
وصایا محمد کی مکھی شرح
پر موصوفی کی تم ادکار ابرار
یہ ہے حمد چمکیری کی تصنیف
حمید ہی تذکرہ ہے جسکی تالیف
پہلے اردو میں ہے بستان اخبار
لیا مشکل سے میں نے تذکرہ نقل
شجرع الدین ایہ ہے جو چھاپا
یہ فیض اشرف عالم ہے نامی
طباعت کی جو ہے تاریخ مطلوب

جلال الدین لقب چمکا ہوا ہے
جو نامی تذکرہ نامی چھاپا ہے
بنامہ فن جہاں جو کی پورہ ہے
اصول ہندووی کی بھی بجا ہے
رقم ہیں ہے جو میں نے لکھا ہے
اب اسکا ترجمہ بھی چھپ گیا ہے
انہوں نے بھی یہی انشا کیا ہے
ابا بکرس میں بھی جلوہ نمایا ہے
آخر محنت کا صحت پر پڑا ہے
خدا کے فضل سے پورا ہوا ہے
کہ محفوظ و مسوں میں تذکرہ ہے
تو کہ تذکرہ زیبا چھپا ہے

۱۳۷۱ھ

قطب عالم کا یہ زیبا تذکرہ
طالبین کے دل فرح آباد ہے
اسکی تاریخ اشاعت بر محل

کیوں محبوں کو نہ ہو محبوب آج
ان کو حاصل ہو گیا مطلوب آج
کہہ دو نامی۔ تذکرہ ہے خوب آج

۱۹۵۲ء

(۱۹۵۲ء ۴/۵۶)

جادو جو یائے حق

ملفوظات: عارف کامل شیخ طریقت سروردیہ
حضرت الصوفی محمد نذیر غوری سروردی اعظم اللہ ذکرہ
مرتبہ فقیر سید لوئیس علی سروردی

اکیسویں مجلس

قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ اپنے چند احباب کے ساتھ مکلی حالات پر گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا منافقت چاہے عام زندگی میں ہو یا قومی و بین الاقوامی سیاست میں، یہ ایک قبیح فعل ہے آج ہمارے حالات اس لئے دگرگوں ہیں کہ ہم زندگی کے معاملات میں منافقت کا سہارا لے رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ معاشرے سے برکت اٹھا لیتا ہے۔ اور جب ایک دفعہ برکت اٹھ جائے تو پھر توبہ التصوح کے بغیر برکت کا لوٹایا جانا محال ہے۔ ہمارے علماء کا حال بھی اس سے خالی نہیں۔ صدر ضیاء الحق کو مشورے دینے والے علماء بھی اسی ذیل میں آتے ہیں وہ دین کا پورا پیغام اس تک نہیں پہنچاتے اگر پہنچاتے ہیں اور وہ نہیں مانتا تو دینی اعتبار سے وہ منافق ہے اور اگر یہ پیغام پہنچانے کے بعد یہ جانتے ہوئے کہ وہ بات نہیں مانتا اس کے ساتھ اپنی مراعات کے ختم ہو جانے کے ڈر سے علیحدہ نہیں ہوتے تو پھر یہ منافق ہیں۔ میرے خیال میں یہ بہت بری حرکت ہے جو یہ لوگ دین متین کے ساتھ کر رہے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”دین میں پوری طرح شمولیت اختیار کرو“ یہ نہیں کہ کچھ

ہاتیں اس میں ہنود و نصاریٰ والی ہوں اور کچھ دین اسلام کی۔ چند دن بیشتر کے بت ہے میں اسی قسم کے خیالات کسی دوست سے بیان کر رہا تھا اور صدر ضیاء الحق کے متعلق اس امر کا اعلیٰ کر رہا تھا کہ وہ نفقہ شریعت کے معاملے میں جان بوجھ کر سستی کر رہا ہے اسی رات مجھے قدوة السالکین حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ طے اور فرمایا تم اس معاملے میں خاموش رہو اور اس کے متعلق کوئی بد دعانہ کرنا۔ چنانچہ میں تو بھگم ویسے ہی کر رہا ہوں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے دینی بگاڑ میں ہمارے ساتھ مولوی "مفتی اور علماء برابر کے شریک ہیں اللہ ہمیں بھی ہدایت دے اور ان کو بھی۔

اس موقع پر آپ نے قطب عالم حضرت میاں غلام محمد سروروی حیات گڑھی رحمت اللہ علیہ کا فرمان سناتے ہوئے ایک حکایت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر سے بازار کی جانب جا رہا تھا کہ راستے میں مجھے میرے والد گرامی کے ایک دوست مل گئے اور میرا حال احوال پوچھنے لگے۔ دوران گفتگو انہوں نے حضرت توکل شاہ انبالوی رحمت اللہ علیہ کا ایک واقع بیان فرمایا کہ بچپن میں حضرت کے شیخ آپ کے قصبے میں تشریف لائے تو کھیتے ہوئے حضرت توکل شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ وہاں چلے گئے اور سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو کھلا بڑی دیر لا کے آیا میں ہوں دس اک او ای وار یا آہستہ آہستہ یعنی تو کل شاہ بڑی دیر لگا کر آئے ہو اب یہ بتاؤ کہ آہستہ آہستہ یا ایک ہی بار۔ آپ نے بچپن کے بھول پن میں عرض کی کہ ایک ہی بار۔ آپ کے شیخ نے توجہ فرمائی تو حضرت توکل شاہ انبالوی رحمت اللہ علیہ کے ناک اور منہ سے خون جاری ہو گیا اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ یہ تو آپ کا ابتدائی دور تھا اور بعد میں آپ خود کسی پر توجہ فرماتے تو اس کا بھی یہی حال ہو جاتا۔ میرے والد کے دوست جب یہ بتا رہے تھے تو میں ادباً "ان کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ مگر میرا دل یہ بات نہ مانتا تھا دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھ کر جب میں واپس آیا تو مجھے کچھ تھکاوٹ سی محسوس ہوئی اور میں لیٹ گیا۔ میں لینا تو خواب میں حضرت قطب

عالم قدس سرہ طے اور فرمانے لگے کہ تم اس شخص کی باتیں کیوں نہیں مانتے تھے؟ کیا ولی میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ توجہ کرے اور اس کے اثرات ایسے ہوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میں ولی کے تصرفات کا منکر نہیں مگر میرا دل یہ نہیں مانتا کہ ایک انسان دوسرے کی طرف دیکھے اور اس کے منہ سے خون جاری ہو جائے۔ آپ نے غصے سے فرمایا میں درویش ہوں کوئی کبجر نہیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا کوئی مرید کسی ولی کی توہین کرے۔ اٹھو اور اٹھ کر میرے سامنے بیٹھ جاؤ۔ میں خواب میں ہی آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے توجہ فرمائی اور مجھے ایک دم سخت بخار ہو گیا۔ میں نیند سے بیدار ہوا تو میرا جسم بخار کی وجہ سے سخت درد کر رہا تھا اور مجھ سے بیضا نہیں جا رہا تھا میں کام سے چھٹی لے کر گھر چلا آیا کوئی تین ماہ کے قریب مجھے یہ بخار رہا۔ ہر طرح کے علاج کرواتے مگر کوئی آفاقہ نہ ہوا آخر ۳ ماہ بعد حضرت قطب عالم قدس سرہ لاہور تشریف لائے اور اپنے خلام سے فرمانے لگے کہ جاؤ نذر کو بلا کر لاؤ۔ اس خلام کے میرے پاس پہنچنے سے پہلے میرا بخارا اتر چکا تھا میں نے اسے کہا میں ابھی منہ دھو کر حاضر خدمت ہوتا ہوں۔ وہ چلا گیا تو میں بھی کچھ دیر بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ اس موقع پر غلام کی طرف متوجہ ہوئے اور آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ حضرت قطب عالم قدس سرہ السای نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا۔

”کیوں بھی توجہ کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟“ میں نے عرض کیا حضور ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا تو پہلے کیوں نہ ملے۔ میں نے عرض کیا حضور دل نہیں مانتا تھا اب مشاہدہ ہوا ہے تو دل نے اقرار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا شہباز جو بات دل نہ ملے اسے کبھی نہ مانتا اگر مانو گے تو منافق ہو جاؤ گے اور منافق کو اللہ تعالیٰ بخشیں گے نہیں اور ساتھ ہی وہی الفاظ دوہرا دیئے جو دوران خواب فرمائے تھے کہ ”میں درویش ہوں کبجر نہیں میں نہیں پسند کرتا کہ میرا مرید کسی درویش کی توہین کرے“ یہ فرماتے ہوئے آپ پر رقت طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد آپ نے شریک محفل احباب کو متوجہ کیا اور فرمایا۔ دوستو اب آپ اندازہ کریں کہ فقیر کی منافقت

کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اس کے خیال میں بھی اگر منافقت آ جائے تو اگلے درویش اسے بھی ہموٹ سرزنش تصور کرتے ہیں۔ ہم اگر اس مناظر میں اپنے ارد گرد کے حالات پر غور کریں تو ہم پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ اللہ کی پکڑ جلد یا بدیر ضرور ہوگی۔ کیونکہ ہمارے چلن اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ ہمیں سزا دی جائے۔



تیسویں مجلس

دست بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ سے چند احباب فقہی سوالات پوچھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے آپ نے وضو اور غسل سے متعلق احکامات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ حدیث گندگی کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں حدیث اکبر اور حدیث اصغر، ایسے عوامل جن سے غسل واجب ہوتا ہے اسے حدیث اکبر کہتے ہیں اور ایسے عوامل جن سے غسل واجب نہ ہو بلکہ صرف وضو لوٹ جائے اسے حدیث اصغر کہتے ہیں۔ جیسے ریح کا اخراج یا پیشاب، پاخانہ وغیرہ کا آنا۔

اس موقع پر ایک شخص غلام محی الدین نے عرض کی کہ حضور کپڑے سے نجاست کس قدر لگی ہو تو وضو یا غسل کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی منایات دراز فرمائے، آپ نے فرمایا بھائی نجاست بدنی کا تعلق یہ ہے کہ اگر بدن پر لگ جائے تو اسے دھو ڈالنا چاہیے اور پھر وضو یا غسل کرنا چاہیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کپڑے پر ایک درہم سے بڑی جگہ نجاست نے غلیظ کر دی ہے تو حسب استطاعت کپڑوں کا بدلنا لازمی ہے نجاست کا کپڑوں پر لگ جانے سے

وضو ضائع نہیں ہوتا چاہے کہ اتنی نجاست لگ جائے کہ غسل کرنا واجب ہو جائے۔ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ کے پاس ایک ایسا آدمی آیا جس کا پالتو جانوروں کا ریوڑ تھا اس نے عرض کی کہ جانوروں کا دودھ دھوئے وقت اکثر جانور کے پیشاب کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ جاتے ہیں میرے لیے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت وہ خشک ہو جائیں تم نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارا کام ہی یہی ہے۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے پوچھا کہ اگر کپڑوں پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم کپڑے بدل کر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ قریب بیٹھے ہوئے شاگردوں نے اس کے متعلق دریافت کیا کہ عذر ایک ہی تھا مگر آپ نے حکم علیحدہ علیحدہ دیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ پہلا شخص اگر ہر دفعہ کپڑے بدلے تو وہ اسی کام میں لگا رہے اور نماز نہ پڑھ سکے دوسرا شخص چونکہ صاحب حیثیت ہے اس لئے وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ دین میں سختی نہیں ہے۔

شرع نے یہ آسانیاں اس لیے پیدا کی ہیں کہ مسلمان کے فرائض ترک نہ ہوں کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا ہے۔



تیتیسویں مجلس

قدم بوسی کے لئے حاضر خدمت ہوا تو آپ کے ایک مرید با انداز محمد انیس علیہ السلام نے کتاب الفتح مولفہ علامہ الجزیری رحمۃ اللہ علیہ آپ کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ میں دست بوسی کے بعد ایک جانب بیٹھ گیا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل

و کرم دراز فرمائے آپ نے ارشاد فرمایا چونکہ چند روز بعد عید قربان آ رہی ہے اس لیے قربانی کے مسائل دہرائیں تاکہ آپ کو یاد آ جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ان مسائل کا سامنا ہمیں سال میں ایک بار ہوتا ہے اس لئے ہم قربانی کے جزئی مسائل بھول جاتے ہیں۔

جب برادر محمد انیس سروردی سلمہ اللہ تعالیٰ قربانی کے مسائل پڑھ چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہیں اور ان میں سے ایک حصہ صدقہ، ایک حصہ ہدیہ، اور ایک حصہ اپنے استعمال کے لئے رکھنا چاہیے۔ اسی طرح عقیقہ کے گوشت کے بھی تین برابر حصے کر کے تقسیم یا استعمال کرنے چاہیں۔ اسی سے متعلقہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر ایسی جگہ اور ایسا وقت آ جائے کہ نماز عید کے ہونے کا پتہ نہ چل سکے تو ایسی صورت میں اتنی تاخیر کرنی چاہیے کہ یقین ہو جائے کہ عید کی نماز ہو چکی ہو گی اگر نماز عید سے پہلے قربانی کر لی اور اس کا گوشت کھا لیا تو اس طرح قربانی نہ ہو گی۔

۱۹۵۰ء کے لگ بھگ جب لاہور میں سیلاب آیا تو میں ان دنوں علاقہ شلو بلخ میں رہتا تھا ہمارا سارا علاقہ پانی کی وجہ سے ہر طرف سے بند کر دیا گیا تھا فوجی جوان علاقے میں نہ کسی کو آنے دیتے اور نہ جانے دیتے تاکہ کوئی وہابی مرض نہ پھوٹ پڑے انہوں نے بڑا اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ انہی ایام میں عید النہی آ گئی دوسرے دن جب راستے کھلے تو میرے برادر بزرگ محمد شریف غوری مرحوم (م ۱۹۷۳ء) تشریف لائے۔ میں نے ان سے عید کی نماز کے متعلق پوچھا تو میرے بھائی صاحب نے بتایا کہ عید تو کب کی ہو چکی آج عید کا دوسرا دن ہے۔ میں نے یہ واقعہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا کہ بیٹا آپ قربانی کر دیں کیونکہ یہ امر مجبوری تھا کہ آپ نماز عید نہ پڑھ سکے۔ اس موقع پر ایک شخص غلام محی الدین نے دریافت کیا کہ حضور یہ ارشاد فرمائیں کہ قربانی کے گوشت میں سے ایک سے زیادہ حصے بھی لیے جاسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی

زیادہ گوشت اس صورت میں لے سکتا ہے جب وہ بڑے کنبے والا ہو اور قربانی کے علاوہ گوشت کم ہی کھانے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ گوشت اپنے عیال پر کھل کر صرف کرے۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے کہ اپنے عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہی ہے۔ حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے تو کسی بات پر اپنی بی بی (خولہ بنت محلب رضی اللہ عنہا) سے جھگڑا ہو گیا۔ اس زمانے میں ابھی طلاق کی آیات نازل نہیں ہوئی تھیں اور طلاق کا یہ دستور تھا کہ مرد عورت کو یہ کہہ دیتا تھا کہ تمہاری پیٹھ تو میری مل جیسی ہے۔ ان اصحابی رضی اللہ عنہم نے طیش میں آ کر مندرجہ بالا الفاظ کہہ دیئے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا کہ آپ نے یہ کہہ کر علیحدگی تو اختیار کر لی ہے اب یہ بتاؤ کہ اتنے زیادہ بچے کیسے پلین گے۔ چنانچہ اس زمانے میں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ عمل کیا کرتے تھے کہ کسی سے کوئی لفظی سرزد ہو جاتی تو وہ نماز فجر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا میں پڑھ لیتا اور اس کی وہ لغزش اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے۔ چنانچہ اس اصحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ نماز فجر کے بعد سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ طلاق ہو گئی ہے کیونکہ مجھے ابھی اس سے متعلق احکامات نہیں ملے اس موقع پر ان اصحابی کی زوجہ محترمہ عرض کرنے لگی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ طلاق ہو گئی تو یہ بچے کون پالے گا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ آپ دیدہ ہو گئے اور روتے ہوئے ارشاد فرمائے گئے اندازہ لگائیں کس شہن کے وہ لوگ تھے کہ ۲۸ پارہ شروع ہی ان آیات سے ہوتا ہے ”قد سمع اللہ“۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے بیشک آپ کا رب یہ سب کچھ سن رہا ہے جو یہ عورت آپ سے جھگڑ رہی ہے۔ یعنی ایسی پاکیزہ اور پیاری ہستیاں تھیں کہ اسلامی قوانین کی بنیاد اور ان کی تہدیلیاں ان کی درخواستوں اور تکرار سے ہوتے تھے۔

چنانچہ جب آیات نازل ہو چکی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کی کہ حضور میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر مسلسل ۲۰ کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی سرکار میں

اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے ارشاد فرمایا اچھا یوں کرو کہ ۶۰ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی کہ حضور میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی دوران ہدیہ کے لئے ایک شخص نے آپ کے خدمت میں کھجوریں پیش کیں آپ نے وہ کھجوروں کا ٹوکرا اسے دے دیا کہ یہ لے جاؤ اور اسے تقسیم کر دو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ مدینہ میں اور کون مستحق ہو گا آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا اچھا جاؤ خود بھی کھلاؤ۔ اور گھر والوں کو بھی کھلاؤ تمہارا صدقہ ہو گیا۔



چوتیسویں مجلس

دست بوسی کے لئے حاضر خدمت ہوا تو آپ درود شریف کی عظمت بیان فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم دراز فرمائے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ درود پاک پڑھنے والے تین طرح سے ہیں۔ ایک گروہ کا درود شریف تو آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرشتے اس کلام پر مشغول ہیں کہ وہ درود شریف آپ کی خدمت میں اس امتی کی طرف سے پیش کرتے ہیں اور ساتھ بتاتے ہیں کہ سرکار ﷺ یہ درود پاک آپ کے فلاں امتی کی طرف سے ہے۔ فلاں کا یہ بیٹا ہے اور فلاں جگہ رہائش پذیر ہے۔ دوسرا طبقہ ایسا ہے جس کا درود شریف آپ خود سنتے ہیں اور تیسرے طبقے کے امتی ایسے ہیں جو سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر درود شریف پڑھتے ہیں۔

درود شریف ہر امتی کو پڑھنا لازم ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ارشاد خداوندی ہے کہ ”میں اور میرے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے

ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجو" اس موقع پر آپ نے اپنے ایک دوست چودھری امتیاز سرور دی سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جب آپ کے دوست عثمان خاں صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لائے تھے اور ان لوگوں کی طرف سے گفتگو فرما رہے تھے جو درود شریف پڑھنے کے اوقات پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ جواباً میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے کہ "درود شریف پڑھنے کا ہر ایک کو حکم ہی نہیں ہے بلکہ یہ مومنین کو حکم ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے جو سرکار کی محبت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔

اس موقع پر آپ نے اب دیدہ ہو کر سیرت النبی ﷺ سے ایک واقعہ سنایا کہ ابتدائی دور میں ایک روز آپ ﷺ اپنے اصحاب سے کسی موضوع پر ارشادات فرما رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد کے ساتھ ہی وہ مطالب ارشاد فرمائے بند کر دیئے۔ اس پر کچھ اصحاب نے اسے غلط رنگ میں سمجھ لیا جب آپ ﷺ نے یہ محسوس فرمایا تو دفعتاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے سوال کیا کہ "اے عمر تم مجھ سے کتنی محبت رکھتے ہو" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سرکار ﷺ اپنی جان کے علاوہ آپ پر سب کچھ قربان۔ حضور پر نور، شافع یوم الشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی جانب چند لمحوں کے لئے دیکھا اور دوبارہ وہی سوال دوہرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پکار اٹھے سرکار اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کو عزیز رکھتا ہوں۔

یہ چند لمحے جو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ کے خیالات کو بدل دیا صوفیاء کے نزدیک یہ توجہ ہے اس سے درویش بہت کام لیتے ہیں اور کئی ایک کے خیالات بدل دیتے ہیں۔

حضرت بابا جنگو شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا

عرفانی مقام

میاں محمد صاحب مولوی سید چراغ شاہ صاحب اور
حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہم

کی نظمیں

حضرت شاہ گل حسن قادری تذکرہ غوث میں اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ
صاحب قلندر بانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی تحریر کرتے ہیں۔

”ایک روز ارشاد ہوا کہ اولیاء اللہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اگرچہ ٹھیک ٹھیک
سوائے ذات پاک کے کوئی بھی نہیں جانتا لیکن مشہور یہ ہیں۔ قطب ارشاد قلندر
مدار قلندر، خضر وقت ابدال، اقاماد.....“

قلندر وہ ہے کہ تجرید و تفرید میں یکتا اور بے پردہ ہو اور تمام عالم کا حال
اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہئے اس میں بے مثل ہو
اور شرط ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی جیسے حضرت شیخ شرف الدین بوعلی
قلندر تھے یا اس زبان میں حضرت جنگو شاہ گذرے ہیں۔“ (۱)

غوث علی شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔۔

”بوعلی قلندر صاحب کام شد سوائے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے اور کوئی نہیں اور یہ بات کچھ تعجب کی نہیں ہے۔ بعض بزرگوں کو اسی طور سے فیض ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوالحسن خرقانی کو بایزید بسطامی سے فیض ہوا حالانکہ ان کے انتقال کو سو برس گزر چکے تھے۔“ (۱۲)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت بوعلی قلندرؒ اور بابا جنگو شاہ صاحبؒ دونوں کا اسم گرامی شرف الدین ہے۔ دونوں اویسیہ طریقہ سے فیض یاب ہوئے ہیں حضرت بوعلیؒ براہ راست حضرت مولانا علی علیہ السلام سے اور جنگو شاہ سہروردی حضرت شاہ دولہ دریائی سے۔

جنگو شاہ صاحبؒ گجرات شہر سے پانچ میل دور شمال کی طرف بھمبر روڈ کے کنارے ایک گاؤں ہلو کھوکھر میں پیدا ہوئے۔ (۳۱) اس گاؤں کی آبادی کی اکثریت کھوکھر قوم سے تعلق رکھتی ہے لیکن جنگو شاہ صاحبؒ تیل خاندان کے ایک فرد تھے۔ معلوم نہیں ہوسکا کہ آپؒ نے دینی تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے۔ بہر حال پڑھے لکھے ضرور تھے۔ تمام عمر مجاہدات و ریاضات شاقہ میں گزار دی۔ آپؒ نے روحانی فیض سہروردی سلسلہ کے مشہور ترین بزرگ حضرت شاہ دولہ دریائیؒ سے اویسیہ پر حاصل کیا اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کے مزار پر انوار پر گزارتے۔

آپ کے وجد بابرکت سے ہزار ہا افراد فیض یاب ہوئے۔ کبھی کوئی سائل خالی نہ گیا۔ ان فیضیاب ہونے والوں میں حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولوی سید جبار شاہ صاحبؒ اور حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ دبار آوان شریف نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی حضرت جنگو شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کا بیان ملک محمد ٹھیکیدار اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”ایک مرتبہ آپ دربار شریف کھڑی سے صبح کو نکلے۔ کوزہ آب ہاتھ میں تھا۔ پائو اور کھیل اوپر راستہ میں کسی نے شناخت کر کے قند سیاہ دے دیا۔ موسم گرما تھا۔ براہ راست بخدشت بابا جنگو شاہ صاحبؒ مقام چکڑی (۶) ضلع گجرات میں مشہور ولی کامل تھے پیچھے۔ ان کی کمالت کا خاص وعام میں شہرہ تھا۔ بڑے

مجنوب صاحب حال ولی تھے۔ اس وقت چند ماہ گزہ گئے کہ وہ دن رات ایک مقام پر کھڑے رہے۔ پائے مبارک پر درم ہو گیا۔ حتیٰ کہ پاؤں کے زیادہ درم کی وجہ سے چمڑا پھٹ کر بعض جگہ زخم بھی ہو گئے تھے۔ حضرت قبلہ جب وہاں پہنچے تو بابا صاحب کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور قندسیاہ ہاتھ میں رکھ کر ان کو پیش کیا۔ شاہ صاحب کی نگاہ آسمان کی طرف تھی اور لا کر میں مشغول تھے۔ حضرت قبلہ کا عہد شباب تھا، جسم میں طاقت تھی۔ فرمایا کرتے تھے ہم نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ جب ناک بابا زمین پر نہ بیٹھیں گے ہم برابر اسی طرح رو برواں کے کھڑے رہیں گے۔ اسی خیال میں ایک گھنٹہ گنڈا ہو گا۔ بابا صاحب نے ہم کو دیکھا اور فرمایا تم اس درخت کے سایہ میں ٹھہرو ہم آتے ہیں۔ آپ یہ ارشاد سن کر اس درخت کے نیچے آکر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر انتظار کیا مگر بابا صاحب اپنے مقام سے نہ سر کے۔ حضرت قبلہ نے پھر آہستہ آہستہ ان کی طرف دوبارہ قدم اٹھایا۔ یہ دیکھ کر بابا صاحب نے فرمایا: بھائی! میں آیا ٹھہروں؟ اس وقت جب بابا صاحب نے قدم اٹھایا تو بڑی تکلیف محسوس ہوئی۔ قدم نہ اٹھ سکتا تھا۔ بڑی وقت سے تشریف لا کر درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ قندسیاہ پیش کیا، مشربت طلب کیا، آپ نے نہ بت بنا کر پیش کیا۔ حقد طلب کیا۔ وہ آپ نے ہتیا کیا۔ آپ حقد نوشی کرتے تھے اور حضرت قبلہ کو ارشاد کیا: گو آپ کو حقد کی عادت نہ تھی مگر تعمیل ارشاد کیا: مشکل رخصت لے کر واپس تشریف لائے۔ بارہا حضرت قبلہ کو یہ فرماتے سنا کہ بابا جنکو صاحب اپنے زمانہ میں بے نظیر ولی تھے۔ آپ کا مقام بہت بلند تھا: (۵)

میاں محمد بخش ۱۹۷۱ء میں فوت ہوئے۔ مزار مبارک کھڑی شریف میں زیارت گاہ

خلائق ہے۔

مولوی سید چراغ شاہ صاحب موضع بوکن متصل ڈیرہ بابا صاحب میں ۱۸۲۷ء کے لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ غریب باپ کے بیٹے تھے۔ ایک دن اپنے دوستی بھمبر جانے والی سڑک پر چارہے

تھے۔ ۱۳/۱۴ سال عمر تھی کہ بابا صاحب آگے اور کہنے لگے بھائی! بابا صاحب برسی کو بھائی
 ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اس میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہ تھی۔ یہ سیدوں کا کام نہیں۔
 مولیٰ جھوڑا اور سیانکوٹ جا کر مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کے درس میں شامل ہو جاؤ۔ نوچڑا
 چراغ شاہ نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر بابا صاحب سے راستہ دریافت کے
 سیانکوٹ کا راستہ لیا۔ چند سال جناب مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کی خدمت میں رہ کر دین نظامی
 و علوم اسلامی کی تکمیل کی اور وہیں مستقلاً کشمیری محلہ میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت علامہ اقبال
 کے والد صوفی نور محمد (۶) سے گہرے تعلقات تھے۔ مشاہیر زمانہ ان کا ذکر بڑے ادب و احترام سے
 کرتے تھے۔ ان کی وفات پر برصغیر کے مشہور فاضل مولانا محمد حسن فیضی نے عربی زبان میں ایک
 طویل مرثیہ لکھا جو اورینٹل کالج میگزین کے ڈاکٹر سید عبداللہ نمبر میں فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع
 ہو گیا ہے۔

چراغ شاہ صاحب ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں فوت ہوئے اور آخری آرام گاہ موضع بوکن
 متصل ڈیرہ بابا جنگو شاہ صاحب میں واقع ہے۔ ضلع سیانکوٹ کے مشہور فاضل مولانا غلام حسین
 تاریخ وفات کہی

نوک کلم زد قسم بے ادب جانے پیراغ

۱۳۰۴ھ

وزلرمی الحق عندہ سال فوتش کن شمار

۱۳۰۴ھ

شاء صاحب کے بڑے بیٹے مولوی حافظ عبداللہ شاء، صاحب (د م ۱۹۴۱ء) مدفن پکٹ ۱۵
 شمالی تحصیل پھالہ ضلع گجرات، بھی اکثر حضرت بابا صاحب کی خدمت بابرکت میں فیض حاصل
 کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

حافظ صاحب ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے۔ اس طرح بابا صاحب کی وفات کے وقت ان کی
 عمر ۲۰ سال کے قریب تھی۔ حافظ صاحب حضرت قاضی صاحب دربار آوان شریف کے خلیفہ مجاز
 میرے بہن میں حضرت بابا صاحب کے خاندان کی ایک نہایت ہی خوش شکل بڑی عمر کی

عہد ہر ماہ بابا صاحب کی نیاز دلویا کرتی تھیں اور اس سلسلہ میں وہ ڈیرہ بابا صاحب سے متصل گاؤں میں بھی جایا کرتی تھیں۔ علاقہ کے لوگ ان مائی صاحبہ کی بہت زیادہ عزت و احترام کرتے اور حسب توفیق نیاز میں حصہ ڈالتے۔ یہ مائی صاحبہ گرمیاں ہوں یا سردیاں اون کا بنا ہوا ایک بھورا (موٹا گھبل) بطور چادر پیٹے رہتیں اور اس طرح وہ عام و خاص میں مائی بھورے والی کے نام سے مشہور تھیں۔

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۱۹ء) قطبِ وقت حضرت اخوند عبد الغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۴۶ء) دربارِ قادریہ خوثیہ سید و شریف ریاست سوات کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت قاضی صاحب اپنے مرثد کے فرمان کے مطابق وفات تک حضرت شاہ دولہ دریائی صاحب کے مزار پر انوار پر کسب فیض کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ موجودہ دربار بھی حضرت قاضی صاحب کا ہی تعمیر کردہ ہے۔ اس دور میں جامع مسجد ملحق دربار حضرت شاہ دولہ صاحب کے امام مسجد حافظ غلام احمد صاحب (م ۱۹۴۳ء) تھے جو حضرت قاضی صاحب کے مرید صادق اور مشہور ادیب و شاعر جناب شریف کھانی صاحب کے حقیقی نانا تھے۔

حضرت قاضی صاحب ملوکھو کھر بھی بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ بابا صاحب آپ پر بہت مہربان تھے اور انہوں نے اپنی روحانیت سے جی بھر کر حضرت قاضی صاحب کو نوازا۔

حضرت قاضی صاحب کے جانشین حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۲ء) بھی بڑے ادب و احترام سے حضرت بابا صاحب کا ذکر فرماتے۔ انہما محدود اور اس کے بیٹے سید محمد عبداللہ کو حضرت صاحبزادہ صاحب سے عدوی بہمت کا شرف حاصل ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب (م ۱۹۶۳ء) میں اپنے فانی حقیقی سے واسطے مزارِ شریف، بھمبر روڈ پر غزیر تھے۔ سپہنال سے متصل جنوب کی طرف مرجعِ خالص و عام ہے۔ آجکل حضرت کے مزار پر ایک ٹیبلٹ اور شاندار گنبد تعمیر ہو رہا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں اجباب میاں محمد بخش صاحب اور سید جراح شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہم حضرت بابا صاحب سے باقاعدہ بیعت تو نہیں تھے لیکن انھوں نے ایک مرید صادق کی طرح بابا صاحب سے روحانی فیض حاصل کیا۔ اسی طرح سید نصیب علی شاہ صاحب دربار چھالہ شریف ضلع گجرات بھی حضرت بابا صاحب کے مزار مبارک اور حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے کافی فیض یاب ہوئے۔ سید صاحب کے والد سید عمر علی شاہ صاحب ساکن سبب پور سبب بڈل ضلع گورداسپور اور اولاد نرینہ سے محروم تھے۔ حضرت بابا صاحب کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور اولاد نرینہ کے لئے دعا کرائی۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے نصیب علی شاہ صاحب ۱۸ سالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے سوانح نگار حافظ محمد فاضل صاحب ایم اے تشریح کرتے ہیں۔

”آپ کے والد ماجد سید عمر شاہ صاحب کے ہاں کافی عرصہ تک اولاد نرینہ نہ ہوئی۔“
 ہوئی تھی۔ آپ کے مریدوں کا حلقہ کافی وسیع تھا اور اہل چھالہ چھالہ جو اپنے خاندان کے اعتبار سے تحصیل شکر گڑھ کے چھالہ خاندان سے متعلق ہیں، آپ کے مرید تھے آپ کبھی کبھی اپنے مریدوں کے ہاں ضلع گجرات میں تشریف لایا کرتے تھے یہاں پر موضع بلو کھوکھر میں جو گجرات شہر سے شمال کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک مجنوب درویش بابا جگوشاہ صاحب رہتے تھے۔ ایک دفعہ سید عمر شاہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اولاد کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز آپ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا۔ جس کی پٹلی پر سیاہ نشان ہوگا۔ ایسا ہی ہوا۔ قلیلہ مرحوم خود فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ یہ پٹلی پر کالا نشان، بابا جگوشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا بتایا ہوا ہے اور میں روحانی طور پر آپ ہی کا مرید ہوں اس لئے آپ ان کے مزار پر بھی جایا کرتے تھے۔“ (۷)

سید صاحب سبب بڈل کے مزار پر بابا صاحب سے حضرت بابا صاحب کے مزار پر حاضر ہونے کے اور کسب فیض کرتے رہے۔ آپ کا ۱۳ چھالہ شریف میں مرجع خلائق ہے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں حضرت بابا غلام محمد بہروردی قدس سرہ حیات گڑھ (گجرات) معروف شخصیت تھے۔

لوگ ان کا بہت ادب و احترام کرتے۔ آپ کی شہرت کی ایک وجہ آپ کا بے پناہ کشف حقّی۔
سائیس گوہر جیندر شریف ولے آپ ہی کے مرید تھے۔

حوالہ حواشی

- ۱۔ تذکرہ غوثیہ رتبہ شاہ گل حسن قادری مطبوعہ ۱۹۵۳ء ص ۱۷۵۔
- ۲۔ ایضاً ص ۳۶۵۔
- ۳۔ اب یہ گاؤں آپ کے وجود مبارک کی وجہ سے ”ڈیرہ بابا صاحب“ کہلاتا ہے۔
- ۴۔ مجاہدات و جدّہ کشی کے دوران آپ نے کچھ زائر چکوری اور دیروال متصل لالہ موسیٰ میں گزارا۔ دیروال میں آپ کی جٹھکدھی بنی ہوئی ہے جو بڑی متبرک بھی جاتی ہے۔
- ۵۔ سیف الملوک جہلمی چھاپہ لاہور ۱۹۳۲ء ص ۶۷۔ ۶۸ حالات از ملک محمد ٹھیکیدار۔
- ۶۔ دانائے دہلی تصنیف سید نذیر نیازی لاہور ۱۹۷۹ء ص ۶۔
- ۷۔ سیرت انصیب مرتبہ حافظ محمد فاضل الیم۔ اسے مطبوعہ لاہور ص ۵۴۔ ۵۵۔

تحریر: سید اولیس علی سروردی

بایزیدؒ را دیدم

اس میں غلو کا عنصر بہت کم ہو گا کہ اگر میں کہوں کہ میں نے حضرت بایزیدؒ کو اس زمانے میں حضرت خواجہ محمد نذیر غوری سروردی قدس سرہ کے روپ میں دیکھا۔ تاریخ تصوف میں حضرت بایزیدؒ سٹائی کو مجاہدہ نفس اور اتباع شریعت کی وجہ سے ایک ایسا کلاسیک مقام حاصل ہے جو عقیدہ میں و متاخرین صوفیاء کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہا۔ چنانچے میں نے حضرت بایزیدؒ کا زمانہ تو نہیں پایا مگر میں نے سال ہا سال جو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں گزرے ہیں تو اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ بھی مجاہدہ نفس اور اتباع شریعت میں بڑے ہی سخت کوش تھے۔ اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ آپ کا وصال تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں ہوا مگر میں نے آپ کو کبھی دیوار یا تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے نہیں دیکھا اور اتباع شریعت کا تو یہ حال تھا کہ نوافل کی کثرت کے ساتھ کبھی آپ نے سنت غیر موکدہ بھی نہیں چھوڑیں بلکہ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ سنتوں کا ادا کرنا ہی سرکار دو عالم ﷺ کی غلامی کا نشان ہے۔

آپ پنجاب میں سروردی سلسلے کی اس شاخ کے شیخ طریقت تھے جس کے سرخیل حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ دریائی سروردیؒ ہیں۔ آپ کے مرشد و پیشوا حضرت سید ابو الفیض قلندر علی سروردی (م ۱۳۷۸ھ - ۱۹۵۸ء) تھے اور وہ مرید قطب عالم حضرت میاں غلام محمد سروردیؒ حیات گزرمی (م ۱۳۷۱ھ - ۱۹۵۱ء) اور وہ مرید قلندر وقت حضرت شرف الدین بابا جنگو شاہ قلندرؒ اور وہ مرید حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ دریائی قدس سرہ کے تھے۔

آپ ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۹ء کو شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق افغان پٹھانوں کے غوری خاندان سے تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ ہی میں حاصل کی اور بعد ازاں اپنے دادا جان کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ آپ نے قرآن مجید اور دینی تعلیم حضرت حکیم غلام محمدؒ (کڑا تارکش) اندرون لوہاری گیٹ سے حاصل کی۔ آپ پنجابی زبان میں شعر بھی کہتے اس ضمن میں آپ کو اپنے زمانے کے استاد شاعر اور دوریش حضرت محمد دین المتخلص بہ "صادق" سے تلمذ بھی حاصل رہا۔

جب کلکتہ کے کتاب فروش بھولا ناتھ سین نے "پراچین کہانیاں" کے نام سے

ایک کتب شائع کی، جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی اور آپ کی تصویر بھی اس میں چھپی تھی تو حضرت قبلہ گھٹی نے اپنے دو ساتھیوں حضرت غازی امیر احمد (کشمیری بازار لاہور) اور حضرت غازی عبداللہ (گڑھی شاہو لاہور) کے ساتھ اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آخر اللہ کر دونوں حضرات موقع دیکھنے کلکتہ گئے اور واپس آکر اطلاع دینے کے بجائے اس لعین کے قتل کی سعادت سے مشرف ہو گئے۔ چنانچہ جب ان کا خط حضرت قبلہ گھٹی کو ملا جس میں قتل کرنے کی پوری تفصیل درج تھی تو آپ اسے پڑھ کر روتے تھے کہ دونوں کامیاب ہو گئے اور میں رہ گیا۔ یہ کیفیت آپ کے استاد محترم حضرت مرزا غلام محی الدین سروردی (م ۱۹۵۲ء) نے دیکھی تو آپ سے اس کا سبب دریافت کیا اور پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ حضرت قبلہ گھٹی نے روتے ہوئے اپنے استاد محترم کی خدمت میں عرض کیا کہ ”میں چاہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ فرما دیں کہ تیری جان کی ضرورت ہے“ آپ کے استاد محترم نے یہ فقرہ سنا تو آپ کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت شیخ الاسلام سید ابو انیس قنڈر علی سروردی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس طرح آپ نے سلسلہ سروردیہ میں شیخ الاسلام سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت سید قنڈر علی سروردی قدس سرہ امام و مجدد حضرت احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے شاگرد رشید تھے۔

حضرت خواجہ ابو نصیر محمد نذیر غوری سروردی قدس سرہ سنت سید کے بڑے عامل تھے۔ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آنے کے بلوجود دین کے معاملے میں بڑے صاف گو اور سخت کوش تھے۔ مختصراً ”اتنا عرض کر دینا کفٰی ہے کہ آپ سنت نبوی علیہ السلام کے حامی اور بدعت کا قلع قمع کرنے والے تھے۔ آپ کا شمار ان شیوخ میں ہوتا ہے جو اکنافِ عالم میں حجت اللہ بن کر ابھرتے ہیں اور اپنے علم و عمل کے ساتھ عوام کے دلوں پر اپنے نورِ نظر سے دین اسلام کی ایسی عظمت جاگزیں کر دیتے ہیں کہ معاشرہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپ متواضع، رحم دل، حد درجہ شفیق اور مہمان نواز تھے ہمیشہ مریدین کو اپنے برابر بٹھاتے اور دوست کہہ کر تعارف کرواتے۔ بڑے صابر، حلیم اور غصہ پر قابو پانے والے تھے۔ غرضیکہ آپ کی حیات طیبہ صلاح، نیک سیرت اور طہارتِ باطن کی ایسی تفسیر تھی کہ آپ کی مجلس میں داخل ہونے والا ہر شخص محسوس کرتا کہ وہ دورِ اول کے کسی بزرگ کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فقیر کو فرمایا کہ میں روحانی تربیت میں اجارہ داری کا قائل نہیں۔ آپ دوسرے درویشوں خصوصاً صاحبانِ علم سے

ضرور ملیں۔ اس سے خیالات کھلتے اور بہتر ہوتے ہیں۔ ہاں مگر ہر ایک کا اثر قبول کرنا بے لوثی ہے۔

علم حاصل کرنے، خصوصاً عورتوں کی تعلیم پر بڑا زور دیتے۔ فرماتے! بے علم عورتیں خدا را شناس۔ آپ نے فرمایا درویشی یہ نہیں کہ کسی کا کام ہو جائے بلکہ درویشی یہ ہے کہ بندہ اپنے مالک کی حضوری میں رہے۔ اس طرح انسانی کردار میں جو بلندی پیدا ہو گی وہ ایک صحیح قرآنی معاشرے کی ترجمان بنے گی۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ کشف و کریمت تو ہندو مشرکوں کو بھی حاصل ہیں۔ ان باتوں میں اگر درویش پھنس جائے تو اپنی منزل سے بھٹک جاتا ہے۔ چنانچہ درویش کو چاہیے کہ صرف طالب مولیٰ بنے۔

صوفیاء کی علمی روایت کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں آپ نے کئی مریدین کی توجہ اس جانب مبذول کروائی اور اپنی نگرانی میں تصنیف و تالیف کے کاموں کو جاری کیا اس سلسلے میں آپ نے فقیر سے تصوف پر ایک علمی و تحقیقی مجلہ ”سرورد“ کے نام سے جاری کروایا جو برصغیر پاک و ہند کے اہل مطالعہ حضرات کی خدمت میں بلا معاوضہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں بنگلہ دیش، بھارت، ایران اور کئی بیرونی ممالک کے محققین کے مقالات شائع ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے اپنی نگرانی میں کئی علمی پراجیکٹ پر کام شروع کروایا جن میں اہل صوفیاء کی کتابوں کے تراجم بھی شامل ہیں اس سلسلے میں حضرت شاہ ہمدانؒ کی تقریباً چھ کتابوں کے اردو ترجمے اشاعت کے مراحل میں ہیں جب کہ دو کتابوں سیاح لا مکمل اور دختر ملت کے انگریزی ترجمے Meets The Creator Muhammad اور Woman In Islam کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

آپ نے اپنی تمام حیات دین متین کی تبلیغ کے سلسلے میں وقف کر رکھی تھی۔ ہفتے کے دو دن بروز پیر اور جمعرات آپ کے ہاں تصوف کی کسی ایک کتاب کا درس ہوتا تھا۔ اب تک کشف المحجوب، مکتوبات مجدد الف ثانی، الفقر فخری پر درس ہو چکا ہے جب کہ عوارف العارف پر درس جاری تھا کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کا وصال بروز جمعرات ۵ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو لاہور میں ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم دین سید مزل شاہ صاحب (کشمیری بازار) نے پڑھوائی۔ آپ کو آپ کی رہائش گاہ جمالیہ پارک، نیو شاد باغ کے اسی کمرہ میں دفن کیا گیا ہے جہاں آپ ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے۔ مشہور شاعر و ادیب حضرت ابو طاہر نذیر نے آپ کی تاریخ وصال ”مقرب ایزد محمد نذیر“ نکالی ہے۔

SOHRAWARD

EDITOR : Syed Awais Ali Sohrawardi

PRICE : Rs. 75.00 (5\$) ANNUAL: Rs. 300.00 (20 \$)

SOHRAWARD is published four times a year
by SOHRAWARDIA FOUNDATION.

Each issue include articles, and comparative studies,
related to mysticism (Irfan), Philosophy and
bibliography (kitabiyat).

All communications should be
sent to the editor at the following address:

SOHRAWARDIA FOUNDATION

2 - Iftakhir Street, Shakir Road, New Samnabad
Lahore - 54500, Pakistan

”سہروردیہ فاؤنڈیشن“ سلسلہ سہروردیہ کی علمی اور ادبی کاوشات و تحقیقات کے لئے عالم وجود میں آئی ہے اور سلسلہ سہروردیہ کے مقاصد علمی کارناموں کی شایان شان نشر و اشاعت کے لئے منظم طریقے سے کام کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ چھپایاں احباب مندرجہ ذیل امور میں فاؤنڈیشن سے تعاون کر سکتے ہیں۔

❖ کم از کم دس ضخیم جلدوں میں سلسلہ سہروردیہ کی مکمل تاریخ احوال و آثار کو جمع کرنے کا منصوبہ۔

اسی سلسلہ کتب کا کوئی مناسب اور باوقار نام آپ کے ذہن میں آئے تو ہمیں ارسال کیجئے۔

کسی سہروردی بزرگ کے حالات زندگی۔ آثار۔ نایاب تصاویر۔ یادداشتیں یا کلام آپ کے پاس ہوں تو ہم مجوزہ تاریخ سلسلہ سہروردیہ میں انہیں شکر کے ساتھ شائع کریں گے۔ کسی سہروردی بزرگ کی تحریر کا ترجمہ۔ اردو انگریزی یا کسی بھی زبان میں آپ نے کر رکھا ہو یا اس سلسلے میں کوئی تحقیقی مضمون آپ نے تخلیق کیا ہو۔ تو سہروردیہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اسے زیور طبع سے آراستہ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

❖ قدیم مخطوطات سہروردیہ۔۔۔۔۔ کے زیر عنوان سہروردیہ سلسلے کے بزرگان علم و ادب کی قدیم قلمی کاوشات۔

مخطوطات اور نقوش کی ترتیب و تدوین اور اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ آپ کے پاس اگر کوئی مخطوطہ یا قدیم نقش موجود ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔ آپ کا نایاب تحفہ اشاعت تک بطور امانت ہمارے لاٹری میں رہے گا اور اشاعتی ضروریات مکمل ہونے پر شکر کے ساتھ بھجوانٹ واپس کر دیا جائے گا۔

❖ دنیا کی کسی بھی زبان میں لکھی ہوئی اگر کوئی ایسی کتاب آپ کی نگاہ سے گزری ہو۔ جس میں سلسلہ سہروردیہ کو موضوع بنایا گیا ہو تو ہمیں اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیے۔ تاکہ اسے حاصل کر کے اس کا اردو ترجمہ طبع کروایا جاسکے۔

❖ فاؤنڈیشن کے ترجمان جریدے ”سہرورد“ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس کی ضخامت میں اضافہ کر کے اسی بہت جلد ایک باقاعدہ ماہنامے کی صورت دے دی جائے گی۔ اس سلسلے میں آپ کا قلمی تعاون فاؤنڈیشن کے لئے باعث افتخار ہوگا۔

آپ کا تعاون۔ مشاورت۔ تجاویز امداد اور عطیات فاؤنڈیشن کے عظیم منصوبوں کو پایہ تکمیل پہنچانے کے ضامن ہوں گے۔ آئیے! اس نیک کام میں فاؤنڈیشن کے شانہ بہ شانہ کام کیجئے۔ آپ کی راہنمائی انشاء اللہ کلید کامیابی ثابت ہوگی۔

منص،

سید اویس علی سہروردی
سکریٹری جنرل

یکے از مطبوعات
سہروردیہ فاؤنڈیشن
لاہور۔ پاکستان